

مقلد اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ہمدانی
کے فکر انگیز خطبات کا مجموعہ

خطباتِ علی میاں

جلد ہفتم

یادِ رفیقاں، سیرتِ دوست و تاریخِ اسلام

مجلد و ترتیب

مولوی محمد رفیق میاں نیپالی

پروگرامر اسلام، پتوچی، ناٹن - کراچی

انٹرنیشنل اسلامک پبلیکیشنز
کراچی پاکستان 2213700

دارالاشاعت

Copyright Regd. No.

ہندو حقوق یا کاغذ صحافت کے تحت محفوظ ہیں

پہلا شمارہ
طبع
تعداد
نکلی اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی
اکتوبر ۱۹۵۲ء، مئی گرافکس پرنٹنگ پریس، کراچی۔
368 صفحات

..... ملنے کے پتے.....

۱۔ مکتبہ العربیہ مطبوعہ العومین التاج (کامیونڈ) انجمن	بیت القرآن، دہلی، انڈیا
۲۔ مکتبہ عربیہ مطبوعہ العومین التاج (کامیونڈ) انجمن	بیت القرآن، دہلی، انڈیا
۳۔ مکتبہ عربیہ مطبوعہ العومین التاج (کامیونڈ) انجمن	بیت القرآن، دہلی، انڈیا
۴۔ مکتبہ عربیہ مطبوعہ العومین التاج (کامیونڈ) انجمن	بیت القرآن، دہلی، انڈیا
۵۔ مکتبہ عربیہ مطبوعہ العومین التاج (کامیونڈ) انجمن	بیت القرآن، دہلی، انڈیا
۶۔ مکتبہ عربیہ مطبوعہ العومین التاج (کامیونڈ) انجمن	بیت القرآن، دہلی، انڈیا
۷۔ مکتبہ عربیہ مطبوعہ العومین التاج (کامیونڈ) انجمن	بیت القرآن، دہلی، انڈیا
۸۔ مکتبہ عربیہ مطبوعہ العومین التاج (کامیونڈ) انجمن	بیت القرآن، دہلی، انڈیا
۹۔ مکتبہ عربیہ مطبوعہ العومین التاج (کامیونڈ) انجمن	بیت القرآن، دہلی، انڈیا
۱۰۔ مکتبہ عربیہ مطبوعہ العومین التاج (کامیونڈ) انجمن	بیت القرآن، دہلی، انڈیا

..... نیپال میں ملنے کے پتے.....

مکتبہ العربیہ مطبوعہ العومین التاج (کامیونڈ) انجمن
دہلی، بنگالہ، نیپال، بھارت، پاکستان، افغانستان
۱۰۔ مکتبہ عربیہ مطبوعہ العومین التاج (کامیونڈ) انجمن

فہرست عنوانات

۱۵	اقتساب
۱۶	خوابت کی اہمیت
۱۷	عشق مرتب
۱۸	فلانی کی جنت نیا کھویا بنیاد
۲۰	مقامِ نبی سے حکیمانِ ملاحیت
۲۲	ایمانِ ناسخ و منسوخ
۲۸	اساتذہ کرام کی تحریک قیامت کی ضرورت
۳۵	پیرِ پامریک اور سرسبز نیکی ایک اخبار حقیقت انشرفیہ و تہذیب
۳۹	صدرِ ماعت کی مخالفت کیوں؟
۴۹	محبوب و نفاق
۴۹	نہجِ نبویؐ میں سفیدی
۵۰	پونہ زلمیہ رشتہ
۵۱	نور و مری کی ترقی و ترقی و ترقی کی رقیب
۵۱	ایک نئی نئی معادلات
۵۴	تقدیمیت و اہمیت و اہمیت و اہمیت و اہمیت
۵۴	سرمستمان کے سچے علماء کے گھر
۵۵	مصری اشعار کی تہذیب و تہذیب کی مذہبیت
۵۶	مصریہ و مصریہ و مصریہ و مصریہ و مصریہ

صفحہ	عنوان
۵۴	وہ آگے کہتے ہیں:
۵۴	ڈاکٹر احمد کمال، مصر کے سرکاری مذہبی رسالہ "منبر الاسلام" میں لکھتے ہیں:
۵۵	کیونکہ عربی ایٹیشن
۵۵	اشتر اکیٹ اور ناقدیت کی بدترین کوشش کا نتیجہ
۵۵	اور اور ایٹیشن آؤری دہشت برآشی
۵۶	ہاں عربی سے میرے گھر سے دوا ہے
۵۷	عربوں کی کھردریاں، صحابیوں اور کونکلیوں پر آزمائش تھیں
۵۷	"خواری عربی رہی"
۵۸	عرب دنیا ایک فیصلہ کن دوا ہے پر
۵۹	علامہ کی اکثریت سطحیت کی حکار
۵۹	اس طبقہ کی دوسری کڑوری
۶۰	اصل معیار اسلام ہے سیدہ بنتی اور سیدہ بنتی
۶۰	"بیوقوفیاء تھے تہہ ہارے"
۶۰	صمد ناصر کا مہترین لہذا
۶۰	اسید کی ایک کرن لگی کر
۶۲	شرمنگ ہزیت
۶۳	اندھناک بات
۶۳	بدترین خود پرستی اور بیوقوفی
۶۴	احسانیت کی زندگی کی علامت
۶۷	ترکی کی مجاہد ملت اسلامی
۶۷	ترکی کی تاریخی حیثیت

صفحہ	عنوان
۷۵	کامل ایمان مطلوب ہے
۷۶	آنندہ نسل کی فکر کیجئے
۷۹	مسلمانانِ ترقی کی بہتر خدمت
۸۱	اگرچہ غلامی سے تعین ہو
۸۸	نقلی غیر نواسی
۸۱	وہجہ سے جہت پر مبنی
۸۲	مومن ہمارے نیت کا کل ۱۰۰ پا
۸۳	سناٹوں کی تہیوت
۸۳	فہرست طہارت کی خلاف ورزی
۸۴	حادیہ باقیات کا روشن پہلو
۸۵	ادنیٰ اور ملحدانہ قوتیں کا کام
۸۵	عرب قوم اور مسلمانوں کی زبان پر چلنا اور
۸۶	۳ برس کی فہرست کے خلاف بدعات
۸۷	رسول اللہ کے مہربانوں کا طہارت نامہ انجام
۸۷	روبراستہ، خود غرض اور غلامی پرست دینما
۸۹	دکانوں پر قرض نقصان
۹۱	تیسرا سبق
۹۱	ششماہہ دستاویز اہل طہارت اور اہل باطن
۹۲	تاریخ کا ایک ورق
۹۲	مغلوں کا زور
۹۳	اہل غلطی کا قتل کیجئے

صفحہ	عنوان
۸۳	حرب فوجیان کاہ غشی اور حال
۸۶	تفویہ سے اور لیٹاؤب کی طبعی خصوصیات
۹۵	عام حرب فی مابل مغرب کی آماجگا ویوں؟
۹۷	عام حرب فی کی میریت
۹۸	محمد رسول اللہ صرم فیہا وہ سبب
۹۹	ایمان عام حرب فی کی طاقت ہے
۱۰۰	شہسوار کی یو یو کی زندگی کی میریت
۱۰۱	طقت فی کتوات اور اسراف کا مقابلہ
۱۰۲	تیرت اور کی کھاسش خوب جانوری
۱۰۳	فنا نیست کی عادت کے لئے عربوں کی تریابی
۱۰۹	عام حرب کی تو قیام عام حربی سے
	جہاد افغانستان کا تاریخی پس منظر فتح و شکست کے اسباب
۱۱۱	اور قوت کا سرچہ شمار
۱۲۱	مسلمان کی اصل طاقت و قیمت مایمان و میریت ہے
۱۲۲	مسلمان کے دو وجود
۱۲۳	نور کی قیمت اس سے سبب ہے
۱۲۴	مسلمان پر بھی فطری و انسانی قانون نافذ ہے
۱۲۵	پور باؤس سے نکاشن ضروری ہے
۱۲۶	یہ امتیاز صفت
۱۲۷	مسلمانوں کی اصل طاقت

صفحہ	عنوان
۱۷۷	مذہب خود بخود
۱۷۸	ایمان و یقین کی کڑواہٹ
۱۷۹	ہندوستان پر ہوران اور اس کی مذمت اور
۱۸۰	مذہب کے اعتبارات
۱۸۱	ملک کے حالات میں تبدیلی
۱۸۲	ملک کے حالات کے متعلق اور مسلمانانہ رویہ
۱۸۳	مذہب و مذہب کے اعتبارات
۱۸۴	مذہب و یقین اور مذہب کے اعتبارات
۱۸۵	خاندان کے اعتبارات اور مذہب کے اعتبارات
۱۸۶	مذہب و یقین اور مذہب کے اعتبارات
۱۸۷	مذہب و یقین اور مذہب کے اعتبارات
۱۸۸	مذہب و یقین اور مذہب کے اعتبارات
۱۸۹	مذہب و یقین اور مذہب کے اعتبارات
۱۹۰	مذہب و یقین اور مذہب کے اعتبارات
۱۹۱	مذہب و یقین اور مذہب کے اعتبارات
۱۹۲	مذہب و یقین اور مذہب کے اعتبارات
۱۹۳	مذہب و یقین اور مذہب کے اعتبارات
۱۹۴	مذہب و یقین اور مذہب کے اعتبارات
۱۹۵	مذہب و یقین اور مذہب کے اعتبارات
۱۹۶	مذہب و یقین اور مذہب کے اعتبارات
۱۹۷	مذہب و یقین اور مذہب کے اعتبارات
۱۹۸	مذہب و یقین اور مذہب کے اعتبارات
۱۹۹	مذہب و یقین اور مذہب کے اعتبارات
۲۰۰	مذہب و یقین اور مذہب کے اعتبارات

صفحہ	عنوان
۱۹۳	انسانیت کے محسن اعظم اور شریف و متقدم دنیا کا خدائی فرض
۲۱۱	حضرت محمد ﷺ کی کامل بیرونی طبیعت پر شریعت و رسم و روائی اور خواہشات پر اسود و بلیوں اور تعلیمات نبوی ﷺ کی ترجیح اس دنیا کی فلاح و سعادت اور تباہی و بلاء است
۲۱۹	انسانیت کے ساتھ وہامت ہے
۲۲۹	ایک بستی کو نئے کاغذ
۲۴۰	اس دنیا کی فلاح و سعادت اور تباہی و بلاء است
۲۴۳	صورتِ محمدیؐ
۲۴۴	بہشت سے پہلے دنیا کے مہارت
۲۴۶	مصورِ بدلتی بہشت
۲۴۷	مصورِ بدلتی کجاست کو بی بی
۲۴۷	اولی الاولین کے چہرہ کو مطالعہ
۲۴۷	کھارہ کی مصورِ بدلتی بہشت
۲۴۷	دنیائیں، دنی ضرورتوں کے علاوہ ایک دوسری روشنی حقیقت بھی ہے
۲۴۹	تو میدانِ خالص اور تاجِ سنت کی دعوت
۲۵۷	مسئلہ معرفتِ دین و دنیا و دنیایت کا ہے
۲۵۱	ایمان کی سلامتی
۲۵۷	رسالتِ محمدیؐ کی عظمت

صفحہ	عنوان
۲۵۷	عصر جاہلی کا اہلیہ
۲۵۷	علم متبع کا تقدس
۲۵۸	قوی مرد و خیر کی کمی
۲۵۸	حق کی مائی و باعصر جماعت کا تقدس
۲۵۸	ایک کتاب تارو کی ضرورت
۲۵۹	ضلع ہوشیار پور کی ایمان کا تریدار ارشدین کو ٹکراؤ کے لئے سازش
۲۶۰	پہلی، حوالی میں تبدیلی کی کہانی ہوئی عاصی و محبت ای، قی میں سے نہیں سے
۲۶۴	دائمی اصلاح و جد و جہد و ملی قوم کی ضرورت
۲۶۳	بہشت محمدی قی انگلستانی: شیر
۲۶۳	ایک نئی دنیا کا کلیہ
۲۶۵	عصر جاہلی کی تصویر
۲۶۶	نیا عالمی رجحان
۲۶۷	امت محمدی محمد رسول اللہ ﷺ کا پیرو و عظیم ہے
۲۶۹	نبوت محمدی کا کرم
۲۶۹	انسان کی اہمیت
۲۷۰	انسان کی عظمت کے اسرار و تقاضات
۲۷۱	انسان پر چلنے سے بلند ہے
۲۷۱	نبوت محمد ﷺ کا کرم
۲۷۲	واقعہ جو نہیں تصور سے زیادہ دلکش ہے
۲۷۳	خواص و مختلف مہم جوؤں اور زندگی کے میدانوں میں
۲۷۳	نیا دین، جن پر اسلامی معاشرہ قائم ہوا

صفحہ	عنوان
۲۷۰	آزاد نوجوانوں اور تجزیہ کے مختلف قریضوں کی پیمائش
۲۷۵	نوجوانوں کا مذہب اور ان کی سہولت
۲۷۶	انسانیت اور مشرقی تمدن
۲۷۹	پیشہ انسانی کا شمار
۲۸۰	انسانیت کے مذہبی و فلاحی اصولوں پر
۲۸۱	معاشرہ و مروجہ عقائد اور جمہوریت کے فلسفہ کا خلاصہ
۲۸۰	مردان کے اخلاق و انسانی کے چاند کے اصول
۲۸۵	اس نئی انسانیت کے مروجہ اصول کے لیے جو یہ قوم میں کاربند ہوگی
	ہدایت کے نام اور انسانیت کے کامل و خیر و خستہ رہنماؤں کا
۲۸۷	انسانیت کے ساتھ اخلاق
۲۸۸	تخلیقات کے پائے انبیا علیہ السلام میں خدایت
۲۸۹	انسانیت اور اخلاق
۲۹۱	میت کے لیے تخلیق اور علم
۲۹۱	صحت انبیاء کی حقیقت
۲۹۳	انبیاء کے صحت کے حلقہ اور ان کے تہذیب
۲۹۳	الطاف و انصاف کے لیے اور
۲۹۵	بہتر و تہذیب و انصاف کی تعلیمات کا دارالمرکز و شعار الحق و حقیقت
۲۹۶	انبیاء کے خاص تہذیب و علم و انصاف کے لیے
۲۹۷	انسانی تہذیب و تہذیب
۲۹۷	انسانی تہذیب کی خصوصیات و تمایزات
۲۹۹	انبیاء کی اطاعت و تعلیم پر قرآن و تفسیر

صفحہ	موضوع
۳۰۰	جیادہ کا نام اور ان سے ت
۳۰۲	جہیز کے بارے میں اور ان کے بارے میں جو پیش کرتے ہیں
۳۰۴	عالمہ ملاقہ کے تحت لکھنے والے تھیں کہ تھیں اور ان کے بارے میں
۳۰۵	بنی ہاشم کی اطاعت و محبت کی سرگرمیوں کا نام —
۳۰۵	عالمہ اسلام اور ان کے بارے میں جو تھیں اور ان کے بارے میں
۳۰۷	مثالی رہنمائی کی ضرورت
۳۰۷	منتخب ایام و اوقات
۳۰۹	تھیں وہاں شہر کی سطح پر اس کے بعد ان کی ضرورت
۳۱۰	اصحاب کا تہمت
۳۱۲	امت کی مسلسل و سرور کی ضرورت
۳۱۵	ایک مقصد اور اجتناب
۳۱۹	سرزمینِ بسو کے عظیم سردار
۳۲۰	اور ان کے بارے میں اور ان کی علمی و فنی ترقی کا معیار بن گیا —
۳۲۰	اور ان کے بارے میں اور ان کی تہمت کا تہمت
۳۲۲	یہ سب کچھ اس کا ادب کا فہم —
۳۲۳	نیا دینی خصوصیات
۳۲۴	(۱) عقیدہ و اس کا
۳۲۴	شاہدِ اہل اللہ کی خصوصیات اور ان کے کارنامے
۳۲۷	نئے دور کے تقاضے کے مطابق شہر اور ان کے کارنامے
۳۲۸	عربی زبان کی تہمت اور ان کے بارے میں اور ان کی تہمت سے
۳۲۹	نئی سہولتیں اور ان کے بارے میں

صفحہ	عنوان
۳۳۰	۱۔ ۲۔ ۳۔
۳۳۱	اسلام کے مردانِ باوقار
۳۳۳	عورتِ اقبال کے نظام میں
۳۵۵	ایک مشنِ تختہ ریشہ سبزِ ابرو
۳۶۴	وقتِ نوبت سے یہاں ہیں مردانِ کارِ درختِ عمارت

اقصاب

میں اپنی اس کاوش کا اقتساب اپنے والدین و امت پر کا تھا کی
مائب کرتا ہوں یقیناً یہ میرے لئے انتہائی سعادت مندی
کا باعث ہے۔
جی ہاں! والدین کا وجود باسعود برادرانہ کی ہر خوش مستحائے
منصوب ہے!

محمد رمضان نیپال

قطبیت کی اہمیت

فی رسول اللہ ﷺ

عذیکم من حلیۃ العلماء و اسماح کلام الحکماء فان من
 حلی بہی الثوب ثوب سور الحکماء کما یحیی الارواح بعد
 معات المعمر لحدیث

سورہ مدثر ۱۰۱۔ ارشاد پا

ناپ محسوس برہنہ کی اور نال حوت کا کلم سے سو یہ ہزار ماں نے نہ
 فی حدیث حدیث قلم و کلام صحت سے ابے و کلام کے تین خیت ہ
 رہیں بارشہ پنی ہے

نظام صہبہ سے پیر استقرانی

عضل مرتب

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا حمد و شکر ہے کہ ہندو خطرات علیٰ مہا کی تحویر جلد ہی آپ کی خدمت میں پیش کرے گی۔ یہ خطہ سچا حاصل کر رہا ہے۔ یہ ہندو شاہانہ تاریخ، یہ تہذیب و تمدن اور یہ مہا کی حقیقت کو درست و سچا پیش کر رہا ہے۔

۴۰ سے پہلے ہی میں جلدوں میں آپ سے حسرت کی میاں بھاریہ چھوڑا،
 یقیناً آپ اندر کا چمکے ہوئے نکلے کہ حسرت میں پایہ کے مہر میں تھے دورانی فکر میں
 کا اندازہ چھوڑا تھا۔ اسی دور میں آپ جو کہ گئے ٹوٹے میں تھے اور سب کو سرب
 مستقیم کا راستہ دکھایا۔ یہ حسرت علی میاں رحمہ اللہ اپنی قوم و ملت آپ سے جا پہنچا اور یہ
 قدر و ثمن سے جلد ہو گئے ہیں لیکن آپ کے آگے وہاں مسلوں کے لئے اپنی حسرت
 مسات کے روشنی میں چھوڑے ہیں جس کو کام فرما اور آگے بڑھنا ان سے تھوڑوں
 اور دھڑکی سے اور سب سے زیادہ ان کی کو جرات میں ہمارے نکال دے اور ان کی نصرت ہے

فرمیں اپنے ان مہم اہلکاروں سے شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے
 اللہ کے لئے مختلف بری چیزیں دی، اللہ تعالیٰ ۱۰۰ سالہ امت کو اس کے حق
 عطا فرمائے وہاں کے تمام اہلکاروں کے لئے۔

علامہ اویس احمد قریشی نے انجمن کے کرائی خانہ میں ایک کتاب "The Road" لکھی ہے۔

تو یہی ضرور ہے کہ کوئی غلطی نہ ہو۔ اور یہی ہے حقیقت اس کا کہ وہ اس صبح میرے
 ساتھ غلطی نہ کرے اور اس صبح میں نہ ہو۔

وہ دینی ہم سب کو حضرت علیؓ میں میاں و مادر الہیہ پر پتے کی تسکین
 و طافراہے سہیں با یہ وہ نہیں

خلج کی جنگ... کیا کھویا کیا پایا

ادھم بادل چٹھرا، بھر میں شعلہ ہو۔ عدو اس کا غزس کے لئے کھمیا گیا جو خون اسلام کی بکس بکس ہوا اور جب کلاب حکومت منسورے میں میں پڑا، مئی ۱۹۷۵ء میں اس کو بکریوں کی تھی اور جس کی تلخ کیا جنگ اور اس سے پہلے دھواں دھواں کا تھپتھپ پختہ اور دھواں دھواں چار دیا گیا ہے کہ اسلام کیا کھویا اور دھواں کو کیا یاد اور دھواں جو تھپتھپ نہ رہتا دیا گیا ہے

الحمد لله بحمدہ وحسنہ وسنہ و شرفہ فہاتھ من شرور انفسنا ومن
بیتنا اعمالنا من بعد الله فلا فصل له ومن یصلہ فلا ہادی له و یضلہ
لا یلہ الا الله و شہد ان محمد اعبده و رسوله الفی اومسہ الله تعالی
بالحق بشیرا و نذیرا و قاضیا لی لله بالادب و سرا جاسیرا O

چند سبق جس سے فائدہ اٹھا جا سکتا ہے، چھٹا میاں، جن کھو کر کا ضروری ہے۔

حضرات! ”خلجی جنگ کے بعد امت اسلام کا مستقبل“ کے موضوع پر منعقد ہونے والا یہ اجتماع بر وقت بھی بے جا اور بے عمل بھی ہو، وقت اس لئے کر رہا ہے سبب اور لا حاصل جنگ بھی ختم ہوئی ہے، اس کے بعد اس کا کل رہا ہے جس اور نتائج سامنے آ رہے ہیں یہ تو اس کا کوئی چار اور معقول سبب تھا، اس کے مکمل نتائج و عواقب کو سامنے دیکھا گیا تھا اس کو ایک بحوثات جست حصول قیادت و عظمت کا جیون، جنگ دماغی دور (Hysteria) اس کا قرار دیا جا سکتا ہے، اور شخص و انفرادی قیادتوں، سطوت و اقتدار کے جذبے، بڑے ہوئے شوق اور غوت و غور کے مظاہر و اس کی تائید میں اس کی مثالوں کی کی نہیں اس طرح کے کارکن کی فہرست پیش کر کے اور ان کے رہن و مدبران کی تھپتھپتہ میں کر کے اس محترم ہو موثر مجلس پر چھائی ہوئی تھپتھپ کی اور شائستگی کو نہ بے درج کرنا چاہتا ہوں اور نہ محترم حاضرین کی کمی کی خاطر کا سبب بننا چاہتا ہوں اور

[illegible]

اسلام سب سے عظیم مہیا ہے

[illegible]

[illegible][illegible]

نے ان ملاحوں کو میرا روئے ہو کر انہوں نے کہا کہ اس وقت تو اس وقت کے
اس وقت کے لئے کہ ان کے اس شہر میں تمہاری قوم کے پاس ہے
اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔
پس ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔
اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔

بہار اللہ سو کوہ قو میں لقصہ ہدایہ و لو عی نصکھہ

الو اللہ ولا عربین و لا عرب

یہ وہ ہے جو کہ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔

یہ وہ ہے جو کہ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔

اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔
اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔
اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔
اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔
اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔

دا مکتبہ لکھنؤ و قیو میں (ای ۵)

اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔

اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔
اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔
اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔

اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔
اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔
اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔
اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔
اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔ اس وقت کے لئے کہ ان کے پاس ہے۔

دئی اور سارے ملک تمام سے ان کو نے داخل کر لیا اور ان طرح وہ کھجور کا پتہ ثابت ہوئی کہ
تا ناریوں کی شکست ممکن نہیں۔

الہ آباد غیر معمولی مثالوں کی روشنی میں مصر کا اسلامی تاریخ میں اپنے کارناموں اور حد تک پر
فخر کا حق حاصل ہے اس کو اشد کی ناشید و اصرار متقدس و تال فریضہ کے لئے انقلاب پر پارکھ
انہی میں شکر گرد رہا ہوتا ہے، اسلام اور مقدسات اسلام کے تحفظ میں مصر کی شاندار اور کامل
فخر کا تاریخ کا تقاضا ہے کہ اس دور میں بھی اسی فریضہ کی روشنی کے لئے سامنے آئے جائے نہ
کر رہا اور اگر ہے۔ اور اپنے پرکشش کے تیرے۔ شہادت اور ترقی کی تیرے کو سامنے لائے مصر کو وہ بے
رہا ہے "کتاب الاسلام" اسلام کا ترجمہ کیا گیا ہے، اسلام کے ترجمہ کے تیرے۔ کئی فقر
ہوتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں، آج کے کتاب اور میں "کتاب الاسلام" سے جو چیز مطلوب
ہے، اور اس ملک سے جس کو وہ اسلام کا "نقد" ہے وہ ہے نئے خالق کا شعور، وہ رک اور اس کا
اختراع، وہ نگاہ کو بیت پر خالق کے نظارہ، حضرت محمدؐ کے میرے قلائد اور سفر ہر بات پر عمل
اور عرب اور دیگر مسلمانوں اور اسلام کے داخل کے بعد میں ہم سے نئے خالق سامنے آئے ہیں۔
استیلا، اسلام، اسلامی عقلموں اور مسلم ہیئت کے، ابن اور ہر فکر میں بہت سی خامیوں اور
دورانوں سے پردہ ہٹ گیا ہے۔

محترم حضرات! یہاں میں عام مسلمانوں کے طرز فکر، ملک کی وحدت، وفاق اور غلبہ
نہ، وہ سچے طور و شیخ القادری میں ان کی رنگی میں موجود حاسن و ران کے طرز، امت کی صفوں
میں چنے والی اور انہوں ان کے پرکھ اور قرآن وحدیث اور انداز انسانی کی شہادتوں کی
روشنی میں امت کے مستقبل پر مرتب ہونے والے حرب و خطر، تاک سبکی و عواقب سے محفوظ
رکھنے کے امور کی طرف امت کا ذہن جانے والے نصیم و تربیت کے درمیان اہل صحافتوں
دعوت و دعویٰ اور "صحفہ اسلامیہ" کی خدمت انجام دینے والوں کی توجہ مبذول کرتا چاہتا
ہوں۔

یہ مسلمانوں، خاص طور سے نوجوانوں کی ایک ذہم کھردہ جواں جنگ کے دوران
بہت نمایاں، یادگار رہنے والی ہے وہ ہے پرجوش غم و اندھا نگاہوں اور عزائم و ہوسوں
سے فریب کھانے کا حراج یا مستقل صلاحیت ہے، اس سلسلہ میں عام مسلمان نہ تو غور و فکر

والوں کے لٹکا کر عقائد رکھتے ہیں، نہ ان کے ماضی کا جائزہ لیتے ہیں، نہ ان سے سیاسی و فکری تحریکات اور ان کے گرو و خطہ اور مقاصد و اعمال کو دیکھتے ہیں جن سے یہ غرہ لگانے والے پوری طرح مرعوب و دم آبنگ ہوتے ہیں خاص طور سے اگر یہ غرہ سے دور ٹیکس کسی بڑی طاقت کو پہنچ سکتی ہوں اور ڈیٹیکس اسے ہلنے جرأت و حوصلہ معرکہ کا مظاہرہ کریں تو عام مسلمان اور خاص طور سے نوجوان شدید متاثر، جذباتی اپاہل اور ایک طرح کے کدماہی (HYSTERIA) کا شکار ہو جاتے ہیں جس کو کسی طرح کا برہمن نہیں لایا جاسکتا ایسی صورت میں مدد دینی اور کام و مصالح کا پاس دیکھا جاتا ہے، نہ علمی تنقید و تحلیل اور نہ طائفت و مذاہب و عقائد کا دیکھا جاتا ہے، یہاں تک دیا متدارتہ اور غیر ہائیدار تہ تجزیہ ہی کچھ مفید ثابت ہوتا ہے، بلکہ کھوٹی ہوئی ہانڈی کی طرح جدہات میں پالی جاتا ہے جو اکثر دین، عقائد اور شعائر اسلام سے اعراس ہلکان کی طہات تک پہنچا دیتا ہے اور دین کے ماحول و خطہ اور مصائب و اختصاص تو سب سے پہلے زور میں آتے ہیں۔ اس طرح کے جذبات کی مد میں بے سچے کچھے بہ جانے والوں کی تبلیغ ترین صفت سید علی بن ابی طالبؑ نے ایک جملہ میں بیان فرمائی ہے جس کو اس صورت حال کا بار بار سامنا کرنا پڑا تھا اور جنہیں دوسرے ائمہ اسلام کے مقابلہ میں اس طرح کے حالات سے زیادہ سابقہ پڑا تھا آپ نے اہل عراق کے بارے میں فرمایا تھا: "کعب ع کلی مایحی" (ہر مردہ سے بولنے والے کے پیچھے بھاگتے والے ہیں۔)

لہذا امت کے مختلف طبقوں میں یہاں تک کہ دیندار اور عظیم یافتہ طبقہ میں بھی ضرورت اس بات کی ہے صحیح دینی، علمی اور سیاسی شعور پیدا کیا جائے، ایک دہک کو کچھ کی صلاحیت کو تقویت دینا چاہی جائے، نئے مسائل پر غور کرنے، ان کی گہرائیوں تک اترنے اور ان کے نتائج و عواقب کا صحیح اندازہ لگانے کی قوت میں جلا پیدا کرنے کی کوشش کی جائے جو عین کو دعائی اور صراحت کے ساتھ نکلیا جائے کہ عقائد و انکار کے اصل اور صحیح مفاد کون سے ہیں اور قوت و نشاط کے حقیقی حتمے کہاں ہیں۔

مسلم عوام اس بات کی طرف دعوت دینے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے زمانہ کو سمجھیں، زمانہ کے مشکلات و مسائل میں جلدی و ساری درخشاںات، تحریکیں، اسلام کے بارے میں ان کے دین و مذہب کی پر مرتب ہونے والے ان کے اثر و متہ دین کے مستقبل کے لئے ان سے کائنات

مکتبہ تحفہ سے آتے ہیں وہاں سے عام سامان سنہ پڑاؤں کے لئے فروغ دیا جاتا ہے۔
 ان کے لئے ایک خاصہ دکان قائم ہے۔ یہاں سے کچھ دکانداروں کے لئے
 یہاں سے ایک خاصہ دکان ہے۔ یہاں سے کچھ دکانداروں کے لئے
 یہاں سے ایک خاصہ دکان ہے۔ یہاں سے کچھ دکانداروں کے لئے
 یہاں سے ایک خاصہ دکان ہے۔ یہاں سے کچھ دکانداروں کے لئے

مکتبہ تحفہ سے آتے ہیں وہاں سے عام سامان سنہ پڑاؤں کے لئے فروغ دیا جاتا ہے۔
 ان کے لئے ایک خاصہ دکان قائم ہے۔ یہاں سے کچھ دکانداروں کے لئے
 یہاں سے ایک خاصہ دکان ہے۔ یہاں سے کچھ دکانداروں کے لئے
 یہاں سے ایک خاصہ دکان ہے۔ یہاں سے کچھ دکانداروں کے لئے

مکتبہ تحفہ سے آتے ہیں وہاں سے عام سامان سنہ پڑاؤں کے لئے فروغ دیا جاتا ہے۔
 ان کے لئے ایک خاصہ دکان قائم ہے۔ یہاں سے کچھ دکانداروں کے لئے
 یہاں سے ایک خاصہ دکان ہے۔ یہاں سے کچھ دکانداروں کے لئے
 یہاں سے ایک خاصہ دکان ہے۔ یہاں سے کچھ دکانداروں کے لئے

مکتبہ تحفہ سے آتے ہیں وہاں سے عام سامان سنہ پڑاؤں کے لئے فروغ دیا جاتا ہے۔
 ان کے لئے ایک خاصہ دکان قائم ہے۔ یہاں سے کچھ دکانداروں کے لئے
 یہاں سے ایک خاصہ دکان ہے۔ یہاں سے کچھ دکانداروں کے لئے
 یہاں سے ایک خاصہ دکان ہے۔ یہاں سے کچھ دکانداروں کے لئے

مکتبہ تحفہ سے آتے ہیں وہاں سے عام سامان سنہ پڑاؤں کے لئے فروغ دیا جاتا ہے۔
 ان کے لئے ایک خاصہ دکان قائم ہے۔ یہاں سے کچھ دکانداروں کے لئے
 یہاں سے ایک خاصہ دکان ہے۔ یہاں سے کچھ دکانداروں کے لئے
 یہاں سے ایک خاصہ دکان ہے۔ یہاں سے کچھ دکانداروں کے لئے

۱۰ اصراف : اسے نہ کر تو میری بی بی بدمعاش ! تمہیں غلامیہ رفاہیت اور فائدہ ہوا جس سے
 میں وارلہ تھراؤں کی جھونپڑوں میں ابدی رہنے کو مجبور کیا۔ جس کی وجہ سے
 وقت بوجھ میں اسے محاشروں اور بلیوں کے ٹھکانے کی جگہ پر بقاء حاصل ہوا۔
 یہاں تک طاقت پر مبنی طاقتوں کی عدم حمایت سے اس کی پیریں اس کا کھال چھین کر نکلتی ہیں۔

وہ علی الاعلان العیبی

و اسلام علیکم

۱۰۰۰ء میں چینی بادشاہ نے ہندوستان پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد اس کے
 بادشاہوں نے اس کو فتح کر لیا اور اس کے بعد اس کے

۱۰۰۰ء میں چینی بادشاہ نے ہندوستان پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد اس کے
 بادشاہوں نے اس کو فتح کر لیا اور اس کے بعد اس کے
 ۱۰۰۰ء میں چینی بادشاہ نے ہندوستان پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد اس کے
 بادشاہوں نے اس کو فتح کر لیا اور اس کے بعد اس کے

۱۰۰۰ء میں چینی بادشاہ نے ہندوستان پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد اس کے
 بادشاہوں نے اس کو فتح کر لیا اور اس کے بعد اس کے
 ۱۰۰۰ء میں چینی بادشاہ نے ہندوستان پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد اس کے
 بادشاہوں نے اس کو فتح کر لیا اور اس کے بعد اس کے

۱۰۰۰ء میں چینی بادشاہ نے ہندوستان پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد اس کے
 بادشاہوں نے اس کو فتح کر لیا اور اس کے بعد اس کے
 ۱۰۰۰ء میں چینی بادشاہ نے ہندوستان پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد اس کے
 بادشاہوں نے اس کو فتح کر لیا اور اس کے بعد اس کے

۱۰۰۰ء میں چینی بادشاہ نے ہندوستان پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد اس کے
 بادشاہوں نے اس کو فتح کر لیا اور اس کے بعد اس کے
 ۱۰۰۰ء میں چینی بادشاہ نے ہندوستان پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد اس کے
 بادشاہوں نے اس کو فتح کر لیا اور اس کے بعد اس کے

میں نے اس وقت تک اس مسئلہ پر غور نہیں کیا تھا کہ کیا اس کا حل یہ ہے کہ اس کو ایک
 اور طریقہ سے دیکھا جائے۔ اس کے بعد اس کے متعلق میں نے ایک اور
 مسئلہ پر غور کیا کہ کیا اس کو ایک اور طریقہ سے دیکھا جائے۔ اس کے بعد
 میں نے اس کے متعلق میں نے ایک اور طریقہ سے دیکھا جائے۔ اس کے بعد
 میں نے اس کے متعلق میں نے ایک اور طریقہ سے دیکھا جائے۔ اس کے بعد

اس کے بعد میں نے اس کے متعلق میں نے ایک اور طریقہ سے دیکھا جائے۔ اس کے بعد
 میں نے اس کے متعلق میں نے ایک اور طریقہ سے دیکھا جائے۔ اس کے بعد
 میں نے اس کے متعلق میں نے ایک اور طریقہ سے دیکھا جائے۔ اس کے بعد
 میں نے اس کے متعلق میں نے ایک اور طریقہ سے دیکھا جائے۔ اس کے بعد
 میں نے اس کے متعلق میں نے ایک اور طریقہ سے دیکھا جائے۔ اس کے بعد

اس کے بعد میں نے اس کے متعلق میں نے ایک اور طریقہ سے دیکھا جائے۔ اس کے بعد
 میں نے اس کے متعلق میں نے ایک اور طریقہ سے دیکھا جائے۔ اس کے بعد
 میں نے اس کے متعلق میں نے ایک اور طریقہ سے دیکھا جائے۔ اس کے بعد
 میں نے اس کے متعلق میں نے ایک اور طریقہ سے دیکھا جائے۔ اس کے بعد
 میں نے اس کے متعلق میں نے ایک اور طریقہ سے دیکھا جائے۔ اس کے بعد

ہیں کہ عظیم الشان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہونا چاہیے کہ اس کے اندر ایک ایسی جگہ ہو جہاں پر
 ایک عظیم الشان تصدیق ہو سکے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں پر ایک عظیم الشان تصدیق ہو سکے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہونا چاہیے کہ اس کے اندر ایک ایسی جگہ ہو جہاں پر
 ایک عظیم الشان تصدیق ہو سکے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں پر ایک عظیم الشان تصدیق ہو سکے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہونا چاہیے کہ اس کے اندر ایک ایسی جگہ ہو جہاں پر
 ایک عظیم الشان تصدیق ہو سکے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں پر ایک عظیم الشان تصدیق ہو سکے۔

میں حیدر آباد پہلے بعد اسلام آباد پہنچا۔ وہی لڑکھڑکھاتا تھا، عرفیہ
 یہ کہ وہ سرگرمی میں تھا۔ اس کا چہرہ ہلکا سا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ میں نے
 ایک سو فی صدی شوق سے اس کو دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا
 تھوک تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا تھوک تھا۔ اس کے ہاتھ میں
 ایک لکڑی کا تھوک تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا تھوک تھا۔
 اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا تھوک تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک
 لکڑی کا تھوک تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا تھوک تھا۔
 اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا تھوک تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک
 لکڑی کا تھوک تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا تھوک تھا۔

پتے میں تھیں۔ پتے میں تھیں۔ پتے میں تھیں۔ پتے میں تھیں۔
 اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا تھوک تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک
 لکڑی کا تھوک تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا تھوک تھا۔
 اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا تھوک تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک
 لکڑی کا تھوک تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا تھوک تھا۔
 اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا تھوک تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک
 لکڑی کا تھوک تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا تھوک تھا۔
 اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا تھوک تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک
 لکڑی کا تھوک تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا تھوک تھا۔

اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا تھوک تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک

صدر ناصری کی مخالفت کیوں؟

۵ جون ۱۹۷۱ء میں جنگ شروع ہوئی۔ جنگ کی شکست۔ شیعہ کی طرف۔ باوجود عید کی مناسبت سے ہرگز
مردوں۔ عید کی مناسبت سے ہرگز۔ یہاں تک کہ صدر ناصری کی قیادت میں۔ یہاں تک کہ صدر
نصیری کی قیادت میں۔ یہاں تک کہ صدر ناصری کی قیادت میں۔ یہاں تک کہ صدر ناصری کی قیادت میں۔

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين
ومن تبعهم باحسان وذهبي بدمعهم الي يوم الدين اما بعد

مجھے اس کا اثر دور ہے

میں ہندوستان میں صدر ناصری کا بہت بڑا مخالف سمجھا جاتا ہوں۔ اور سبب نہیں اگر بہت
سے لوگ مجھے اس ملک میں ان کا سب سے بڑا مخالف سمجھتے ہوں۔ مجھے بھی اس کا اثر دور ہے کہ
میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کا شیعہ مخالف ہر وقت دربار ہوں اور میری، وہ وہاں رہا ہوں
میں، یہ تقریریں کر کے، وہ یہاں، یہ شیعہ عقیدہ کرتے رہا ہوں، میں اپنے اس طرز عمل کے بارے
میں کسی معذرت اور تاویل کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مطلقہ بعض غلط فہمیوں کے نازلہ کے لئے کسی
قدرت، خدائے اقدس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، اس سلسلہ میں اگر اپنی حقیر بات سے
متعلق بھی کچھ عرض کرنا پڑے اور "بلک بیٹی" میں ٹھنڈی سی "آپ بیٹی" بھی "جائے تو
امید ہے کہ اس کو ایک ضرورت ہو جو مجھ کو گوارا کیا جائے گا۔

ترغیباتی نہ خام خیالی

صدر ناصری کی مخالفت کی بنیاد ماہ طور پر یہ بھی جاتی ہے کہ وہ قومیت عرب کے اس
وقت سب سے بڑے علمبردار ہیں، اور میں اس کا شدید مخالف ہوں کا کوئی شہد نہیں کہ
میں نہ بہت سے یہ کہ اس کے عقائد اور عقیدات تصور کے ساتھ، جو مغربی "ہیٹلزم" کا حقیقی

تھوڑے سے عرصے کے بعد ان کے سر پر دو چار دھارے لگا دیے گئے۔ ان کے پاس
 ایک چھوٹا سا جھونپڑا تھا۔ وہاں سے ان کے پاس ایک چھوٹا سا
 کھانا تھا۔ ان کے پاس ایک چھوٹا سا کھانا تھا۔ ان کے پاس
 ایک چھوٹا سا کھانا تھا۔ ان کے پاس ایک چھوٹا سا کھانا تھا۔

[illegible]

۱۔ تو میری طرف سے یہ ہے کہ میں نے اپنے لیے کوئی خاص کام نہیں کیا ہے۔ میں نے اپنے لیے کوئی خاص کام نہیں کیا ہے۔ میں نے اپنے لیے کوئی خاص کام نہیں کیا ہے۔

$\frac{1}{2} \left(\frac{\partial^2}{\partial x^2} + \frac{\partial^2}{\partial y^2} \right) u = -f(x,y)$

[illegible]

”میں کوئی لہر لڑائی کی روح اور دنیا کے گریبانی سداہنوں کے لئے خطرہ کی گھنٹی سے بھرتی ہوئی
و اپنی فاخت و تعین کا مستقل سوسرے بھائیوں پر، ہاتھوں لڑوں۔“

تاکیدیت ۱۰ بیت اور کیوہم کا تعقیب و روانگی

صدر ناصر سے میری فاخت کی جیسا اس سے کہیں یاد نہ کہی، میں نے اس کی خبر سے
تباہ قومیت عربیہ کے منظر اور اس کے دور کا ماحول میں ایک فیما بین جہد سولہ حدیث و روش
تبدیلی کے ادراک اور طرہ دار ہیں اور عالمی کارج اس مرتبہ فاخت سے بنا کر جو اس کے فخر
عسکری، شوق، انفرادی و جمہوری و جوش کا قید و بند ہے۔ جو کیوں بیت اور فاخت کی طرف پھر تاحات
ہیں اور اس فاخت کے حصوں کے لئے وہ ایسے دوروں اور وسیع شکایات اور تدلیلیں کرتے
ہیں جس کا اثر (اگر کوئی عظیم انقلاب اور عمر معمولی کا فاخت ہے یا یا ان فاختوں اور صدیوں کا
قام رہے گا ان کو اس فاخت کے حصوں کے لئے دوسری، سوانح اور دورہ اور سوانح عسکری حاصل
ہو گیا ہے جو اس وقت تک ماضی کا ہے۔ ان قوتوں کی فاخت کے فاخت و سوانح کے لئے بھی
تک کیا اس کی ملک کے فاخت یا سر یہ کو ماضی میں پیدا تھا اور وہ پورے فاخت و فاخت کے
سوانح عسکری اس فاخت کے ساتھ اس ماضی کی طرف اور اس میں اور اس کے ماضی کے
مشرق، اعلیٰ میں ماضی کے سب سے بڑے فاخت و سب سے بڑے فاخت والی ہیں اور اس کے
”شہادت عربیہ“ اور اس کے سب سے بڑے فاخت و سب سے بڑے فاخت والی ہیں اور اس کے
اس کی ماضی اور اس کے سب سے بڑے فاخت و سب سے بڑے فاخت والی ہیں اور اس کے

ہندوستان کے طبقہ علماء سے گلہ

اسوں کے ہے۔ ہندوستان سے بہت سے عالم، ماسک و سب سے بڑے فاخت
دور اور فاخت سے پورے فاخت و سب سے بڑے فاخت والی ہیں اور اس کے
اور فاخت و سب سے بڑے فاخت والی ہیں اور اس کے فاخت و سب سے بڑے فاخت
سے زیادہ ماضی کے سب سے بڑے فاخت و سب سے بڑے فاخت والی ہیں اور اس کے
اس فاخت کے سب سے بڑے فاخت و سب سے بڑے فاخت والی ہیں اور اس کے

سے اور وہ سر ہادیہ رشتہ کی چند انیسویں کا عارف مصری مطاثرہ کی اصلاح اور سوشل
مردن کی ترقی کے لیے بہت سے نیک نیتی کے ساتھ اپنی ساری زندگی وقف کر دی
جاتی ہے۔ شہر اہل اور حضرت دور و مقام کی زندگی سے مشغول نہیں کرتے ہیں۔

مصر میں اشتراکیت کو روکنا کی سبقت

حالہ نگار ابھی مصر میں اشتراکیت کو روکنا کی سبقت لے رہا ہے اور یہ سب سے پہلے
یہ دوروں میں کی گئی ہے۔ وقت و قدرتی طور پر حکومت عملی کے بالکل غلط ہیں جس میں یہاں پر ان کے
اور ان کے دور میں ان کے ہر کام کی غلطیوں کے چند بڑے کام ہیں۔ ان کے
"مصر میں اشتراکیت کو روکنا" کے لیے ان کے ہر کام کی غلطیوں کے چند بڑے کام ہیں۔ ان کے
میں اشتراکیت کو روکنا کی سبقت لے رہا ہے اور یہ سب سے پہلے
یہ دوروں میں کی گئی ہے۔ وقت و قدرتی طور پر حکومت عملی کے بالکل غلط ہیں جس میں یہاں پر ان کے
اور ان کے دور میں ان کے ہر کام کی غلطیوں کے چند بڑے کام ہیں۔ ان کے

تو لکھا ہے

"مصر میں اشتراکیت کو روکنا کی سبقت لے رہا ہے اور یہ سب سے پہلے
یہ دوروں میں کی گئی ہے۔ وقت و قدرتی طور پر حکومت عملی کے بالکل غلط ہیں جس میں یہاں پر ان کے
اور ان کے دور میں ان کے ہر کام کی غلطیوں کے چند بڑے کام ہیں۔ ان کے
میں اشتراکیت کو روکنا کی سبقت لے رہا ہے اور یہ سب سے پہلے
یہ دوروں میں کی گئی ہے۔ وقت و قدرتی طور پر حکومت عملی کے بالکل غلط ہیں جس میں یہاں پر ان کے
اور ان کے دور میں ان کے ہر کام کی غلطیوں کے چند بڑے کام ہیں۔ ان کے

"مصر میں اشتراکیت کو روکنا کی سبقت لے رہا ہے اور یہ سب سے پہلے
یہ دوروں میں کی گئی ہے۔ وقت و قدرتی طور پر حکومت عملی کے بالکل غلط ہیں جس میں یہاں پر ان کے
اور ان کے دور میں ان کے ہر کام کی غلطیوں کے چند بڑے کام ہیں۔ ان کے

(۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰)

"مصر میں اشتراکیت کو روکنا کی سبقت لے رہا ہے اور یہ سب سے پہلے
یہ دوروں میں کی گئی ہے۔ وقت و قدرتی طور پر حکومت عملی کے بالکل غلط ہیں جس میں یہاں پر ان کے
اور ان کے دور میں ان کے ہر کام کی غلطیوں کے چند بڑے کام ہیں۔ ان کے
میں اشتراکیت کو روکنا کی سبقت لے رہا ہے اور یہ سب سے پہلے
یہ دوروں میں کی گئی ہے۔ وقت و قدرتی طور پر حکومت عملی کے بالکل غلط ہیں جس میں یہاں پر ان کے
اور ان کے دور میں ان کے ہر کام کی غلطیوں کے چند بڑے کام ہیں۔ ان کے

مساجد اور مدارس دینیہ شتران کی جان کی معذور

ان کوششوں کی تکمیل کے لئے جو کچھ بھی اداروں (مساجد اور مدارس) سے لے کر ادب، محاکات، اساتذہ کے حلقوں اور میڈیا تک پہنچی جوتی ہیں، اور مصلوہ کرنے کے لئے موجودہ عمل کو نئے کامیاب میں ڈھالنے اور آنے والی مسلوں پر اپنی معارف مطابق پیدا کرنے کے لئے کسی پر عمر اور منتظم و دانشور اپنی جہان کی ضرورت تھی کہ اسے نئے ایسی ذہنی برسی کے عزم کے معمری حاصل۔ درمیان کے فاصلوں اور مراعاتی مشورات اور مصلوہات پر غور ان جائے نہیں۔ بہت چونکہ سندھوستان میں آسانی کے نقش ہیں، اس لئے یہاں صرف چند سوئے پیش کئے جاتے ہیں۔

مصر کے سرکاری خبا، انجمنیہ میں ۱۵ جولائی ۲۰۱۱ کے شمارے نے بھی عمر و مصلوہات اور اس ادارت کو کافی کے مرقعہ کا سب درمیان بیان شائع کیا۔
ادارت کو ایک قدرتی طور پر اپنی ایسی پورے روشنی میں تبدیل ہو گئی۔ جس کا مقصد اور جس کا مشن، عرب بائیں کی سوشلسٹ اصولوں کا مظاہر ہے۔

وہ آگے کہتے ہیں:

ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ مساجد کو اپنا کر، یہ جانے کہ وہ سوشلسٹ ان تشریف آفرانہ اور اگر ممکن اور اپنے اصول پر رہیں جو جدید رقی و معاصر شتران سماج میں ہے۔
لے بیٹے۔

ڈاکٹر احمد کمال، مصر کے سرکاری مذہبی رسالہ ”مہمبر لاسلام“ میں لکھتے ہیں:
”ہم مسجد اور اسے نئے ماتحت ہوئے اور اس کو اسے کی نگرانی عرب سوشلسٹ پرمیٹن معارفی شرح کے سپرد ہو گئی، اور یہ ٹانگیں ایک عمومی تنظیم کے ساتھ مربوط ہوں گی، جن کا کام ہوگا کہ وہ اپنے حلقوں میں سوشلسٹ ثقافت سے جوڑوں اور معروضوں کو نشان نہ کریں۔“

کیونکہ ہم کا عرفی اندیشہ

اس آئینہ میں اس کی سچائی کی نسبت فی اصطلاح کافی ہے۔ لیکن یہ سچائی
فقط محض قدرِ قوتِ آواز سے نہیں بلکہ اس کی اختصار و پسند اور جو شخص کے خیال پر وقفیت
اختصار اور کمزور سنی، بجلی سیرل اور اس کا کرلی کے شخص سے اس وجوہات کی تعلیم و ترویج
اختصار کا نتیجہ ہے۔ گویا اس وقت اس کے سچے اور سچے اختیار و اختیار اس پر اختیار
ہم نے اس کو تسلیم کر لیا ہے۔

اشتراکیت اور ناہمیت کی علامتیں و نشانی

[illegible]

لوگوں پر ایمین کی آدمی ویت تراشی

۱۔ غلاب جہاں بھی رہا اس کا اہل خانہ بھی اس کے رونہ ہونے کا طبعاً محسوس نہ
 ہو سکتا تھا کیونکہ جہاں غلاب تھا اے میدان میں روئے ہوئے ٹکڑے
 پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ ان کی کوہنہ و سحر و شمشیر ہویں
 اور جوئی کی ہار کا سرکار و قیادت تھے وہاں مسلمان غلوں کی امید گاہ، توجہ
 کی نقی اور شوش کا کوسو بہت نزدیک تھا۔ جب ایک مسلمان ماہر اور شیخ ۱۰۰ روپے
 ترقی کرتے ہوئے تھا اسے اور اس کو دے دیا کامرا ہو جن کے سر کو اٹھا سلام کا قہر

1

۱۔ ہر ایک کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا طبقہ ہے اور اس کے حقوق و فرائض کیا ہیں۔
 ۲۔ ہر ایک کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا مذہب ہے اور اس کے عقائد و اصول کیا ہیں۔
 ۳۔ ہر ایک کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا ملک ہے اور اس کے قوانین و دستور کیا ہیں۔
 ۴۔ ہر ایک کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا قوم ہے اور اس کے عادات و رسوم کیا ہیں۔
 ۵۔ ہر ایک کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا نسل ہے اور اس کے خصوصیات کیا ہیں۔
 ۶۔ ہر ایک کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا فرد ہے اور اس کے حقوق و فرائض کیا ہیں۔
 ۷۔ ہر ایک کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا شہر ہے اور اس کے حالات و احوال کیا ہیں۔
 ۸۔ ہر ایک کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا ملک ہے اور اس کے حالات و احوال کیا ہیں۔
 ۹۔ ہر ایک کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا قوم ہے اور اس کے حالات و احوال کیا ہیں۔
 ۱۰۔ ہر ایک کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا نسل ہے اور اس کے حالات و احوال کیا ہیں۔

عربی و ایک فیصد سنہ ۱۹۸۱ء

[illegible]

[illegible]

احساب قوم کی زندگی و معاش

[illegible]

ولا تهرأ ولا تحزنوا وحي لا تنزلوا أنتم موعين ان يمسككم
فروح فقد من الموت روح الله وبسبب الابنه سفلوا بهن اسس وليعلم
انه غير الله وسخند منكم شديد والله لا يحب الظالمين

۴۰۰

[illegible]

[illegible][illegible][illegible]

میں نے لکھا ہے کہ "میں نے سنی تو سچ کی بات کہ یہ زمانہ ہے کہ فی پائے کو پورے روپے
 سلطان کے لئے لکھا گیا ہے کہ اس کے سپرد تمام امور اس کے لئے جس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

١٠٠٠

[illegible]

۱۔ سرخوہر، جہاں سرخسودا کا ایک شہر ہے، اس میں ایک مسجد اور ایک خانقاہ ہے۔
۲۔ سرخوہر، جہاں سرخسودا کا ایک شہر ہے، اس میں ایک مسجد اور ایک خانقاہ ہے۔
۳۔ سرخوہر، جہاں سرخسودا کا ایک شہر ہے، اس میں ایک مسجد اور ایک خانقاہ ہے۔
۴۔ سرخوہر، جہاں سرخسودا کا ایک شہر ہے، اس میں ایک مسجد اور ایک خانقاہ ہے۔
۵۔ سرخوہر، جہاں سرخسودا کا ایک شہر ہے، اس میں ایک مسجد اور ایک خانقاہ ہے۔
۶۔ سرخوہر، جہاں سرخسودا کا ایک شہر ہے، اس میں ایک مسجد اور ایک خانقاہ ہے۔
۷۔ سرخوہر، جہاں سرخسودا کا ایک شہر ہے، اس میں ایک مسجد اور ایک خانقاہ ہے۔
۸۔ سرخوہر، جہاں سرخسودا کا ایک شہر ہے، اس میں ایک مسجد اور ایک خانقاہ ہے۔
۹۔ سرخوہر، جہاں سرخسودا کا ایک شہر ہے، اس میں ایک مسجد اور ایک خانقاہ ہے۔
۱۰۔ سرخوہر، جہاں سرخسودا کا ایک شہر ہے، اس میں ایک مسجد اور ایک خانقاہ ہے۔

سے اس کی مخالفت نہیں ہوتی۔

اس وقت سے مصر و شام، فلسطین، حجاز، و یمن، اور عراق سب خلافت عثمانیہ کے دارمیں رہے۔ انھیں جو مکے میں چلا سو پانچ، ۲۰۰۰ جن میں سارے وہابیوں میں اس دن وحاکم بھی ہوئی تھی، سلطان عبدالعزیز عالی نے وقت تک کون مقامات و مقدر پر نظر اٹھانے سے منع کر دیا تھا۔ انہوں نے تاجدار محمدؐ کی بھی خدمت بخود ملت کا فرض ادا کر دیا، مگر محمدؐ میں بہت سے شریعت کی موجودہ حالت سے مطابقت کی بنیاد پر تھی، اور محمدؐ کی غیر امت میں سلطان عبدالعزیزؑ کا دامن نہ ہے جو ۱۲۷۰ھ تا ۱۳۰۲ھ میں امام رہا۔

۸۰۰ میں شریعت سے ساتھ رکھیں گے مسجد اقصیٰ اور بیت المقدس کی بھی حفاظت کا فرض ہے۔ ۱۰۰ میں نے افواج سپاہیں انھیں ملتی انھیں فلسطین سے خود سامنے لے لیا۔ ۲۰۰۰ میں ایک وفد سلطان عبدالعزیزؑ سے ملا اور اس نے کہا کہ اگر آپ لندن اور فلسطین میں کسی بنا کر، اولیٰ بننے کی بجائے سے دیں، وہ ہم کی سلطنت کا سارا قرض ادا کر دیں گے۔ سلطان عبدالعزیزؑ نے اس سے نفی کی ایک خط لکھی، انھوں نے کہا کہ یہ فلسطین کی خانہ میں سے اتنا بھی تم کو، یہ سے لے جائیں پھر اپنے ساتھ افریقہ پر قبضہ آئیں، نظر ڈالیں اور یہاں سے کس سے ہم سے جانتے کی اجازت لی۔

آپ اور انھیں کہ یورپ نے عرب کو کبھی قبول نہیں کیا یہ دیکھ کر اس سے بے لگا گیا۔ ۲۰۰۰ میں نے بلقان کی دینا سے توجہ نہ لیا اور اس سے جنگ پھاڑا، اور ترکی سے بہت سے ملاتے اور پ کے قبضہ میں چلے گئے، پھر جنگ عظیم اولیٰ (۱۹۱۴-۱۹۱۸ء) میں اتحادیوں سے لڑنے کی کو اپنے ساتھ شامل ہوئے، وہ مجبوراً جرمنی کے ساتھ شامل ہوا، اتحادیوں سے اس کے حصے ۶۰ لے کر دیے اور اس کے جغرافیائی مقاصد پر قبضہ کر کے کا پورا مصر، برطانیہ، جس کے قبضہ میں شام، فلسطین، عراق، ایران (جو سب شام کا جزو تھے)، اور عراق پر اس کا اقتدار قائم ہوئی، عیسائی کاہنوں نے اس کا روبرو دربار یورپ کے لئے پیش کیا۔

انھیں اب یورپ سے اپنا نقشہ جنگ بدل دیا، اب اس نے ملوث جنگ اور جغرافیائی حالات کے ذریعہ سے جس طرح ۱۰۰۰ میں اپنے اپنے (PUBLIC MEDIA) کا نظام تعلیم اور ادارہ نظریات کے ذریعہ شروع کیا ہے یورپ، اس کی کوششیں ہیں، لیکن جانتا ہوں کہ یہ برہمن

[illegible]

ان کے لئے کہہ دیا۔ اور یہ کہ وہ اپنے لئے ایک (مذہبی) کتاب لے لیں۔
 یہ کتاب ان کے لئے ہے جو ان کے لئے ہے جو ان کے لئے ہے۔
 یہ کتاب ان کے لئے ہے جو ان کے لئے ہے جو ان کے لئے ہے۔

[illegible]

يا ايها الذين آمنوا! احذروا في السلم ١٩٦٥ ولا تتبعوا خطوات الشيطان

الحمد لله الذي جعل فيكم محمد بن عبد الله

مہموا اسلام میں جو ہے پورے دماغ، وجہ اور شیطاں کے چلتے رہیں۔ جو تیار، سرتی

کاٹل ایمیں مطلوب ہے

اس کا مطلب یہ ہے کہ علماء و ائمہ میں یہ فیصلہ مسلمانوں پر چاہئے، وہی مسودہ
 جس کی مدد سے اسلام پر عمل کرے گا کہیں چاہے۔ قبیلہ ہندو میں وہ ذاتوں میں ہندو
 مذہب کے دیگر شعوبہ میں چلے گئے۔ مثلاً ہندو مذہب کے دیگر شعوبہ کے
 یہ مذہب، بلکہ یہ اسباق، خود تہذیب و تمدن کا حامل ہونا کافی نہیں، ضروری ہے کہ معاشرہ بھی
 اسباق و مذہب کی اسلامی زندگی کا تصور (PERSONAL LAW) میں بھی شریعت کے احکام
 عمل، و حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی، سے چاہئے۔ پھر ان کے ساتھ یہ لے کر

سہولت نے اس کی عقلی - منجمدی پر غور و نظر کیا اور چونکہ اس وقت یہاں سہولت کے

ماتھیلو سہیلہ کی

(۱) حکم شہر سے باہر سے ملتا ہے، (۲)

۵۰۔ یہاں طالب سے کہا: میرے چچا! اس 'میرے' کی جڑی تیر سے نکالو، یہ طالب کی یہاں

۷۔ وہ طہمیں لے کر چلا گیا اور میرے ساتھ ٹھیک کی ہڈی ۲۔ ۷

محققین نے اس کے لیے سب سے پہلے ان لوگوں سے گفتگو کی جنہوں نے کہا کہ وہ بڑے ہوشیار ہیں۔

وہ کہتا ہے: "اے لوگو! میں نے تم کو پڑھنا سیکھا ہے، تم نے اسے یاد کیا ہے؟" آپ نے یہ نہیں سیکھا ہے؟

اور مجھے محاسنِ عمرِ ماہِ ابرار کہا گیا۔

بعد الہک وہنہ اناک نرا ایم و اسماعیل و اسحق الہا واحد

وہمہ لہ سلجوں

(محبوب نے کہا) آپ کے پیار اور وسوسہ اس کی اس بات پر اور آپ کے اہل اہل و عیال کے عزائم

اور ہم نے ممبروں کی پیشکش کر رکھی ہے جو اکیلا پرشہ سے فاضل ہے اور عرب سے آئے

نور کا سہارا لے کر، جہاں بھی، رہا کرتی تھی۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے انہی ادا کے ساتھ ایک وقت شہر کو بھی متاثر کیا جو

علاوہ برسرِ آب جانے والے (اور قوس سے لگاتے ہوئے) یہاں وقت میں کہا کرتے تھے۔

شاید این کیفیت - کسی حدیثی که در آن وقت که مطربان گله - عیش و بازیتمند

۱۰۰۰ روپے کے لئے ایک سو سو روپے سے زیادہ

۱۰۰

عزیز! اگر اس وقت تمہارا منہ نہ ہو جس طرح کہ صورتِ انبیاء

تاج محل کے قریب، برطانیہ کی موجود مسجد میں۔۔۔ کیا سونو ٹیوی

۱۰۰ = ۱۰۰ - ۱۰۰ = ۰

نہیں۔ جو مجھ سے روئے نہ ہو، اس کا یہ کہنا کہ مجھ سے روئے ہو، غلط ہے۔

پہلے سے معلوم ہے کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز کے مختلف اقسام ہیں۔

[illegible]

خود کشی کی منزلِ ظرافت جاری ہے

و صدی اللعظیم

ولا تکتوموا کاذبین فواللہ قاسمهم قسصہم و اولئک هم العاصرون
اور کون لوگوں جیسے۔ ہوتا۔ جسوں نے سدا کو بھلا یا تو خدا نے ایسا کر دیا کہ خود اپنے سے
بھلائی کے پیوہ کر دھڑکتے ہیں۔ ان پر اللہ کھڑے ہوئے اور ت چاہتا ہوں

وآحرورۃ اللہ انکم قد روباہی بین

۵. ہر روز صبح طلوع ہونے پر نماز پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر

حالیہ واقعہ کا کارٹون دیکھو

۱. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۲. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۳. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۴. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۵. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۶. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۷. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۸. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۹. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۱۰. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر

یہاں تک کہ قیامت آجائے

۱. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۲. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۳. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۴. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۵. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۶. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۷. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۸. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۹. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر
 ۱۰. صبح کی دعا پڑھ کر صبح کی دعا پڑھ کر

تھیں وہ ملک یہ صرف عرب ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے دامن پر دو ہوا تھا۔
 کہ حادثہ کا یہ سب سے پہلا اور اہم سبق ہے اسے فراموش نہ کرنا چاہیے۔

عربوں کی فطرت کے خلاف بغاوت

خوب غور پر غور کی ضرورت تھی۔ خاص رحمت رحمت ہوئی کہ خطبہ اسلام کا یہ
 نقطہ یاد رکھنے والے قائدین کو اس کا سوچ ملا کہ جو بچے غلام کو روئے گا وہ لکھیں اور بچے
 ہٹائے ہوئے پورا سام اور فتنوں کے سلطان مل کر لکھیں اور پھر ان کا دور ہیں عرب قوم کے لئے
 یہ مقصد ہو چکا ہے کہ وہ ہمیشہ اسلام سے پیغام کے ساتھ سرحدوں میں اور فتنوں کی دیر ساری
 کریں۔ بہت جگہ طریقہ سے عرب کے سیاسی نتائج سے سامعہ اور موعظے کے ساتھ ہے عربوں
 کی فطرت کے خلاف فتنہ کی ہر جا اور ملے ہوئے و پورے کے پیچھے چھل گیا اور ملے ہوئے
 ہے۔ اس کے بعد بھی نہیں تھا کہ عرب کی طرف اس کے اندر اس میں دکاوتیں ڈالا جائیں اور یہ بچے
 منصوبوں کے مطابق کام نہ ملے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ ان کو پوری رھنمائی اور ہدایت
 میں آیا کرتے رہے۔ یہ بات یہ کہ عربوں کی فطرت میں دور و دراز میں عربوں کی فطرت میں
 کہ عربوں کی فطرت کے کسی بھی بات سے یہ قیادہ و قیادہ فتنوں کے ساتھ ہے۔

رسول اللہ کے حریفوں کا عبرت ناک انجام

محمد مصباح علیہ السلام نے پیغام کی مخالفت کر کے ہلاک ہوئے۔ آپ کی عاقبت اور اہل بیت کو
 پہنچ کر رہے والوں اور بولے والوں نے انہوں کو ہمیشہ اپنی انعام ہوا سے ملنے کی بات
 کر رہی تھی۔ اس کے بعد وہاں پہنچا۔ آپ کے دشمنوں نے آپ کے نام و نشان سے وہاں سے ان کو
 ملے۔ وہاں سے ان کو علیہ السلام سے انھیں دور رکھنے کی بات ہوئی۔ آپ کی قیادت سے مطاب
 کر رہے والے قریش نے کسی اجنبی اور غریب کے لئے مخصوص نہیں مانا۔ وہی طرح بہت
 میرے خیال میں صرف ملے ہوئے کسی انتظامی کا نام نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہی ہے کہ بہت
 ہے اس کا پورا غم یہ ہے کہ۔

سے نجد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بھی آپ کا مخالف ہوا۔ آپ سے دشمنی رکھنے والے آپ کی عائشہؓ قیادت کو چیلنج کر رہے تھے۔ آپ نے ان سے کہا کہ اعلیٰ مسلمان کے لئے اس کی بات پر وہ مسلمان ہو جائے۔ لیکن وہ نہیں مانے۔ اس سے اس وقت تک کہ وہ اس سے بدگوار ہو گئے۔ ان کا یہ حال تھا کہ وہ آپ کے سامنے نہیں آتے۔

اسی ہی میں یہ واقعہ کہ جب دارالحدیث کا طہنچہ مدینہ کا، طاب کا دارالعلوم بنائی گا، حبیبہ بنت مہموں کا جس میں حبیبہؓ کا، عاتکہؓ اور ام ایمنیؓ اور تمام امراء کا، اور اسلام سے دشمنی رکھنے والے ان کے پیروں پرست اور دشمنی کا بھی۔ یہ زمانہ میں اس کی دعا ہو جائے۔ لیکن جو شخص بھی اس امت پر ناجائز ہو، وہ اس کی مدد حاصل کرے گا اور اسے دیکھ کر اسے اللہ علیہ السلام کی اپنی قیادت سے نفرت کرنے کی ہمت نہ ہوگی۔ اس کا یہ حال تھا کہ وہ اس کی مدد کرنے سے باز آئے۔ لیکن جو اس کی مدد کرنے سے جس کی مدد سے ثابت ہے۔

مسلمین کو اللہ کی رحمت سے خیر ہے، انھوں نے اس رحمت کی تشریح میں جو چیزیں لکھا ہے اس کے تحت اللہ احقر کے سامنے اس رحمت کے مفہوم کو اس قدر سمجھ دینا کہ جس سے ہر ایک میں کا مفہوم وسیع ہے، اور یہ آیت نکال کر دے کہ جو صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حریف اور قیادہ آپ کی قیادت کو چیلنج کرے۔ لے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ ہر ایک کو اللہ کی رحمت حاصل ہوگی، اور اس سے صحیح نتائج اخذ کرے۔ اور آپ کے سامنے اس رحمت کو اس کا نتیجہ یہ کہ اس رحمت کی اجازت ہے اس کا معنی ہر شخص کے لئے ملنا، انسانوں اور انسانی رحمتوں میں بھی ان کو یہ بات کا وہی اثر ہوگا کہ اس رحمت سے ہر ایک کے سامنے اس رحمت کی فلاحیوں کا ہر ایک قوم کے مستقبل اور اس کے انجام کے لئے انفرادی زندگی کے محدود مسائل۔ کہیں نہ وہ رحمت سے رہے اور تکلیف دہ ہوگا۔

دوسرا سبق، خود غرض اور من و پرست دینا

خود غرض اور من و پرست دینا کا یہ طریقہ جو اپنے غم کی پرستش اور اللہ کی اپنی کریموں کے سامنے مجاہدہ دینا کہ ہر شخص کو ہر شخص کے لئے جو اپنے غم اور اپنی خوشحالی کی تکمیل میں کسی چیز کو قبول نہیں سمجھتے انھیں نہ دینا اور ہر ایک کا خیال ہے کہ

ہوئی۔ انہوں نے کہا: تو کوں زباں و گزشتہ بات میں مدد دے کہ وہ کوئی حقیقت کہے، مگر وہاں تم ہو جو میں جب بھی کوئی پریشانی یا بات کہیں، تم سے اپنے لیے اور اہل عہد سے اپنے لیے حصول انکساریات پر غور کرو۔ اپنے امین پر اعتماد رکھو، ان سے اپنے لیے کچھ بھی نہیں

نہ تو کہہ دو غیبه، سب سے انکساریات میں سے کسی کی تم سے نہ ملے گی
 انہوں نے ان کی مثال دی کہ وہاں سے جس سے اس میں بھلائی ہے، جس سے بھلائی ہے
 رہتے ہیں بھلائی میں بھی، حق میں وہاں سے وہاں سے کوئی غیبت نہیں آتی
 فاما ظروما لیدھب جفقا، واما عابغ الناس فبمکث فی الارض

ترجمہ: ۱۰۷

جہاں تک شک ہو کر رہا ہے اور جو نہاںوں کے سے منع نہیں کرتا، وہاں سے وہاں سے
 جاتا ہے

تمہاری میں نہ مصائب و الام کی چنداں اہمیت ہے نہ قسمت و ناکہ کی اہمیت ہے تو تم کی
 حور شاہی ہو، حور شاہی کی صیرن ہو، وہی کی حور، وہی کی حور، وہی کی حور، وہی کی حور
 لیکن جب تو کامیاب ہو گا تو اس کا نام ہو جائے گا کہ اسے حق انگشت کا فرق ہے نہ غم
 اس کا شعور نہ خام ہو کہ دوست و دشمن میں سر نہ رہے، اسے دشمن سے جدا نہ ہو، دوست
 سے محبت نہ ہو، نہ تو وہ اپنے لئے غم و افسوس اپنے آپ کی دشمنی سے چاہے

ہماری موجودہ تکلیف ہے کہ وہ مسالمت اور قوت سے نہ کرے، ہماری بارگاہ ہر گز
 نہ ملے، ان کی ہر بات ہم سے ملنے نہ ہو، وہاں سے غم و افسوس اور مصیبتوں کا سامنا کیا ہے
 اس کے بعد وہاں سے تو وہاں سے ملے، یہاں سے ملے، یہاں سے ملے، یہاں سے ملے
 امت کے چند ایسے اہل ارکان و شعراء اور حور شاہی تھے جو ہر وقت کے ہر وقت پر
 صبر و اہمیت حملوں کا مقابلہ کیا، یہ ایک انگشت کا فرق ہے نہ غم و افسوس اور مصیبتوں کا سامنا کیا ہے
 قیامت کے بعد اگر وہاں سے ملے، وہاں سے ملے، وہاں سے ملے، وہاں سے ملے
 یہ تو اچھے ہیں، کیا اپنے عہد کے وہاں سے ملے، وہاں سے ملے، وہاں سے ملے، وہاں سے ملے
 اور اپنے آپ سے ملے، وہاں سے ملے، وہاں سے ملے، وہاں سے ملے، وہاں سے ملے
 یہ وہاں سے ملے، وہاں سے ملے، وہاں سے ملے، وہاں سے ملے، وہاں سے ملے

[illegible][illegible]

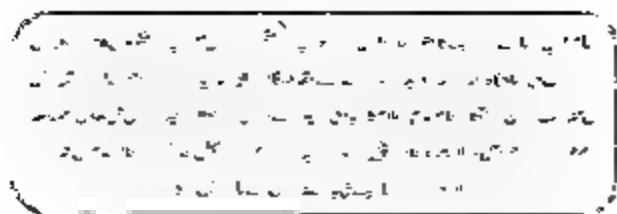
تیس کے جھوٹ

پاکستان کا راجہ کیسے جلد سے پہلے ملک سے نکلے گا۔

مغناوے کا رواج

ہر سال میں مقرر شدہ نئی نئی جگہوں پر فصلیں بونے لگائی جاتی ہیں۔ یہ فصلیں پھر پھل دینے لگتی ہیں۔ ان سے پھل لے کر ان کو پھر بونے لگائی جاتی ہیں۔ یہ عمل پھر پھر دہرائی جاتا ہے۔ یہی عمل ہے جو کہ انسان نے اپنے لیے کیا ہے۔ یہی عمل ہے جو کہ انسان نے اپنے لیے کیا ہے۔ یہی عمل ہے جو کہ انسان نے اپنے لیے کیا ہے۔

عالم عربی، اہل مغرب کی "چگاہ کیوں"



محمد تقی عثمانی، جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ

عالم عربی کی بحیثیت

اے بھائی! میں نے دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ ایک حصہ مغرب کی طرف تھا اور دوسرا حصہ مشرق کی طرف تھا۔ مغرب نے دنیا کو فتح کیا تھا اور مشرق نے دنیا کو تسلیم کیا تھا۔

وہ دور تھا جب مغرب نے دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ ایک حصہ مغرب کی طرف تھا اور دوسرا حصہ مشرق کی طرف تھا۔ مغرب نے دنیا کو فتح کیا تھا اور مشرق نے دنیا کو تسلیم کیا تھا۔

مغرب نے دنیا کو فتح کیا تھا اور مشرق نے دنیا کو تسلیم کیا تھا۔

لا اله الا الله لا اله الا الله

۱۔ جس وقت کہ آپ نے اپنے آپ کو سچا کر لیا ہے۔

۳۰۰

[illegible][illegible]

سازمان تامین اجتماعی

... ..

[illegible]

[illegible][illegible]

انہی میں سے آپ کے مددگاروں کے لئے وہ انصار سے آپ کے پاس آئے۔
 ان دنوں میں سے انہوں نے باغات کو پھانسیوں پر لٹا دیا۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا
 کہ تم نے ان کو کیسے مارا تو ان نے کہا کہ انہوں نے ان کو مارا اور ان کے ساتھ
 مرنے والے بھی مارے گئے۔

انفقوا فی سبیل اللہ ولا تفلحوا فاستکم الی اللہ لعلکم

اعلمون ان اللہ ہی سب سے زیادہ جانتا ہے۔

یہ وہی وہی ہے جو ان کے لئے لکھا گیا ہے۔ ان کے لئے لکھا گیا ہے کہ
 انہوں نے ان کو مارا اور ان کے ساتھ مرنے والے بھی مارے گئے۔
 انہوں نے ان کو مارا اور ان کے ساتھ مرنے والے بھی مارے گئے۔

قل ان کان اہل الکفر و البوکور اہل الکفر و ذو جہ و عمیر تکفرو
 ابوہن و انفق فتموہ و تجارۃ بکسوں کسبنا و سائن ترضوہا احب الیکم
 من اللہ و رسولہ و جہاد فی سبیلہ فمبعوہا حیاتی اللہ باللہ و اللہ لا یجہد
 اللہ و اللہ یجہد

اے لوگو! تم کو کہہ دو کہ اگر اہل الکفر و البوکور اہل الکفر و ذو جہ و عمیر
 اہل الکفر و البوکور اہل الکفر و البوکور اہل الکفر و البوکور اہل الکفر و البوکور
 اہل الکفر و البوکور اہل الکفر و البوکور اہل الکفر و البوکور اہل الکفر و البوکور
 اہل الکفر و البوکور اہل الکفر و البوکور اہل الکفر و البوکور اہل الکفر و البوکور
 اہل الکفر و البوکور اہل الکفر و البوکور اہل الکفر و البوکور اہل الکفر و البوکور

وہی ہے جو حق ہے۔

ما کان لاهل ظلمنیہ و من حولہم من الاعراب ان یشفعوا عنک رسول
 اللہ ولا یغیر بانفسہم عن نفسه و لہم کو حق ہے۔

یہ وہی ہے جو حق ہے۔ انہوں نے ان کو مارا اور ان کے ساتھ مرنے والے بھی مارے گئے۔
 انہوں نے ان کو مارا اور ان کے ساتھ مرنے والے بھی مارے گئے۔ انہوں نے ان کو مارا اور ان کے ساتھ مرنے والے بھی مارے گئے۔
 انہوں نے ان کو مارا اور ان کے ساتھ مرنے والے بھی مارے گئے۔ انہوں نے ان کو مارا اور ان کے ساتھ مرنے والے بھی مارے گئے۔

[illegible]

و محمد بن النعمان

المجلس الأعلى للمعاشرة
الجمعية العامة للمعاشرة

— ۱۱۰ —

سید ابراہیم بن علی بن ابی طالب

— 62 —

عربیوں اور ان کے چاہنے والوں کے لئے یہ کتاب ایک نیا سرمایہ ہے۔
 یہ کتاب عربی زبان کے قواعد و نصاب کے مطابق لکھی گئی ہے۔
 اس کتاب میں عربی زبان کے قواعد و نصاب کے مطابق لکھی گئی ہے۔

لا تهلوا في لادع في ذكيب ، انما

[illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible]

اسلام پھر یہ سلاوت نہ یہ ملے گا میں
ہندو مت

۱۰۔ مگر کچھ دیکھیں کہ یہ تو ایک منہ پر ہے اور نہ ہی کابلو مقصد میں
ہے۔ کیا اس سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ وہ اپنے سے کمالا کہ اس نے سید علی
میں چھوڑ دی۔ یہ ہیں سلاوت اور ہندو مت میں وہ سید علی کے جانات اور
موتوں میں ملک بنی تھی۔ ایک زمانہ یہ ہے کہ ان کے ظلم میں ہے۔ یہ ہندو مت کا
اور ہندو مت کے سید علی کے ہندو مت میں ہے۔ یہ ہندو مت کے سید علی کے
ہندو مت کے سید علی کے ہندو مت میں ہے۔

۱۱۔ ہندو مت کے سید علی کے ہندو مت میں ہے۔ یہ ہندو مت کے سید علی کے
ہندو مت کے سید علی کے ہندو مت میں ہے۔ یہ ہندو مت کے سید علی کے
ہندو مت کے سید علی کے ہندو مت میں ہے۔ یہ ہندو مت کے سید علی کے

۱۲۔ ہندو مت کے سید علی کے ہندو مت میں ہے۔ یہ ہندو مت کے سید علی کے
ہندو مت کے سید علی کے ہندو مت میں ہے۔ یہ ہندو مت کے سید علی کے
ہندو مت کے سید علی کے ہندو مت میں ہے۔ یہ ہندو مت کے سید علی کے

۱۳۔ ہندو مت کے سید علی کے ہندو مت میں ہے۔ یہ ہندو مت کے سید علی کے
ہندو مت کے سید علی کے ہندو مت میں ہے۔ یہ ہندو مت کے سید علی کے
ہندو مت کے سید علی کے ہندو مت میں ہے۔ یہ ہندو مت کے سید علی کے

۱۴۔ ہندو مت کے سید علی کے ہندو مت میں ہے۔ یہ ہندو مت کے سید علی کے
ہندو مت کے سید علی کے ہندو مت میں ہے۔ یہ ہندو مت کے سید علی کے
ہندو مت کے سید علی کے ہندو مت میں ہے۔ یہ ہندو مت کے سید علی کے

۱۵۔ ہندو مت کے سید علی کے ہندو مت میں ہے۔ یہ ہندو مت کے سید علی کے
ہندو مت کے سید علی کے ہندو مت میں ہے۔ یہ ہندو مت کے سید علی کے
ہندو مت کے سید علی کے ہندو مت میں ہے۔ یہ ہندو مت کے سید علی کے

’یہ یکتا اور نیا ہے اور مجھے پورا یقین ہے کہ اللہ اس دین کو ضرور غالب کرے گا اور
 بھی اس حد تک نہیں پہنچا ہے کہ جہاں تک پہنچنا اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے۔ ہرگز میں کسی
 کھٹوں کے اس پیغام کے حامل غرق ہو جائیں گے۔‘

حضرت سلمان فارسی کتب مطبوعہ احمدیہ کے مافیہ حقائق لکھتا ہے کہ سب سے
 دین بالکل یا اور نادر ہے تو یہ ضروری ہے کہ ہر باکی تعمیر، کائنات کی قیادت اور انسانیت کی
 جدت و ندرت کی میں پائنا کر دلا کر ہے

چنانچہ امیر لشکر حضرت سعد بن ابی وقاص نے فتح مکہ حکم دیا کہ اپنے گھوڑے اور یا میں داخل
 دین ہو دیا پار کرانیں۔ موصوف طبری نے روایت ہے کہ یہ انہیں نے اس کو لکھا تو چیخ پڑے ’ایہ
 آدمی دین میں داخل ہوا خدا کی اس نعمت میں اور جھوٹ میں نہ لگاؤ۔ یقیناً میں ہی جوں کے
 دلوں میں جیجی میں گیا تھا اور اس میں ایک نئی درجہ الہی تھی۔‘

اقتضیٰ لوجو افلاور و شہ

آؤ اپنی تاریخ پر نظر ڈالو مسئلہ محمد و رسولی کے طرح وسیع ہر نفسی مسائل کو فتح کرنا چلا
 تمیز تاریخ نگاتی ہے کہ اس نے ہندوستان پر ستر حملے کئے اور اتحاد و ملک گھسٹا چلی گیا یہاں
 تک کہ مشرق اور جنوب کی ’فری سرحدوں تک پہنچ گیا حالانکہ اس کے پاس نہ رسد کا انتظام
 نہ لگ لگا تھا۔ اس کا سر نیز جب لڑا تھا اور اس میں سر ہنگ پہاڑ و شہر گھڑا راستے اور رنگ
 گناہیاں حال تھیں۔‘

جب یہ ہے کہ ان جنگوں اور حملوں کی اس کے ایک اتنی ہی اہمیت تھی جتنی اہمیت ایک
 ماہر اور مصیبت نگارانی پہنچ یا مکمل کے میں اس کو رنگ و ہلکے پر کان بھر رہا تھا۔ یہاں تک تھا
 کہ جہاں و خدات ہے اور اس راہ میں موت شہادت جہاد و شہد سر تے نہیں بلکہ انہیں بات
 جہاد میں عطا ہوتی ہے۔ درائے سبکی جانب سے ان کو مدد ملی ہے وہ اس پر چال و پتہ ایمان
 دکھاتا کہ وہ اللہ کے پیغام کا حال اور امن جہاد ہندوستان میں باسامی کی اشدت کرے گا۔
 حضرت اجن صاحب کا میں نے تو کہہ کیا ہے وہ ان لوگوں کی تعمیر میں نہیں بلکہ قوموں کی
 تشکیل میں بھی بہر دست رضی ادا کرتے ہیں شخصیت کی تعمیر کا مسئلہ بھی یہاں ہے اور تعلیمات
 اور تعلیم و تربیت کے سر میں نے اسے اپنا موضوع بحث بنایا ہے لیکن میں اس وقت قوموں کے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَا يَفْعَلُ لَاحِظٌ شَيْئًا حَتَّىٰ يَخْبِرَ (لَمَّا مَاتَ) (۱) (۱) (۲)

”بعدِ وفات کسی قوم کی حالت نہیں بدلتی تا کہ اس کا خبر پہنچے، یہ بدلہ نہیں۔“

اللہ تعالیٰ بہت جلد ہی کسی قوم کو مطلع کر دے، جس میں اس سے یحییٰ نے

الْمُتَرَقِّیُّ إِلَى الدِّیْنِ بِذَلِّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ كَفَرًا وَاسْلَوْا قَوْمَهُمْ وَارْجِعُوا

”وہ لوگوں کو جو دین کی طرف لوٹ رہے ہیں، ان کو لوٹ کر آؤ اور ان کو لوٹ کر آؤ“

کے مترسی۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ اصل مسئلہ دو شہادتیں کا ہے

اپنی آمد و رفت پہنچانے کا ہے، آپؐ اپنی آمد و رفت پہنچانے کے لئے حلالہ اقبال کہتے ہیں

اپنے من میں ڈوب کر پاؤں سرخ رنگ

تو گر میر نہیں رہا اپنا دین

وما علقت الا البلاغ

مسلمان کی اصل طاقت و قیمت، ایمان و سیرت ہے

(ایم۔ قس۔ روزنامہ سے چلے گا شریعہ الہیہ ۱۹۶۲ء اور بعد ازاں۔)

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى . بعد فاعوذ بالله
من الشيطان الرجيم . سمعنا من محمد بن ابي القاسم . يا ايها الذين آمنوا
تقوا الله يعمل بكم فرقان ويكشف عنكم ما كنتم تكفون . وفيكم لكونكم
والله ذو فضل العليم .

موتوا رحمہ اللہ کے اوپر بھروسہ ہے کہ عوامی زندگی میں جو کچھ
کے بچے اور عمارتوں کے اوپر بھروسہ ہے اور انہیں قس۔ سمعنا من محمد بن ابي القاسم .
یہ جو روایت ہے یہ ہے کہ مسلمانوں کی عبادتوں میں ایک حیثیت
عامہ ہے کہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے امر و نہی کے ساتھ ساتھ
اس کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے امر و نہی کے ساتھ ساتھ
تجارتیں مسلمانوں کے لئے ہیں اور ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔
کا ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔
ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔
ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔
ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔
ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔
ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔ اور ان کے لئے ہے۔

مسلمانان کے دو جو

ایک جو مسلمانان کے دو جو مسلمانان کے دو جو مسلمانان کے دو جو

قانون کو جو خیر اوروں کا کھوس برس سے چھتا ہے جس بعض اوقات معطل بعض اوقات موخر کر دیتا ہے، اور اس کو غلبہ کرتا ہے اس کو مقرر شدہ ہے اس کو فتح عطا کر دیتا ہے اس کو نیک آدمی بناتا ہے اس کو فتح اور مسعود بناتا ہے یہ شہادت اراکل اور اصائل ہے بعض اس کے لئے فیصلہ اور اضافہ کی ضرورت ہے کوئی اپنے ساتھ لے کر کے کسی آٹاں کو ماں کے ہینٹ سے جہاں سے سالی اخص ملا ہے ایسی ہی میاں اور شریعت کی پابندی بھی لاد ہے اس آٹاں کو اور اس کی عیسیٰ کی ضرورت نہیں، وہ تو اس سے ساتھ گیا جسم کا ایک حصہ ہے اسب سے بچہ کر کے ن عمر و سکس یہ بھی آئندہ مادی اور پیدا کی چیز ہے، دیکھا نہیں ہے۔

تاریخ کی قیمت اس کے سیکڑے ہے

اس نئی سوئی سے مثال میں اپ لوڑا، بول میں موج ہے اس میں سطر لکھے جاتے ہیں اگر قسمت سے بنا رکھ دیتے تھے اور سالہ جہول گزرتا تو اس ہر فی شہر اور اس تاریخ میں جرتاں سے ملنے والوں کا حق ہوگا یہ مرن کما لے گی یہ لفظ میرے میں اجاگر کرے کئی ہر شہر کا آیت دے دے اس میں سے نکلے گا یہ آیت میں ہوتی ہے آدمی جو کر کے نے سے بچے گا اور اسے کر دے دے سے بچے گا یہی س سے بچے پر پاؤں رکھ کر چلے جائے سے بچے گا اور مظلوم ہوگا کہ اس کے ساتھ نیک بری حفاظت ہے۔

از من کل من حیثہ وجعلنا لہ نوراً یعمشی بہ فی الناس کما منہ فی

الضلمت میں بھانج رہا تھا

بھلا جو (پہلے) مردہ تھا پھر رہے اس کو رہ دیا اس کے لئے روشنی ہوئی جس کے رویہ سے رہا تو اس میں حلا پھر رہا نہیں رہا شخص جو میرا ہوتا ہے جو لفظ میرے میں پڑا اور وہ اس سے نکل کر پہلے (۱۹۵۰ء) (۱۹۵۱ء)

تھو تھوئے (جیسے کوئی جگہ کرتا ہے) کیے کر کے رطاب اور دودھ چاٹا اس طرح سے سمجھا ہے، یہاں وہ مردہ تھا جس کا من مینا فاحسہ "ہم نے اس کو نہ تو کیا اور تاشی نہیں وجعل لہ نوراً یعمشی بہ فی الناس" ہم نے اس کو روشنی عطا کر دی جس سے وہ ہاتھوں کے درمیان چلا پھرتا ہے، جس سے منہ فی الظلمت لیس

[illegible]

۱۰. سہ ماہی کی فصل طاقیت

میں مسلمانوں کو جس قسم سے دیکھتا ہوں وہاں ان کا حق اور سزا ہے۔
 میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل میں کچھ ایسا ہے جو ان کے لئے
 ان کے لئے ہے جو ان کے لئے ہے۔ ان کے لئے ہے جو ان کے لئے ہے۔
 میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل میں کچھ ایسا ہے جو ان کے لئے
 ان کے لئے ہے جو ان کے لئے ہے۔ ان کے لئے ہے جو ان کے لئے ہے۔
 میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل میں کچھ ایسا ہے جو ان کے لئے
 ان کے لئے ہے جو ان کے لئے ہے۔ ان کے لئے ہے جو ان کے لئے ہے۔
 میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل میں کچھ ایسا ہے جو ان کے لئے
 ان کے لئے ہے جو ان کے لئے ہے۔ ان کے لئے ہے جو ان کے لئے ہے۔

ایمان و میرت کی کرامت

۱۔ سچا جو دعات پہلے کہ یہ سب کچھ ہی برائیت۔ یہ مسائل تو یہ سے درخیز ہو
 ۲۔ اسی دن کا۔ مالہ تھمید کا سالہ اعلیٰ کا سالہ معامد کا سالہ ہوا۔ منیر کے ساتھ
 ۳۔ ایسا اُنکے ہر۔ اعلیٰ اُنکے ایک چاہیے چاہیے ہوگا۔ یہ جعل لکھ کر لکھا گیا۔
 ۴۔ لکھ کر لکھ کر چھپے گا کہ وہ سے پہلے چاہے جس میں چاہیے لکھ کر لکھا گیا۔
 ۵۔ مسدوس کا سالہ تھا۔ وہ سالہ ایسا ہی تھا جس کا وہ تھا جس کا وہ تھا۔
 ۶۔ وہ سالہ تھا۔ وہ سالہ تھا۔ وہ سالہ تھا۔ وہ سالہ تھا۔ وہ سالہ تھا۔
 ۷۔ بہت ہی قہر سے وہی ہے۔ وہی ہے۔ وہی ہے۔ وہی ہے۔ وہی ہے۔ وہی ہے۔
 ۸۔ اس میں مصیبت سے نکالت کہ وہ سالہ تھا۔ وہ سالہ تھا۔ وہ سالہ تھا۔
 ۹۔ چاند میں سے کئی دوسرے۔ وہ سالہ تھا۔ وہ سالہ تھا۔ وہ سالہ تھا۔
 ۱۰۔ وہ سالہ تھا۔ وہ سالہ تھا۔ وہ سالہ تھا۔ وہ سالہ تھا۔ وہ سالہ تھا۔
 ۱۱۔ یہ تھے۔ یہ تھے۔ یہ تھے۔ یہ تھے۔ یہ تھے۔ یہ تھے۔
 ۱۲۔ یہ تھا۔ یہ تھا۔ یہ تھا۔ یہ تھا۔ یہ تھا۔ یہ تھا۔
 ۱۳۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔
 ۱۴۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔
 ۱۵۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔
 ۱۶۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔
 ۱۷۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔
 ۱۸۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔
 ۱۹۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔
 ۲۰۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔ وہی تھا۔

بہتدوستان پرندہ راجت کورس کی ذمہ داری

میرے مسلمان بھائی : تم کوئی شک نہ کرو کہ تمہاری اس جہاد میں ہر لمحہ
اس ملک کا اظہار ہوگا۔ ہم نے اس ملک کو ہر لمحہ سے تمہارے دل سے نکال دیا ہے۔

سے پاپہ صحت سے کام لیں پھر چپے عدول نکالیں پھر کرے گی کوشش کریں۔
 یہ لکھی صفات، اسلامی اخلاق اور دولت و جہالت اور پھر کی غلامی کے جہ۔ کئے ساتھ
 آپ نے یہاں ہی، مٹی سے کتنا بھی نہیں چاہے، پاپہ نہیں کہ صاحب کارنہ چاہے یہ ملک
 قہر، پاپہ نہیں دئے، ہم کو جس اپنی طاقت کی لگرس میں نہیں۔ بات جھک جھک سے،
 مسئلہ کا منصب جھک سے کہ آپ سے کہتے کہ ملک تاد ہو جائے۔ ادا آپ سے پوچھئے
 گا کہ آپ جس شخص پر سوار ہیں، وہ شخص قہر، پاپہ پاپہ کیا سمجھتے رہے۔ پاپہ حق ہوں
 شہی داتا جھک دیتا وہ سائل تک پہنچے بات کی کیا پہنچ سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محسن عالم

رحمۃ اللعالمین ﷺ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى ما بعد لا عدو
يا قهر من الشيطان فوجم ۞ بسم الله الرحمن الرحيم وما رسدناك
۞ رحمة للعالمين ۞

حضرت! میں نے آپ سے سامنے سو دیکھا ہے آپ پر بھی ہے اللہ تعالیٰ نے
دل اللہ ﷻ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اے محمدؐ میں نے تجھے
مہارے جہاں اور جہاں والوں کے لئے محسن رحمت بنائے ہے اے یہ خدا کی طرف سے
برکت آگئی (اور اگر کسی کو اور بھی ہے مگر میری یہ برکت تو میری ہے) اب تمہارے
میں ہے یہ انداز میں محمدؐ کو لیا گیا ہے جس نے یہ حق یا اللہ کا پہلا حق
حضرت میں (اور اپنے مہار کے بعد) تاج تائی کے بیروں میں چہ چاہے گا اس سے
یہ ہے اسے لگے لگے کر دیا گیا ہے اس میں ہے اس پر جو کرے والے اس کی ترقی کرنے
والے اس کے ساتھ اور جو یوں نے اسے اس کے ایک ایک جگہ ایک ایک
تھیں کرے والے اس کو تھیں اور ایک دیکھنے والے اس میں ہے اس کی
برداشت کے لئے اس کو تھیں اس کی ساری اسے اس کے ساتھ اس کی قسمت تک تم
میں دیکھ لیں ایک میں حاضر کرنا ہے اس کی مصلحتیں اس کی بار بار میں اس
میں عام طور پر تھیں اس میں اس کا ملکہ ٹھہر دیا ہے (یوں مصلحتیں تھیں) ۞

دوستوں کے چہرے پر مسرت کے لہجے کی آواز سن کر وہ ہنس پڑا۔

[illegible]

۱۔ اگرچہ یہ سب باتیں کہیں نہ کہیں ہوتی ہیں مگر ان کو
مستطاب سے لے کر مستطاب تک لکھنا ضروری ہے۔

یہ سب باتیں سن کر وہ بے حد غصہ ہو گیا اور اس نے کہا کہ میں نے تم کو یہ سب باتیں سن کر بہت برا لگا ہے۔ میں نے تم کو یہ سب باتیں سن کر بہت برا لگا ہے۔ میں نے تم کو یہ سب باتیں سن کر بہت برا لگا ہے۔

[illegible][illegible]

[illegible]

عقلم اور مہاجر، رکھنے لگا، اس کا لازمی نتیجہ انسانی عظمت و شرف کا قیام تھا، جس سے پوری دنیا خروہ ہو گئی تھی

بحثِ محمدی کے جدید طرف سے اس عقیدہ توحید کی (جس سے یہ وہ مظلوم بچپن کی بنی عقیدہ تھا، جس کا پڑاوا ہے پڑاوا ہے) نے نئی دنیا کے سارے فلسفوں اور افکار و خیالات پر اس کا ہوا پیش اثر پر ۱۹۰۰ء تک بڑے بڑے عظیم جن کے کتب درجہ میں شرک اور معبود اولیٰ (مشہور معبودوں اور معبودوں) کا عقیدہ درج نہیں کیا تھا، کسی نے کسی نے اس میں یہ اعلان کرنے پر مجبور ہو نہ تھا ایک ہے وہ اپنے مشرکانہ عقیدہ میں تباہی لایا، پھر ہوئے بلورن ان ایسکس فلسفیانہ تشریح کرے گئے، جس سے ان پر شرک و بدعت پر کسی اثر نہ آیا، اور وہ اسلامی عقیدہ توحید سے بچ کر بچے جاتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ شرک کا اثر کہہ کر اس میں شرم اور جھک محسوس کرے گی اور اس سے شرکانہ نظام، فکر و اعتقاد، اساس کمتری (INFERIORITY COMPLEX) میں مبتلا ہو کر اس ضمنِ عظیم کا سامانِ عظیم بنے گا اس سے توحید کی حمت دیا کو عطا ہے۔

آپ ﷺ کا زور اعتقادِ انسانی اور عظیم انسانیت و وحدتِ انسانی کا تصور ہے جناب نے کیا کوئی کیا دلائل تو سوس اور برلن میں، مذاات حاقی اور انسانی انسانی میں بنا ہوا قہر رہا ہے کہ درمیان انسانوں اور جانوروں، آکاؤں اور غلاموں اور غلاموں اور غلاموں کا مافرق تھا وحدت و مساوات کا کوئی تصور نہ تھا، آپ نے صدیوں کے بعد انسانی حمت پر یہ نظریہ گنیز اور حیرت خیز کھل فرمایا۔ ”ایہا الناس ہر ایک واحد و ان الہاکم واحد کلکم لادم واحد من قبہ الہ“ اور ”اکوہکم عند اللہ اتفاقاً“، ولس لہو علی عوجی فضل الایمان تقویٰ“ کو کو امتیاز پروردگار ایک ہے، درتہا رب ایک ہے تم سب ہوا کا، ہوا اور آدمی سے بنے محمد ﷺ کے پیغمبر میں سب سے زیادہ محروم ہے جو تم میں سب سے زیادہ ایک بار ہے، کی عمر پر نسبت جس پر توحید کی بنیاد ہے۔

یہ عقائد ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے آخری حج میں ایک لاکھ چوبیس ہزار کے عظیم مجمع میں قرآن سے تھے، ان میں دو صدیوں کا اعلان کیا گیا ہے، اور یہی وہ دوسری منظم اور دائمی مبادی ہیں جس پر ”اسلام“ کی حقیقی وحدت کا قیام کیا جا سکتا ہے، اور جس کے سبب کے نیچے ساری کائناتیں و مخلوقیں ہر ایک کے لئے اور دنیا کے اصول پر مساویت

نقص تو کام انجام دے سکتا ہے، یہاں تک کہ اس کی خواہش ہو کہ انسان کی خالق و مانی کی وصیت اور ایک نسل انسانی سے چن کر مورث کی وصیت اس طرح ہر انسان کو دے گا۔ اس سے دو چیز اشرار رہتا ہے، ایک وہ جس میں جتنی طور پر وہ یہ کہ سب انسانوں اور جانوروں کا رب ایک ہے، دوسرا انسانی اور انسانی طور پر، وہ یہ کہ سب انسان ایک باپ کی اولاد ہیں، دوسرے الفاظ میں توحید "رب" اور "ہد" "اب" کی شہادتوں جس کو مختصر الفاظ میں "وہ" کہا جاتا ہے۔ "ظرب و متحد و الہ و متحد" (رب پروردگار) بھی ایک ہے، اور یہ (خالق پروردگار) بھی ایک۔

میں ملت یہ علم کیا تھا، میں جانتا تھا کہ اس کے تحت کے سال (۱۹۴۸ء) میں یہ علم ان وقت کی، یا اس ایک دور سے کہ مجھے بھی جیسا کہ میں ہوں ہیں، جو تہذیبی طور پر قائم ہے، شہت ہو جاتی ہیں، نئی کاپی بدل ہے کہ اس پر وہوں کی رکھ کر چھو جیتے ہیں۔ نئی نئی زبان پر کھانہ کوئی چھوئے جو جسم میں اس کا رستہ دیا جاتا ہے اور اس کا کام تمام دیتا ہے۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ انسان کے حقوق کی ان چیزوں سے جو اسلام کی دولت، ساری معاشرہ کے قیام، معاشی اور دینی اسلام کی وسوسوں سے بے ہو ہیں، اس انقلاب انگیز اور نئے نئے انسان کو دورہ کی حقیقت، کیا ہے، اہم امور کے تحت سے لے کر اس نے حقوق انسانی کا منشور (HUMAN RIGHTS CHARTER) شریع کیا، جو صوبہ اور ہر قوم کی طرف سے انسانی حقوق و مساوات انسان کا اعلا کیا جا رہا ہے، اور وہ اس کو اس طرح نہیں دیتا۔ لیکن ایک زمانہ تھا، جب مختلف قوموں اور خاندانوں کے حقوق بشر ہوئے کا عقیدہ قائم تھا، اور ساری سلطوں اور خاندانوں کا نسب اس سے لے کر وہوں سے لیا جاتا رہا تھا، ان شریف نے یہودیوں، مسیحیوں، کفریوں کو اس سے ہم خدا کی اولاد، یعنی اول کی طرح تیار کیا۔ "وہد الیہود و النصارى و من ابناء اللہ و احبابہ" "فرمان مصریہ کو سورج لایا کا دار کہتے تھے، بعد میں سورج بھی ہو، چند بھی خاندان موجود تھے، شاہان ایران کو جس کا لقب کسری (خسرو) دیا کرتا تھا، اس کا دعویٰ تھا کہ اس کی رتوں میں خدا کی خوں ہے، اہل ایران انہیں اسی فکر سے دیکھتے تھے، ان کا عقیدہ تھا کہ ان ہی یا شاہوں کے خیمے میں کوئی مقدس آہنی چتر شامل ہے، کیوں کہ اس کے آگے تاریخی شہادتیں دیکھ کر ان کا تاج بڑھتا ہے۔

نیت محمدی کا پانچویں عظیم اور ناقابل فراموش اسباب بطور ایک رہنمائی دیکھ دینا
کی وحدت کا تصور دیرینہ انتساب انگیزہ تفسیر سے کہ یہ کون حقیقی اختلاف نہیں بخش اہلکار کا
اختلاف ہے اور وہ ہمہ جہت رہا ہے۔ ان تفسیر کے معنی کے اعلیٰ اعلیٰ اعلیٰ اور ان سے
پیدا ہوئے بالکل متضاد کا اصل بکھار دیا ہے۔ یہ بھی نہایت اعلیٰ کے لئے ہے۔ اس سے
پہلے جس کو اسلام کے دین پر مبنی ہے، ان میں سے کئی ایک معرکہ، زیادہ پیش نہایت
پیش و پیش نظر میں اور کیا ہے اس کے لئے ایک بولی ہے۔ "نیا" ہے اور نہ کوئی چیز "نیا" اس
کے لئے یہ خدا کے فضل کی طلب غلامی اور اس کے حکم کی تعمیل کے لئے۔ کوہِ اود سے یہ
سے "ایک بولی" میں دیکھا گیا کہ حکومت، جنگ، "نیا" دلی غم سے "نیا" نفس سے بھرا ہوا
تھیں، حصولِ حاشیہ کی جدوجہد، چار تفریق و طبع کا سامنا، ہمارے ہائی و ناگنی، مکی سب اعلیٰ
دوبہ کی عبادت، محمدی اہل اللہ کا رویہ، اعلیٰ اعلیٰ مراد و ایک تک پہنچ کا، بلکہ اور
خالص دین بن پائی ہے اس سے یہ عبادت اور جی کا سرور و رضا
کے مقصد کو طاعت کے بعد یہ سے حال ہو (جی کہ فرماں سر قلم، ہجرت، ہمارے توفیق و
سرور و جی اور اس سے) حاشیہ و نیا اور یہ اعلیٰ اعلیٰ کا جس پر بولی ثواب اور اجر نہیں۔

لہذا یہ سب سے زندگی کو بخشنے میں (وہی دنیا میں تقسیم ہو کر پانچ و تیسویں اعلیٰ
وہی اور اعلیٰ، نیا میں، یہ تھا، جو نہ صرف یہ کہ ایک اور سے سے جدا تھے، اور اس سے
درمیان ایک سو فی صدی کی اور ایک و نہ تعلق حال تھا، بلکہ یہ دونوں ایک دوسرے
سے جدا اور دور، دونوں کسب ناممکن تھے، ان کے لئے ایک: یہ دنیا میں کھلا تھا اور
شہید ثابت تھی، جس کو اس میں سے کسی ایک سے کم اور اور اس میں کو اور سے سے
تعلق، اعلیٰ ایک کہ ضروری تھا، کوئی اور ایک وقت میں اس وقت میں اس وقت میں
ہو سکتا تھا، حاشیہ جدوجہد، عظمت، خدا اور اس کے ہمہ، حکومت و سلطنت، نیا، اعلیٰ
تعمیم کو کٹر انداز کے لئے، خوف خدا سے خالی ہوئے، ہمیں اور، یہ دنیا، ہمہ اللہ ہوا ہے
میں حضور کی میں تھا، ظاہر ہے کہ انسان عام طور پر ہوا پسند و بدعت پر سب واقع ہو سے
وہی کا ایسا تصور جس میں دینی کی جائز و ناجائز، اس لئے حکومت کے حصول میں
مجبور ہوا، اس لئے کہ کثرت سے سے قابل قبول اور قابل نہ اشت نہیں تھی یہ ہوا کہ یہ

[illegible]

مطروحات پر تجویزیں جس پر اس نے اتفاق کیا۔ وہ ان کا نام لکھ کر

[illegible]

چند نمونے دیا گئے ہیں۔ اس میں پیرا کا تیسرا نمونہ آپ کے سامنے
اور دوسرا برقیات کے نمونہ کے لیے لکھا گیا ہے۔

جنگ کے وقت آپ کی مدد میں و حروب باقی تھی کہ وہ اس سے چٹھا غلام بنا
 کر اپنے قلم کار میں دور رفت بیت سق تھی کہا کہ جس قلم کار میں
 فتح ہوئی ہے میں آپ کا تم کو کہتا ہوں۔ ہا کہ وہ تھا اور جنگ میں یہ قلم
 سماج میں اپنی زندگی میں اس کی حل ہا ہا ہا ہا ہا ہا

یہ مہیا آپ سے آجیئے گا اور ہرگز نہ ہونے دے گا۔

نہ دھڑکتی رہے، یہ ہے کہ وہ ہرگز نہ دھڑکتی رہے۔

پیدا نہیں کیا۔

پن ٹکاوتی اٹلی و ہونی سب اب تھے ماب اپنے غلام کے ساتھ ایک سی دستہ دوس
پر بیٹھ کر جاتے تھے

وہ پنے سل اسب کے اصانات لکھ کر ختم کروا، آپ کی پیدا کی ہوئی برکت بھائی
سے اس جس دھاناک کو جلا کر رکھ دیا۔

جائی نے اسی صومین کو اپنے اس سادہ سے شعر میں لیا ہے

بہار صوب جو دنیہ میں وہی ہوئی سے

== سب پر انہیں کی لگائی ہوئی سے

صدق التذاتیم "وہا رہا ملک لا حمتہ مطمین"

مذہبِ اسلام میں صرف ایک ہی جگہ ہے جہنم ہے۔

مات کے مراثیہ یہاں سے لے کر اس کے بعد کے مراثیہ تک
 ۱۔ مراثیہ اولیٰ سے لے کر مراثیہ چہارم تک
 ۲۔ مراثیہ پنجم سے لے کر مراثیہ دسویں تک
 ۳۔ مراثیہ اسیس سے لے کر مراثیہ سو ویکو تک
 ۴۔ مراثیہ سو ویکو سے لے کر مراثیہ سو ویکو تک
 ۵۔ مراثیہ سو ویکو سے لے کر مراثیہ سو ویکو تک
 ۶۔ مراثیہ سو ویکو سے لے کر مراثیہ سو ویکو تک
 ۷۔ مراثیہ سو ویکو سے لے کر مراثیہ سو ویکو تک
 ۸۔ مراثیہ سو ویکو سے لے کر مراثیہ سو ویکو تک
 ۹۔ مراثیہ سو ویکو سے لے کر مراثیہ سو ویکو تک
 ۱۰۔ مراثیہ سو ویکو سے لے کر مراثیہ سو ویکو تک

[illegible]

Figure 1. Schematic representation of the experimental design. The subjects were divided into two groups: the control group and the experimental group. The control group was divided into two subgroups: the control group and the experimental group. The experimental group was divided into two subgroups: the control group and the experimental group.

[illegible]

[illegible][illegible][illegible]

حضرت ابراہیمؑ کی چوکی زندگی کی مثال بھی ہے، اسلئے تمام کائنات انسانی سوچ کے
پائی بڑی بڑی کتابوں کے ساتھ، دنیا کے دانشور، فلسفی، حکیم، یہ جس دین اور رئیس دین یہ
سب ہمارے شکر یہ کئے تھے ہیں میرا، انھیں اسلام اور اس کے لوگوں نے فالس مانیے کے
نچے جھڑے یہ بدوش کر باہوں بہم نہ کسی کی تھیں نہیں کرتے ہیں اخاص طور پر میرے جیسے
طالب علم کی دلوں کے حسادت کے بوجھ سے نفی جلدی ہے اور میں جو آپ کے
ساتھ یہ وارفت کہہ رہا ہوں اس دینی ان کا احسان سمجھتا ہوں، لیکن واقعہ اپنی جہد پر واقعہ ہے
یہ واقعہ حقیقت ہے جس کا اعلان ہمارے دل کی بڑی پیورٹی کی علامتوں میں بھی، لیبرارتی میں
بھی جڑ سے جڑے دانشور کے سوا اور جڑ سے جڑے ایوان علم میں بھی کیا جاسکتا ہے اور
دلوں ہندوستان کے اولیٰ نمونوں سے ہمارا اس حقیقت کا اعلان کیا ہے اور ہمارے دل ہمارے
دانشور، علم کو محض ہر ترقی، بے دلوں کے انسانی عقل کے لئے اب دیکھئے وہاں اسے دین میں
کے خزانے کو اگلے بے دلوں کے لئے، اگلے لئے، لائے دلوں اور بے چاروں کے لئے پر جڑے
والہ تمام سب خضر سے ہیں، وہ جب تک نہ، مثلاً اس کا یہ علم نہیں آتا اور وہ کتنے بے لکھن جڑے
زندگی کی بنیاد ہے اور یہ انسانی شیرازہ جس کی وجہ سے قطع ہے اور وہ بے حد صدمہ دین کی وجہ
سے اس زندگی اور اس دنیا میں معصومیت پائی جاتی ہے، اگر اس پر نظر نہیں کرو تو تم نے کتنی بڑا
کامیابی نہیں پہنچا، ہر ہنسیا پر ہنسیا رکھنا ہے میں، اور مجھے کسی ماضی اور انسانی کے طور پر نہیں کہلی
خوف، رطابا کے صاف صاف کہتے ہیں اس کا لاشو منظم ہو سکی تھی "دیکھ، باری
طریق یہ اس میں ہوں، فرق یہ بھی میں ہوں میں یہ ہے کہ میری خوف دینی آؤں گے (زندگی کا
سلسلہ)۔ اگر نہیں دیکھا ہے، وہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں، اگر فرد بچو خطرے میں ہے، اگر
تو تو خطرے میں۔ اور اندوں کے قحط ہے میں سے ہمدرد بے خوف۔ میں سے
میں سے بچو خطرے میں۔ میں سے ایک سیدھی سادگی لہان کا (جو موت اور زندگی کے
مقام سے) مناجات میں رہتی (سہارا ہے) آج بھی دنیا کا حال یہ ہے کہ میں اپنی حقیقت
کا علم نہیں جس میں معصوم نہیں کہ زندگی کیا ہے، لکھی سچ کئی عین لکھی نہ رہ، کتنی لطف ہے زندگی
زندہ، کتنی بڑی قدر داری ہے، اس زندگی سے ہر ایک کو محو کرنے کے لئے، اپنی کتنی دینا
قائے کے لئے، دنیاوی حقیقت پر ایمان رکھو، میں نے ماضی کا شکر ہے انسان

[illegible]

چند روزوں میں اس کی حالت بہتر ہو گئی۔

پیش کی شہادت کے لئے

تاریخ ۱۳۰۲

۱۰۰۰ کی پیمائش سے

[illegible]

—

[illegible][illegible]

[illegible]

۱۔ وہاں سے جی

۱۔ نہ سجدہ کی تلقین نہ اصل پرعام کی جی۔ یہ بڑے کام کے لئے مومن یا مومنہ آپ سے
ماتہ احد کی یادگیری، ان کا تہذیب و کردار و اخلاق و نظم و انضام و دین و دنیا کے ان میں مثال و اس
سے پیروی کی ضرورت ہے۔ اور نہ ہی ان کی مثال و پیروی کی ضرورت ہے۔ آج کے مومن و مومنہ
نے ان کے اوصاف و صفات کو جو ہم پر مومنوں کو تلقین کر سکتے ہیں، ان کے لئے مثال و
نماذہ بن کر رہیں۔

جہاں شہ عالم ساری جذبات کا علق سے جلوں کے سلسلے سے قربان کا تعلق ہے۔ جہاں
شہا پس اور سندس پس پیش کی ہمارا کوکوں کے عین کا بیانی حاصل نہیں ہوں یہ عام کی سے
وہاں طبعاتی تفریق سے ہوش و ہستی کی برہمیت کی سے قیمتی سے وہاں اسان سے اس کا بھارتی
ہے ان اسان اسان کا شکا کی ہے اسکی دولت کی مد سے ہر کی ہن محبت ہے وہاں چھٹ
چھیت ہے وہی شہا کے خوشی کے جنوں سے اور برادر آہیں کی ہائیں وہاں کی شہا سے
ہائیں ہیں

شہا کی کوکوت و ہائیں کہ آپ چھیتوں سے ہر تھیرت کا مطالعہ کریں اور ہر
مدد ہن میں اور وہاں جو لکچر تیار ہو گیا ہے اس کا بھی مطالعہ کریں ہائیں اس کے
اون سے اس کا پیرا ہو چکن سے یہ چھیت ہائیں ہائیں ہائیں ہائیں ہائیں ہائیں ہائیں
پور سے ہر ہائیں ہائیں

وما التوقی بالام عذائہ

کہتے ہیں کہ یہی گراؤ کے بارے میں اجنبی وقت بعض مکاتب حیل اور فتون سے
یہاں موصول شدہ ہے۔ ان کی شہادت شہادت بھی کے صدق اور ان کا بیان مل
یہ کہ اس کی صداقت اور بلاغت و فصاحت علوی کا مظہر ہے یہ لحاظ رکھ کر یہ بیان آپ ان
رہا۔ کے تعلق سے جو ان کی زندگی میں بہ آخرت اختیار چکے ہیں اور اس وقت دینی میں
موجود نہیں ہیں۔ یہ بیان صرف چار میل القدر سچا ہے اور ان (۱) سلمان فارسیؓ اور عمارؓ
مقدونیؓ اور ابوہریرہؓ کے تعلق نہیں ہو سکتا، جن میں سے متعدد ان کی زندگی میں
موجود اور ان کے ہم رکاب ہیں۔ (۲) یہ اقتباسات آپ کے خطبات اور رسائل و فرامین
کے (صورت شید کے نزدیک) مستحضر اور متفق علیہ ہو کر نیک القصد و مستحضر سے جو شہرہ
آفاق شیعہ شیعہ و شاعر "المشریف المصنی" (۳۵۹ھ) کا جمع کیا ہوا ہے۔ جو اپنے
عہد سے لے کر اس عہد تک مستند علماء اور حبر کرام کی شرح مشہور شیعہ عالم و عظیم
المنہج علیہ (۵۱۶ھ) نے بڑے شرح و بسط کے ساتھ تصدیق و تصدیق و تصدیق و تصدیق
کے اس شکوہ اور کلام کی بناء پر جو حضرت امیر المومنین کا بعد بنا دیا کہ ان کی طرح کے شک و
شبہ سے دور رکھنے کے لئے ہم ایک طرف اصل عبارت نقل کرتے ہیں۔ دوسری طرف اس کا
رجوع دیتے ہیں۔ امیر المومنین فرماتے ہیں

لقد رایت اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فماری احداً
یشبهہم کمکم لقد کانوا یصبحون یحنا غیروا وقد بقوا صحفہ و قلیما یراؤ حون یوں
جہلہم و خلوہم و یقفون علی مثل الجمر من ذکر صلہم کان یس اعیہم
و کب المعری من حول سیرہم اذا ذکر اللہ حیل اعیہم حتی تنلی حوہم
وما ذواکما یعد النجر يوم الریح الطامعہ خروفا من العقاب و رجاء القنواب

میں نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی ایسی مثال دیکھی ہے کہ میں تم میں سے کسی کو ان کا
مشابہ نہیں، وہ صبح اس محل میں نکلے آتے تھے کہ ان کے بالی بکھرے ہوئے عداوت ہو جیں۔
دوسرے ان کے بعد رفتی میں گذاری ہوئی۔ کبھی اپنی بیٹائیوں پر پھٹکے تھے کبھی

۱۷ حضرت عمارؓ نے اسے خوب تر قنوی میں ۳۷۷ھ تک اور سلمان فارسیؓ نے ۳۷۶ھ میں عمارؓ کی حضرت
علیؓ کی شہادت کا ذکر کیا ہے

اپنے دھندوں پر قیامت کی بار سے ایسے بے محسوس نظر آتے تھے جیسے انکاروں پر کفر سے
 ہوں۔ ان کی حیثیت (کثرت و طویل جمود سے) یہی سخت دھنک معلوم ہوتی تھی جیسے بکرتی کی
 ٹانگ اٹھکا نام یا جو ناچار ان کی آنکھیں بھی اٹک رہا ہو جائیں اگر ان کی گردن اودھ اسیر
 ہو جاتے اور وہ اس طرح لرزتے ہوئے غرائز جیسے تیز آمدی کے وقت درخت سر اسے
 خوف و شائبہ کی ہمدیں۔

دور سے خطیر بھی فرماتے ہیں

ایس القوم سفیس دعوا الی الاسلام مقبولہ وقرار الفقر آن فاحکموہ
 و میجوہ الد قتال فرلہوا ولہ القام الی فو لادہا و مسوم الی صرف تضامہا و سجدو
 باطراف الارض و سقا رحفا و صہ و صفا بعض ملک و بعض بجاء ذیہن و
 بالاحباء و لا یعرون بالمعروف و لا یحرمون عن البکاء، محمدی الیطون من الصائم و علی
 الشفاء من الدعاء صبر الاموالہ من المہر علی و حوہم غیرہ الخ

ہلک کہیں ہیں جس کو مومن کی موت دی تھی تو نہیں نے اس کو نہ لیا کہ قرآن پڑھا تو
 اس پر بھی طرح سے عمل کیا۔ جہاد کے لئے لڑ کر کھڑا کیا گیا تو اس کی طرف ہر سے
 جیسے لڑنا ہی اپنے بچنے کی طرف دھڑک رہی ہیں۔ انہوں نے کھولیں بے نیام کر رہیں اور
 اطراف زمین میں گروہ گروہ ہو کر پرواہ نہ کرے کوئی شہید ہو گیا، کوئی بچا۔ ان کو اپنے
 راتھوں کی دھڑکیوں کی ہمارا کباروں جانتی ہے، ان سے کہہ شہادت کو سمجھتے ہیں کہ ان کو
 سے رخصت ہونے والا سنا نہیں پرا۔ سے سخت نا جانتی ہے (کیونکہ وہ ان پر دھنک
 کرتے ہیں اور ان کو کامیاب سمجھتے ہیں) ان کی آنکھیں غمزدہ کر رہے ہیں۔ ان کے
 بیٹ روڑوں کی جگہ سے بیٹھ سے گئے ہوئے ہیں سال کے موسم سے سے شگد ہو رہے ہیں۔ ان
 کے رنگ بے حجاب و شہید ہوتی سے ہیں۔ ان کے چہروں پر امل قیامت کی اداسی ہے۔

اولئک انھون الرہبون العن ان نطعا الیہم و بعض الایلی علی طر القہم
 یہ میرے وہ بھائی ہیں جو دنیا سے چلے گئے ہم کو حق ہے کہ ہم میں ان سے ملنے کی عیاس
 پیرہ اور ہم کی جدائی پر ہاتھ ملے۔

پہلے چار طغاء کے اطوار صاف اور ضرب لاش تھے جس کی سرکشی، دلدنی، اطمینان کے ساتھ تھی اور ثروت و اختیار پر کمر بھی بند نہ تھا۔ اپنی عمریں کوئی فرائض خدائی اور مذہبی میں صرف نہیں کرتے۔

اکثر ظلمانی اپنی مشہور کتاب "تختہ تاریخ عرب" میں لکھتے ہیں کہ "ابو بکر صدیق کو مصلوب کر کے والے اور جربہ طلب کر کے سامنے کے جھنڈے کے نیچے بٹھ کر رکھے اور ایک سیڑھی سے لڑائی کے لئے تھے جو حالتِ افکار سے مری ہوئی تھی اور اپنی خلافت کی تختہ مدت کے پہلے چھ برس میں دورِ خانہ قیام گاہ "سے یہاں پہنچے تھے۔ قادیان کے ساحل پر ایک معمولی سے مکان میں رہتے تھے، صبح اپنے اور قتل و موت کی طرف آتے تھے۔ وہ حکومت سے کوئی تعلق نہیں لیتے تھے، اس لئے کہ اس وقت حکومت کی کوئی تدبیر نہیں تھی جو قاتل کرے اور حکومت کے تمام کام سنبھالنے کے لئے نہیں ہیں، بلکہ کہ تمام دیتے ہیں۔"

ان کے علاوہ عاصم بن عمر (۳۳-۶۳۳) کا دور بھی سرکب و طے اور بہت معاش تھے۔ حالانکہ مضبوط جسم اور سہ ہال کر جتنے تھے، ظلمتوں کے بعد کچھ عرصہ تباہی کے بعد اس کا قیام کا کل دورہ داروں کی طرف ان کی ناراضگی، ثباتِ شوکت اور "ان کے مظاہرے سے دور تھی۔ ان کا بے دریغ کرداروں کے پائیلوں کے لئے ایک مثال تھا، بلکہ احمات نے کہ ان کے پاس صرف ایک قمیض اور کھانا اور تھوڑے حصے میں چھوٹے ہوئے تھے۔ محمود بن جہاں شہر کے لئے ستر پر سوتے تھے، ان کی دین کی پاسداری انصاف اور حکومت کو اسلام اور عربوں کے لئے ملاحظہ رکھنے کے علاوہ اور کسی بات کی فکر نہیں تھی۔ (۲۱)

مروہ بن ابی امیہ اور اپنی مشہور کتاب "تاریخ خلافت" میں لکھتے ہیں کہ "ابوبکر صدیق کی ریاکاری، سادگی کا ادبی عالم، قادیان میں مقیم تھے اور خدمتِ تلوار۔ یہی وہ حکومت کی مثال و شوکت ظاہر کرنے والی کوئی اور شے اور بڑھمت کے علاوہ تھی، یہی بہت سے الفاظ تھے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حالات کی کمزوریات پر بھی صبر

خداوند شہزاد کے زمانے میں مسلمانوں کو سیاسی حالت تھی مگر اس کا جائزہ لیا جائے تو جو ستر گھنٹوں سے سہ ماہ سے آتا ہے وہ ایک عوامی حکومت ہے جس کا سربراہ ایک منتخب شدہ میر تھا جو عہد اختیار کا ایک تھا جس کی مملکت کے خصوصی اختیارات نظامی، سیاسی، مالی اور مذہبی کے اندر مخصوص تھے۔ کاروبار کے لئے ایک تھا امیر۔ لئے بھی اور عہد کے لئے بھی صاحب اقتدار کے لئے بھی اور بہت پرست و شگفتہ کرنے کے لئے بھی۔

ان کے قہقہے ہیں

خداوند راشدین نے جس تخت گیری سے ہے آپ اور امام کی مسجد کے لئے وقت کر رہا تھا اور جس انتہائی سلامتی سے وہنگی ہوتے تھے وہاں اسلام کی مثالیں پورے پوری تھیں۔ انہوں نے خدم و حشم اور کاروباری ٹھکان و شوکت کے بغیر کھنڈلے کے سربراہ اور سربراہ سے لوگوں کے دلہن پر حکومت کی۔

جہاں تک شیخین (حیدر اور حضرت ابو محمد) و خاندان دوم حضرت عمرؓ کا تعلق ہے سید امیر علی۔ ان کے دلہن نے طرہ زندگی، ان کی معدولت شعور کی اور ان کی خدمات اور خدمات کا پورا پورا خیال رکھ کر اور ان کے ساتھ وافر اور کرم کے ساتھ وافر اور پیا ہے حضرت ابو بکر صدیقؓ، اسی اللہ کے متعلق کہتے ہیں

”میرا جس کی تعلیم فی ہر داری اور ہر راہی اور وہی نہیں ہوتی اس کا انحصار انتخاب پر ہو ہے عمومی حق و سب کے مصلحت پر مشتمل ہے عمل کیا جاتا ہے فیصلہ کے تہا اور لی ہر داری کے انتخاب میں آوا ہوں ہے انتخاب موقوف کے ہر داری کے الزام سے نہیں ہوا۔ میں ہر داری کے مصلحت کے مصلحت ہوتا ہے۔

”یہاں تک کہ ان کے دوا میں کی جو خبر صاحب کے جائز ہے انتخاب میں بھی پابندی کی چٹکھ کی ذرا لیت کی اجازت نہیں تھی مگر اس لئے ابو بکرؓ نے ہر داری میں شہت پر ہیں تمام حال کو کہ میں حاصل تھا اور ان کے صاحب اللہ میں جو

مہرہ کہتے تھے میر کی تاریخ کے طیفہ یا مہرہ کے باشندے تھے۔

ابو بکرؓ نے انہیں مدنی اور اعتدال کی وجہ سے انصار خاص کے ٹائٹل دیے۔ اس کے بعد ان کی حضرت علیؑ کو مدنی مدین ہجرت کے اپنی روایں سنیں اور اسلام سے پہلے وہ داروں و درانی و جنگی قیادت پر تسلیم کیا۔

”میں چلی کر حضرت عمرؓ کے متعلق لکھتے ہیں۔

”حضرت ابو بکرؓ کو مختصر دور خلافت و کتبوں میں ان کے وہاں ان کے شی میں صرف ہو گیا۔ ان میں صوبوں کی ناقصہ تنظیم کی سبب سے لیکھیں جب حضرت عمرؓ جو صحیح امور میں ایک عظیم انسان تھے مسند خلافت پر بیٹھے وہاں ہجرت تھوڑی دیر میں کی لڑائی و مہمیں و جنگ کو شوق کا وہ سلسلہ شروع ہوا جو امت کے مسلمانوں کا امر و استیارت ہے۔“

حضرت عمرؓ کے متعلق شہر رخسار کہتے ہوئے دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کی جائیں اسلام سے جلد در قدرت کی حالت تھی اور خلافت انور پر ایک مضبوط طبیعت و صبر کے رکھنے والے صاحب کے بارے میں اسے یہ اصول اور سیاسی ہوشی قوت میں دوسرے کی جتنی کماؤں تھے۔

حضرت عمرؓ کی وفات سلام کے لئے ایک بڑا ساخو اور سارا تھا۔ تخت پر بیٹھ مصحف اور سبکی ایسی قوم کی سرور و حجاز کا دارالخلافہ تھے۔ ان کے پاس ایک قیادت کے لئے بڑے صوبوں تھے جو عہد کی خوشگوار تھی۔ اپنے مضبوط ہاتھ میں ان کو دیکھتے ہوئے ان کے جرات خاں اس نیم وحشی و کھلی کے رجحانات کو انہوں نے قابو میں رکھا اور ان کو اس وقت اخلاقی رجحان سے بچایا۔ یہ سب فی پرہیزگاروں کے پیش و حضرت اور مسائل و مسائل اور صوبہ ملک کی دولت سے اس کا سابقہ پڑا تھا۔ وہ اپنی رعیت کے لئے اس لئے آئی کہ سترس میں تھے۔ اب میں انہوں کی حالت معلوم کر کے لکھنے کی بجائے انہوں نے اس نے گنت کرتے۔ یہاں شخص کی حالت تھی جو اپنے عہد کا سب سے طاقتور و حکمران تھا۔“

کھڑا رہا۔ وہاں پہنچا تو کھلیں کھلیں۔ صومالی مال وہاں وقت سمجھ کر آئے۔
 یہ سیر ہو چکے تھے اور وہاں پہنچے۔ ان کی فکر میں خدمت کے بارے میں سمجھ حاصل
 چکا تھا۔ ان کی اسٹیجیٹو اور ان کی صوبہ کے بارے میں بھی سمجھ
 یہاں پر ان کی فکر و مشاقت کے تحت یہ نغمہ شہزادہ عیسیٰ

وہاں پہنچا تو کھلیں کھلیں۔ صومالی مال وہاں وقت سمجھ کر آئے۔
 یہ سیر ہو چکے تھے اور وہاں پہنچے۔ ان کی فکر میں خدمت کے بارے میں سمجھ حاصل
 چکا تھا۔ ان کی اسٹیجیٹو اور ان کی صوبہ کے بارے میں بھی سمجھ
 یہاں پر ان کی فکر و مشاقت کے تحت یہ نغمہ شہزادہ عیسیٰ

حضرت یحییٰ مرکی ربیعہ الیاء و اہل بیت

یہاں پہنچا تو کھلیں کھلیں۔ صومالی مال وہاں وقت سمجھ کر آئے۔
 یہ سیر ہو چکے تھے اور وہاں پہنچے۔ ان کی فکر میں خدمت کے بارے میں سمجھ حاصل
 چکا تھا۔ ان کی اسٹیجیٹو اور ان کی صوبہ کے بارے میں بھی سمجھ
 یہاں پر ان کی فکر و مشاقت کے تحت یہ نغمہ شہزادہ عیسیٰ

یہاں پہنچا تو کھلیں کھلیں۔ صومالی مال وہاں وقت سمجھ کر آئے۔
 یہ سیر ہو چکے تھے اور وہاں پہنچے۔ ان کی فکر میں خدمت کے بارے میں سمجھ حاصل
 چکا تھا۔ ان کی اسٹیجیٹو اور ان کی صوبہ کے بارے میں بھی سمجھ
 یہاں پر ان کی فکر و مشاقت کے تحت یہ نغمہ شہزادہ عیسیٰ

۱۱) پیسے لے رہا، معلوم ہو کہ یہ غریبی ضرورت سے زیادہ ہیں۔ یہ ایت امال کا لفظ ہے۔ چنانچہ وہ پیسے خزانہ میں حتیٰ کہ دینے والی قدر پہنچا دیے گئے۔ (۱۰)

حضرت "سبحانہ" راوی ہیں کہ "حضرت ابوہریرہؓ غریبی دلت ہو تو فرمایا: "عائشہؓ یہ اونچی کس کا ہم۔" وہ کہتے تھے اور وہ لکھن کس میں ہم کھانا کھاتے تھے، اور وہ چار جوہر و ستمال سے تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب ہم سلطانوں کا کام کرتے تھے۔ جب میرا انتقال ہو جائے تو ان سب کو میرے پاس پہنچا دینا۔ جب حضرت ابوہریرہؓ انتقال ہوا تو انیس سالہ ۱۲) چربی "خمس" میرے پاس بھیج دی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: "جو ہم چھ کی دست جوہر نہیں ۱۳) پڑھنا لے پڑھا، جو مال دیا" ۱۴) یہ بھی "تاج" کہ جب اہل عراقت ہو تو فرمایا کہ "یہ غریبوں میں اس رقم کے ساتھ، غریبیت امال کی طرف منتقل کر دی جائے جو میں اپنی حفاظت میں بہت مال سے اصول کر چکا ہوں۔" ۱۵) یہ "دہری دلیت" میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ "میرے بل میں سے" تمہارے اور ہم لے کر بیت المال میں داخل کر دینا جس لئے کہ اس قدر کچھ صرف ہوئے تھے۔"

انتقال کے وقت فرمایا کہ "لوگوں! بڑے بڑے قسم پر چڑھیں، اٹھنا اور یہ میں مجھے کچھ دینا، کہ اس کے مقابلہ میں وہ دوسرے والے کو دینا، ضرورت ہے۔" ۱۶)

حضرت عمرؓ کا سرکاری دورہ اور غریب

یہ دورہ مال حضرت عمرؓ کی پیش کی جاتی ہے آپؐ نے بہت سی مملکتوں کے ۱۷) شاہان اور بہت سی قوموں کے سربراہوں کے سرکاری دوروں کی روانگی ہوئی اور ان سے شہرہ ترقی و اقامت اور خوشحال و کھانا دیا۔ جو کہ چھٹی صدی مسیحی کے سب سے ۱۸) طے قیود اور انحضرت عمرؓ کا سرکار کا دورہ (عمرت م) کی دورہ، جو راجہ لہناں سے ہے۔

(۱۰) تاریخ ابن عساکر (۳۰۰) (۱۱) تاریخ ابن عساکر (۳۰۰)

(۱۲) تاریخ ابن عساکر (۳۰۰) (۱۳) تاریخ ابن عساکر (۳۰۰)

(۱۴) تاریخ ابن عساکر (۳۰۰)

(۱۵) تاریخ ابن عساکر (۳۰۰)

مولانا پاشائی ناظمی شہرہ "ذاتی تعریف" القادریؒ میں ۶۷ھ کے سوریت المقدس کا حال بیان کرتے ہوئے مستحضر عربی تاریخوں کے حوالے سے لکھتے ہیں

"مناظرین کو نظر ہوگا کہ قاروق معظم کا سر ہر دو بجے وہ جس سے شہنشاہ پر اسلوی مہلاں کا عربی صفا تصور تھا جس سر و سامان سے ہوگا؟ لیکن یہاں حاکم و شہسہ حرم کا چشمہ روز شکر یک طرفہ معمولی آئینہ اور غیر تک نہ تھا۔ اسلوی میں گھوڑا تھا اور چندہ درجین و خضار ساتھ تھے۔ ۷۸ھ میں جہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ قاروق معظم نے مدینہ سے شام کا ارادہ کیا۔ بہو میں دہل جاتی تھی

جا پہ میں در تک قیامہ بالوریت المقدس کا حلیہ بھی نہیں لکھا گیا۔ ملاحظہ کی جیئیں کے جو حضرت عمرؓ نے بیت المقدس کا ارادہ کیا۔ گھوڑا بڑا ساری میں تھا جس کے ہم کس رجاء ہو گئے تھے اور رک رک کر قدم رکھتا تھا۔ حضرت عمرؓ دیکھ کر اتر پڑے۔ لوگوں نے ترکی نعل کا ایک عددہ گھوڑا دیا۔ گھوڑا شوخ اور چلاک تھے۔ حضرت عمرؓ حار ہوئے تو ابل کرے لگا لیا یا کم بخت ایہ عروسی چال تو نے کہاں سے سیکھی؟ یہ کہہ کر اتر چلے۔ اور یہاں چلے۔ بیت المقدس قریب آیا تو حضرت ابو عبیدہؓ اور سر داران فرج متنبہا کو آئے۔ حضرت عمرؓ کا لباس نہ سروساں جس معمولی حیثیت کا تھا اس کو دیکھ کر مسلمانوں کا شرم آتی تھی کہ یہ نعل پہ دہل میں کیا کھنکھے۔ چنانچہ لوگوں نے ترکی گھوڑا اور عددہ چھٹی پوشاک حاضر کیا۔ حضرت عمرؓ نے لیا کہ خدا نے تم کو جو عزت دی ہے وہ اسامی کی عزت ہے اور ۷۸ھ کے لئے یہی بس ہے۔"

دوسرے سفر شرم ۱۸ھ کا حال بھی سن لیجئے

"حضرت عمرؓ نے شام کا قصد کیا۔ حضرت علیؓ کو مدینہ کی حکومت دی اور خود دیکھ کر روانہ ہوئے۔ یہاں ان کا علم اور بہت سے صحابہ ساتھ تھے۔ ایڈ کے قریب پہنچے تو کسی مصلحت سے اپنی سواری غلام کو دی اور خود اس کے مات پر سوار ہوئے۔ رات میں جو لوگ لیٹے تھے اٹھ چستے تھے کہ امیر المؤمنین کہہ دیں؟ فرمایا: تمہارے آگے اسی نبیؐ سے ملنے گئے۔ یہاں ایک روز قیام کیا، گزری گا کہ جو عرب تن خوا کجاہ کی رگڑ لٹا کر پیچھے سے پھٹ گیا تھا مرمت کے لئے ایڈ کے پادری کے حوالہ کیا۔ اس نے حوالے اپنے ساتھ سے پوندنگا نے ہورس کہہ تھا ایک ہاتھ

١٠٠٠

[illegible][illegible]

مثلاً ہنر: شعبہ ہگ ویلڈس، مانا۔ روٹیلی جیوس کے لئے ہر اس شعبہ
تسلیم کرنے پر ہے لکھنا ہے۔

[illegible]

اس طبقہ کے تمام اعلیٰ درجہ کے ترقی یافتہ افراد کی قیادت میں، جس میں

محرم الحرام کے قریب کی ہے صومہ: ہاتھ

[illegible]

انہی میں دم بدم ہر چکی چھانچتی تھیں اور جس کی خوشبو پھیل جاتی عبادت کا بازو کمر بٹو گیا۔ نیا
نیا مسرت و دامن کے نئے نئے پردوں و نقوش کی عطر ڈھنکے میں چلے گئے تھے اسانی فطرت و دوسروں
کا افسانہ سے رہا جو کئے گلوب بھرا ہوا عرب اپنے کھینچے گئے جیسے عقلمند کی طرف
جوبے کے تھے۔

۱۔ مختصر اور اکتفا سے بطور پرانے چند مہیاؤں اور قیمتی عطیوں کا کرکڑا پر گئے جنگل و غار
تسلی ملی و سمان حدائق و گارن اور تعمیراتی میں مہیاؤں مردار و پاپاؤں کے ایک درمیان
اور حشر و دہشت کی تحقیق و تکفیل کی سے جو بہ دور و اس پتہ پر تھیں توئی مشابہت نہیں رکھتی

۲۔ عطیات و Gifts اور ڈبل میں۔

۳۔ مساف اور واضح، مفید و قابل۔

۴۔ انسانی وحدت و اسباب کا تصور۔

۵۔ افسانہ کے شرف و اسان کی مہارت و جنوں کا اعلان۔

۶۔ عورت کی حیثیت سے عربی کی، عالم اور اس کے حقوق کی بازیابی۔

۷۔ عید کی اور مدقالی کی نوید اور نفسیات انسانی میں جو سطر مددی اور اعلان و اکتفا ملی

قریش۔

۱۔ دریں دو جہانوں کا اجتماع اور جرقہ، برسر جنگ انسانی حقیقت کی وحدت۔

۲۔ ان میں واپس کے درمیان مندرجہ کی رشتہ کا ایسا واسطہ کام اور ایک کی قسمت کو ہرے

کی قسمت سے وابستہ رہا۔ چنانچہ کریم، تقصیر اور تہا فصد، مفید و رعد وری کا دھیرے دھیرے
سلی کوڑ۔

۳۔ متشکل سے وہی مساطات میں بھی کام پتہ فاسدہ بھائے اور اس افاق میں جو بکر

کا عیب۔

۴۔ امت و اسلام کو یا کی تفریق و سمان، العربی و افریقی انسان اور خانات کے

قد و قامت، نیایش، نصف کے حیات اور شہادت کی نوید و اعلان اور بے پناہ اعلان۔

۵۔ اہل علم کی و ہند کی وحدت و تقاسم۔

۶۔ ہم اپنی طرف سے زیادہ کس اور شریعت کرنے کے۔ چنانچہ مسند عربی مقرر ہیں

مستحقین اور مایوس و محزون شخص کے ساتھ ساتھ واقعات پیش کرتے ہیں، اس سلسلہ میں کی جن چند چیزوں سے آبرو کا ٹکڑے سے اور جس کی بدولت تہذیب، بائبل، عظائیات اور اسباب شائع کی تک ہی نہ ہو تو قیاس دیتی ہے وہ ناقابل ٹھکانہ تھیں وہ اعلیٰ کا مظہر و عترت جو یہ اس کی قدر بل اور سوسائٹی کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ جس دن اس کی یہ بات آئی، ایک ہزار اظہارِ انعام اور ہماری پہلی ملاقات اور اخباری حیات کی آواز کی اس شریعت سے محروم اور مایوس ہونے کی اس دنیا میں رہنے پر جسے قیامت و عزت کا دار ہے مگر اور نیا چاروں اور ہندوؤں کی ایک بہت سی بن جائے گی جہاں سے بچ کر لیجئے اپنی عقلی خواہشات کی تکمیل پر ہو جو ہوس کے ہاں کی محنت کا وقت نہیں ہوگی اور ہاں اس کا دوسرا نمونہ لینے والے اور بے مایہ معنی ہر انسان کی حقیقت کا۔ (پیر فرود) شہر میں اس روز اور ہی اظہارِ عزت کے حلقہ کا دور میں حقیقت میں سے گائی فصری حد۔ اس میں نہ نہ۔ سے میں اس کا مظہر و آواز رہیں ایڈوکیٹس کے ساتھ بھلا، بشیم کچھ ایڈوکیٹس Wislami n davidson کا ایک گفتگو پیش کرنا ہے جس سے ملتا رہے کہ یہ ایک نظری اور عام گیر فہم کی جو ہے جس کو میرا نام ہے، مدد رہا چاہئے۔

مقالہ نگار لکھتا ہے۔

تھوٹل تھا کہس براؤن Thomas brown جڈ۔ تشکر محبت کے اس مرد مت بختیاد۔ کا نام ہے جو ہم کسی دوسرے سے فائدہ پہنچے پر محسوس کرتے ہیں یہ وہاں بدلت ہوئی صنعت کا ایک جز ہے جس سے راستہ میں سوتے ہیں

اس سال صدی کی مہربانی کا رد عمل ہے جو پہلے صوم اور فوٹو سلا کے ساتھ واقع ہوا ہے یہ وہ عمل کی اور فطری ہوتا ہے اس کے عموماً ہیں بقدرت سانی کی تکمیل کچھ طرح کی گئی ہے کہ سانس نہ، یہاں محبت و یکا نکت کی ہی بہاؤی صنعت سے ہو تو غریب و دشمن اپنی تمام مل محسوس کے ساتھ غیر فطری اور محرب اطلاق ہے۔

اس وضاحتی جتنی وراثت طبع غریب کے مرد و مظلوم نے اور شرافت انسان کے آدھی اثر سے نرجم و جائے کا سب سے بڑا مظہر و عینی و شہادہ ہر محفل انسانییت اور محسوس عالم کی

فہم سے یہ ہے۔
 لکھنے میں "میں" (I) کی جگہ پر "تو" (You) لکھ دینا۔
 میں اپنے آپ کو "تو" کے طور پر لکھتا ہوں۔

وہ مزید لکھتا ہے

عمر بچپن میں دوستوں کی مجلسوں میں ایک ایک دورہ کرتا تھا۔
 یہ صدمہ تھا۔ انہوں نے مجھ کی صحبت سے بیکار ہو گئے تھے۔
 صدمہ تھا۔ انہوں نے آپ کو دعا دی تھی کہ آپ کو دعا دی تھی کہ
 لکھنے میں "میں" (I) کی جگہ پر "تو" (You) لکھ دینا۔

۱۸۷۵ء میں "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔

۱۸۷۵ء میں "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔
 ۱۸۷۵ء میں "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔

یہ عجیب تھا کہ وہ "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔

۱۸۷۵ء میں "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔

۱۸۷۵ء میں "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔

۱۸۷۵ء میں "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔

۱۸۷۵ء میں "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔

۱۸۷۵ء میں "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔

۱۸۷۵ء میں "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔

۱۸۷۵ء میں "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔

۱۸۷۵ء میں "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔

۱۸۷۵ء میں "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔

۱۸۷۵ء میں "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔

۱۸۷۵ء میں "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔

۱۸۷۵ء میں "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔

۱۸۷۵ء میں "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔

۱۸۷۵ء میں "تو" (You) کی جگہ پر "میں" (I) لکھ دینا۔

میں نے دیکھا ہے

میں نے بھیجے ہیں وہی اور مستحق انعام و شرف کا سب سے بڑا۔ میرزا بیگم نے اپنی
 دینی پر یہ عقیدہ قائم کیا ہے کہ یہ جیسے کہ میں نے عرض کیا ہے Genes (جنس) کے نام سے
 کوئی ایک ہی وقت میں پیدا ہونے والی مخلوق ہے۔ اس کے بعد وہ ۱۸۹۶ء میں
 اس میں دو نیاں نسلیں پیدا ہوئیں۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی
 ترقی کی۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔ اور اس کے بعد
 اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔
 Harold Lamb نے یہاں پر یہ بات کہ وہ ہمہ گیر ہیں۔ "تو میرا وہ ہے۔" یہ
 Genghis Khan کے نام سے ہے۔

اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔
 اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔
 اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔
 اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔

میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ وہی وہی ہے۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔
 اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔
 اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔
 اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔
 اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔
 اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔
 اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔
 اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔

میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ وہی وہی ہے۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔
 اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔
 اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔
 اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دینی عقیدے کی ترقی کی۔

کریں اور اس کا بھی وہی حشر ہو جیسا سوئی شرق کا ہوا راج جیورز (H. gwynes) کا قول ہم قتل کر چکے ہیں کہ

اگر کوئی یہی چشیں گوشتوں صدی کے آغاز میں یا کا جائز دلت تو اس نتیجہ پر پہنچتا کہ صرف چند صدیوں کی بات سے کہ پورا پورا پشیمانی ملکوں کے زراعت مٹا جائے گا۔
ہیٹلر (Hitler) لکھتا ہے۔

(جنگل حال) کی جہاں آشوبہ مار تھری سے تمدن کو ایساقت صدر پہنچا یا کہ نصب دیا
تیس تیزیب و شائستگی کوہ کرہ سرفروہم لیا پڑا۔ اور وہی مطلب۔ بعدہ کی خلافت۔ دین کی
مملکت اور کچھ دہوں کے لئے پولینڈ (پور) کی حکمرانست نہیں۔

وہ مزید لکھتا ہے۔۔

جس وقت معلولوں نے وعدہ کی طرح زمین جو میں اور پولینڈ کی مچھل مغلوں کے حملہ کی
تاسست لائیں اور مغلوں نے ان کو قریب یا بیست نابود کر دیا۔

لیکن بعض معجزہ کی طرح ایک واقعہ ایسا پیش آیا جس سے پھر کج کاغذ میں بدبو، اور
متمدن دنیا کو اطمینان کا سانس لینے کی گنجائش ملے بلکہ تمدن و تہذیب کی موت و استحکام اور ترقی و خوشحالی
اور علم و ترقی کی حد مت کا نیا سفر شروع کرنے کا موقع دیا دیا کہ دنیا قابل تعمیر و ترقی تو ہمارے سامنے
اور بے دست و پا مسلمانوں کے دین کی حقہ گوشہ بن گئی جو اپنی ہر قسم کی مادی و دینی طاقت کھ
چکا تھا۔ اور جس کے بعد وہ لوگ کوئی تاریخی ذلت و خواریت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ پھر پھر
ڈیو آر ارنلڈ (T. W. Arnold) نے مشہور کتاب دعوت اسلام Preaching of Islam میں
اس سبب کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے۔

”لیکن اسلام اپنی زریں شہادت کی طاقت سے پھر اٹھا اور اعلیٰ عظیم اسلام سے
انہیں وحشی مغلوں کو جہنم کے مسلمانوں پر اپنی ظلمتوں کی نہر کاٹنا مسلمان کر دیا۔

حق ظلمتوں سے اس حوالہ آقا امام تباری قوم و اسلام کا ملکہ گوشہ نظامت بہت کم لوگوں
کے سامنے کو معلوم ہیں مگر انکا یہ گمانہ اس عالم کے کسی غیر کی اصلاح یا انقلابی کارنامہ سے
کم نہیں بلکہ اس کا مسلمان صرف مسلمانوں پر یہ صرف مسیحی مغرب پر بلکہ پوری انسانیت پر کیا مس

ہر دین کے رہنماؤں نے اپنا دھرم اپنے اپنے طریقے سے لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں نے اپنے اپنے طریقے سے اپنے اپنے دھرم کو لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں نے اپنے اپنے طریقے سے اپنے اپنے دھرم کو لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں نے اپنے اپنے طریقے سے اپنے اپنے دھرم کو لایا ہے۔

مگر خدائے تعالیٰ کی مخلوق میں اختلاف ہے۔ خدائے تعالیٰ کی مخلوق میں اختلاف ہے۔ خدائے تعالیٰ کی مخلوق میں اختلاف ہے۔ خدائے تعالیٰ کی مخلوق میں اختلاف ہے۔ خدائے تعالیٰ کی مخلوق میں اختلاف ہے۔

اسی لیے خدائے تعالیٰ نے ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔

اسی لیے خدائے تعالیٰ نے ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔

اسی لیے خدائے تعالیٰ نے ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔

اسی لیے خدائے تعالیٰ نے ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔ ہر مذہب کے پیروں کو اپنا دھرم لایا ہے۔

خیزد و درخیزد و غارت و غارت
 طوت باغ صنوت اندر سود
 قرأت الصلوات اندر سود
 شیخ بیونی نگاہ باج و
 عسما ہائے ہر مقام و کچھ
 مثل دہل راستی از یک جام سے
 اختلاط و زہر و فکر ہم در سے
 ہم و حکمت شرع و دین لکم سود
 تصدق جہد دل ہا سود
 حسن علم سوز کھرا و جامع
 آنکہ از قد و سیاہی گمیر و غریب
 این ہر یک لکھ لکھ وقت دوست
 یکہ جلی از قبولیت دوست
 ظاہرش این جلوہ ہائے دل نرود
 بخش از عارفان پناہی خود

اس ہی نقیب نبی ﷺ کی خوش بانگائی کے قیس سے حواری عرب کے ترجمہ اریں بھی لکھی
 دلال کی بہادری

آرہوق کا جد آپ ہی کی آغوش مبارک کا پیر و پسر ہے اور اس طرح گویا اقوام عالم کی
 سوز و درد تر تری آپ ﷺ کے عظیم الشان ماضی کا شہرہ و تہجد ہیں۔

انسان کے پیر خاکی میں آپ ﷺ سے جڑ کرنا ہوا دل ہر کھلیا دیکھتے معنوں میں انسان
 تاجہ صلیبوں سے پردہ اٹھایا اور اس کے جو ہر ذوق کو شکار کیا۔ آپ ﷺ نے تمام ہی خدا بیان
 کہیں کو شکست کاش دی اور آپ ﷺ کے قیس سے ہر جمال کوئی شاخوں پر برگ چڑھانے
 لگے۔

بدو چین کی کڑی ہنگامہ آپ ہی کے جوش و خروش کے ہم سے تھی اور حضرت صدیق اکبر

۱۔ یہ سب کچھ دیکھ کر وہ سب سے پہلے اس شخص کی طرف نظر پڑا۔ وہ اس شخص کی طرف سے
اس کی تعریفیں کرتا تھا۔

۲۔ جب اس شخص نے اس کے پاس پہنچا تو اس نے اس کے ہاتھوں میں اس کی بات
سنائی اور اس کی بات کو سن کر اس نے اس کی تعریفیں کی۔

۳۔ اس شخص نے اس کے پاس پہنچ کر اس کی تعریفیں کی اور اس نے اس کی تعریفیں
کی اور اس نے اس کی تعریفیں کی۔

۴۔ اس شخص نے اس کے پاس پہنچ کر اس کی تعریفیں کی اور اس نے اس کی تعریفیں
کی اور اس نے اس کی تعریفیں کی۔

۵۔ اس شخص نے اس کے پاس پہنچ کر اس کی تعریفیں کی اور اس نے اس کی تعریفیں
کی اور اس نے اس کی تعریفیں کی۔

۶۔ اس شخص نے اس کے پاس پہنچ کر اس کی تعریفیں کی اور اس نے اس کی تعریفیں
کی اور اس نے اس کی تعریفیں کی۔

۷۔ اس شخص نے اس کے پاس پہنچ کر اس کی تعریفیں کی اور اس نے اس کی تعریفیں
کی اور اس نے اس کی تعریفیں کی۔

۸۔ اس شخص نے اس کے پاس پہنچ کر اس کی تعریفیں کی اور اس نے اس کی تعریفیں
کی اور اس نے اس کی تعریفیں کی۔

۹۔ اس شخص نے اس کے پاس پہنچ کر اس کی تعریفیں کی اور اس نے اس کی تعریفیں
کی اور اس نے اس کی تعریفیں کی۔

۱۰۔ اس شخص نے اس کے پاس پہنچ کر اس کی تعریفیں کی اور اس نے اس کی تعریفیں
کی اور اس نے اس کی تعریفیں کی۔

۱۱۔ اس شخص نے اس کے پاس پہنچ کر اس کی تعریفیں کی اور اس نے اس کی تعریفیں
کی اور اس نے اس کی تعریفیں کی۔

۱۲۔ اس شخص نے اس کے پاس پہنچ کر اس کی تعریفیں کی اور اس نے اس کی تعریفیں
کی اور اس نے اس کی تعریفیں کی۔

۱۳۔ اس شخص نے اس کے پاس پہنچ کر اس کی تعریفیں کی اور اس نے اس کی تعریفیں
کی اور اس نے اس کی تعریفیں کی۔

بعد نبی اللہ کی سنتوں کو پانے کے لئے اور جنت میں جانے کے لئے آپ ﷺ نے جو بات
اٹھا کر لیں وہ بھی آپ کا حکم، آپ کے ارشادات ایسے ہیں جہاں میں ایک یا دو شواہد ہیں۔
اگر اللہ ہمیں توفیق دے اور ہر صحت قسمت بھی ہو اور اللہ کو منظور ہو تو ساری عمر اسے کالی سے
اور تمام حالات کے لئے کالی ہے۔

پھر ہم سے فرمائش کرے کہ کوئی بات اس کی کہہ دیجئے کہ ہم اس کو پکڑیں، ہم اس کو لیں
پر لکھ لیں، ہم اس کو ہٹا لیں، پھر ہم اس کی کوئی شے اس کے سایہ میں پورے زندگی گزاریں
اور ہر بات کے لئے ہمیں بار بار پوچھنی ضرورت نہ پڑے۔ ہر مسئلہ پر پوچھنے کی ضرورت پڑتی ہے
راستہ پر چھپنے کی ضرورت پڑتی ہے اور بہت سی چیزیں لیکن اللہ کی رضا حاصل کرنے اور جس کی
زندگی وہ چاہتا ہے اور اس کے رسول ﷺ اس زندگی کو اس کا طریقہ بتا دے گئے ہیں
میں شریف لائے تھے، اس کے لئے بار بار پوچھنے کی ضرورت نہ پڑے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الرّٰسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَ اِنْ لَمْ تَعْلَمْ فَاَعْلَمْ بِمَا نَزَّلْنَا
وَمَا نَزَّلْنَا (سورہ المائدہ)

ترجمہ۔۔۔ اللہ کے نبی جو کچھ آپ پر اتارا گیا ہے سب یہ پڑھا دیجئے، آپ نے اس
تہ کیا تو رسالہ اور ہر بات کا حق نہیں ادا کیا۔

تو آپ ﷺ نے کون کسے لکھا اس کی رہی آپ کے ارشادات تو بہت ہیں، اللہ کا را
جن سے بڑھ کر کوئی قدر و قیمت نہیں ہو سکتا، عشق و محبت نہیں ہو سکتا، شیخ سے پرانی لڑائی
جس کا شمار ملت کے لئے پورا اور سے بڑھ کر پرانے تھے، ان کو بڑی تھی، قول سے میری
نہیں سوتی تھی، لیکن کسی صحابی نے قید مرتبہ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کوئی ایسی بات بتا
دیجئے جس کو میں پچھوں اور ان میں باغی ہوں، میں لی، تم بہت ہو گئی ہیں، حکام و مسام
بہت ہیں، اور پورا اللہ کا کام ہے، قرآن مجید ہے، لیکن رفا کی بات بتا دیجئے جسے میں سنا
مستور اہل بیابان اور اوارے کے کانوں میں جائے، آپ ﷺ فرمایا آپ ﷺ علیہ السلام

وَبِیْ اَللّٰهِ اَنْتُمْ اَنْتُمْ (ایک مرتبہ دلی سے کہہ دیا میرا پروردگار اللہ ہے، پھر اس پر جم جانا)
اب اس وقت میں آپ کو ایک حدیث سناؤں گا، اگر آپ اس کو اپنے ساتھ لے گئے
یہاں چھوٹیں، یہ پتہ اور لوگوں کے لئے اس حدیث پر عمل کرنا ہے تو یہ زندگی بھر کے لئے

کافی ہے اور وہ حدیث لکھی ہے جو جو نکاح دینے والی ہے اور چوری زندگی کا دستور العمل اور عمل حدیث نامہ چارہ و برکت یا کی کامیابی کی ضمانت سے آپ ﷺ نے فرمایا:

لا ہو من احدکم حتی یکون ہواہ تبعاً لما جنت بہ

(تم میں سے کوئی شخص صاحب ایمان نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات نہ ایک صالح نہ ہوں گی جس کو میں نے کرا یا ہوں۔)

حضور ﷺ سے جو ذکر و اشاعت دنیا میں کسی کے اندر ہو ہی نہیں سکتی تھیں اس موقع پر آپ نے جو فقہ استعمال کیے ہیں ان میں ضمیر اور غیرت بھی تھکتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کئی زور سے بات کی ہوگی۔ آپ نے اس وقت تمام رسالت کا خیال کیا اپنی بشریت کا وہ بہت کی چیز ہے جو مشرک و پیغمبران میں سے کسی کا خیال نہیں کیا اس میں تو اشاعت تمام نہیں بلکہ اپنے منصب اور مقام کو سامنے رکھا، بہت جوش کے ساتھ بھی کوئی بات کہی جاتی ہے اور انکار کہیں ملتی ہے سوئے ہوئے کو جگا کر کے اور جاگتے ہوئے کو جاگنے کے اس کو متوجہ کر کے اسے تگماتا ہے اس میں صراحت فرمائی کہ کوئی صاحب ایمان نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات اصلاحی اس کی خواہشات کے عادات و اطوار اس کے مصالح و منافع اس کے ماحول کے عدم و ممانعت و امتداد کی چیز نے اس کے مطابق نہیں بنائیں، عادات اس کے مروج ہو جائیں جس کو میں نے کرا یا ہوں، مہیا تھا، حنف بہ اور اس میں آپ نے بالکل واضح سے کام نہیں لیا واحد مطلق کامیاب و سہل کیا جو کہی جاتے ہیں وہ اس کو سمجھتے ہیں پھر عربی میں عربی کا لفظ جو جہاں میں خواہشات، ممانعت و امتداد و ممانعت، خوف اور کراہی کے اسباب سمجھا جاتے ہیں، یعنی زندگی کا پورا اقتدار جمع ہو جائے گا بھی، اندر کا کیا اندر کی خواہشات، باہر کا کیا باہر کی عادات، باہر کا جو اس کے ہاں ہے اور لوگوں کی امیدیں ہی چیز کا ذکر کہ ہم نے یہ نہیں کیا تو یہ نقصان ہو جائے گا، بہتوں عرب انگلیاں اٹھ جائیں گی اور ہمیں لوگ بدنام کریں گے ہمیں دولت و خیر کی نگاہ سے دیکھیں گی ہمارا اتنا زبردست ایمان خیرات ہو جائے گا ہم مت دھانے کے قابل نہیں رہیں گی، ہم سر اٹھا کر چل نہیں سکیں گے ہم گھر میں جائیں گے تو ہمیں اس کا بھی ڈر ہے کہ گھر میں انگلیاں اٹھیں اور گھر والے شکایت کریں، ہمارے حکام ان میں یہ ہوتا ہے کہ آپ ہے ماری ہوئی میں یہ ہوتا ہے کہ ماری ماحول میں یہ ہوتا ہے کہ کسی شادی کر دی گئی کہ یہ

فرمایے اللہ مبارک فرمائے اور جس میں الفت و۔۔۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف کی شکل ایرانی تھی کہ ہم چھٹی دہائی کے۔ آپ و خدیجہ
رکھنے کی دعوت دیں گے اتنی دیر میں مصحف میں دیکھا کہ کتا صدارت میں آئے گا، یہ کیا معلوم
کوئی درود پڑھتا کہ کئی کون سا حدیث میں آیا ہے کہ اس حدیث میں ہوا، ہم بغیر کے
ساحہ کہتے ہیں کہ جو وقت پر حرم عبدالرحمن بن عوف کے مہیاں شادی کا تھا اس وقت بھی
قرآن مجید کو کوئی حدیث یا اس کا کوئی حصہ دل و دماغ سے جدا نہ ہو گا جس سے اسے سب سے بھی
پھر ہو سکتا ہے کہ اس وقت میں کی آدمیوں کے اسلام قبول کیا، آپ نے وہ شکایت کا سبب
کہا ہے کہ ایک طرف معذرت کا سبب ہا کہ اس میں اس حدیث میں آپ کو رحمت ہوں یہ ضروری
تھی وہ ضروری تھی کہ میں نے جو اس میں نے حدیث کے حدود بھی آپ سے اس میں
شکایت ہے اس کی اس طرح شکایت میں نہیں۔

اس طریقہ سے اس میں ہیں چنانچہ وقت کی تمام سب سے پہلے عقیدہ کی بات ہے
مصحف میں کیا توحید ہے کیا شرک سے اور کیا اس سے ہے یہ کفر ہے اور پھر اس کے بعد وہ کہ جس
فراموشی میں چنانچہ وقت کی ساری چیز آ۔ کچھ نہ بچے، مگر اس پانچویں، زور کا ایسے ہے
وقت پر چھٹا دی ہے۔ بعد ازاں اس سے چاہے وہ آوازوں کے ساتھ ہے اور مصحف
اور اس پانچ سو آدمیوں کے ساتھ اس کا ہے اور عید کی مہیاں سے بڑی دعوں سے، اس کی
لیکن غمناک ہے چاہے حال ہی میں رہتا ہے وہ جہت اور اس کی حد سے نہ ہو چکی ہو
گئی ہے اس سے بھی وہ ممکن ہے جس کی حد کا علم ہو۔ میں اور اس کی پہلی اس سے سب سے
ہیں اب جو غمناک آئیں گے ان کا مرتبہ بھی ہوگا، ان کے چھ سے دس ہوا ہیں، اس کا آپ سے
خیر فی غمناک جو اس کی چاہے پہلی نہ ہو چکے آپ سے نہیں ہو چکا ہے کہ اگر اس میں
ہو، آپ سے ہو چکا ہے کہ اس کی حد کی حد میں نہیں ہو چکی۔

سب سے پہلے عقیدہ کا دعوت میں بھی سب سے پہلے توحید پھر مانت حضور خدا کی
کہ اس کے ماننے بغیر کوئی عبادت نہیں ہو سکتا چاہے کوئی ہو جب تک آپ کو آخری حرمنا کی
شریعت کو آخری شریعت نہ ہوں، اس پر پلنے نہ تھے غمناک کے بعد پھر ذکوہ کا دہ ہے
معلوم نہیں کہنے بھائی ایسے ہیں جس پر وہ غمناک ہے اس سے ہو چکے ہیں کہ اس وقت عرض

سعادت و شقاوت کو انسان کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ خدا کا یہ قانون ہے کہ جو دنیا اس کے دوسرے ہے۔ انسان اچھے سے قویہ دنیا اچھی ہے۔ انسان اگر برا سے قویہ دنیا برا ٹاگھو اور پتہ آپ اگر صحیح میں اس کا سرخ لگا میں سے ہر تاق کی تار میں میں ہر دھک چا میں سے آپ کو مظلوم ہوگا کر دیا کا بگاڑ انسان کی ہر سے ہے۔ انسان ہر جسم ہے۔ دنیا کی طمان سعادت کا اور انسان ہر جسم ہے دنیا کی جان و بلا ت کا۔ اس کے جسم چیز جس پر نہایت صواب کرنے ہو تو جہ کرنے کی ضرورت ہے۔ وہاں ہے

اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی صحیح روایت فرمائی اور اس کو ماسور فرمایا۔ ان کو اللہ تعالیٰ سے جو فضل سلیم اور نجات کا اور عطا فرمایا تھا اس کی روشنی میں انہوں نے اس حقیقت کو چاہا کہ اس دنیا میں جو کچھ ان کے کرنے کا کام ہے وہاں اس کی بددستی ہے اور انسان کی ہدایت ہے۔ راستے کو سمجھ کر ان کو اس پر اپنی طاقت اور صلاحیتوں کو لگا دیتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام نے اس حقیقت کو سمجھا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت ان کے شامل حال نہیں ہو۔ اور انہی ان کی پشت پر تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فیصلہ تھا کہ ان کے وجود سے اس گم کر دہ اندیشہ کو اس چلا شدہ دیا کو ایسا امن و تسکین اور رحمت عطا فرمائے گا کہ اس دنیا میں بھی انسان کو جنت کا مزہ آجائے اور اپنی زندگی میں وہ نشت کا اشتیاق محسوس نہ کرے اور اس دنیا میں اس کو انسان بن کر رہنے کا سبق آجائے۔ اسی نے انبیاء علیہم السلام نے ایک لمحہ مردہ کئے تھے۔ ایک دن بھی خبر کی ضرورت سمجھے بغیر جس وقت دن کا پہلا عہد اس پر نازل ہوا، انہوں نے ساری محنتیں ایک موضوع پر مرکب کر دیں اور انہیں خدا

نیکان جو انسان ملک عالم سے۔ اس کی طرح سے وہی رحمت میں اپنی گہری اس اپنی پیچیدگی میں۔ پنے نور میں اپنے راز بے سر۔ اس کے تہہ پہلو میں سر تو طرح اس کائنات سے۔ سیاروں سے نظام شمسی سے نظام فلکی سے اور ظہور اس کی چوڑائی سے کم نہیں۔ انسان جو اتنی وسیع مخلوق ہے جس کی تہہ تک پہنچنا ہی ناممکن ہے جس طرح سے آپ سند میں ایک جنگی ڈاک میں ہر پتہ۔ چلے کر وہ کہاں گئی انسان کی عمر ان میں سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ اس کی تہہ کو اس کے پیدا کرنے والا ہی جانتا ہے۔

”لا یعلم من خلقی و هو المظہر الخیر“

[illegible]

کرا انہوں نے اندر چلے کر طلب پیدا ہوئی، یہ اس سے اندر خوف پیدا ہوئی، یا
ماہیت کی حقیقت اس پر چلی گئی، یہ انہوں نے مس کا آواز، خام معلوم ہوئی،

اس کے بدل میں اللہ تعالیٰ نے مقررہ فرائض کی پورا دہائی کے دل کی امداد دے رکھی ہے۔ جو صلا، یہ رکعتی جہاں کے سامنے ہے۔ یہاں کے مسلمان اور ہمدردوں کی سرگرمی و دوشیزگی سے ہے۔ اگر اس کے امداد ٹیپ ہوا اس کے لئے ہے۔ پھیلنے چوہ اور پریشانی کے لئے ہے۔ یہاں بت پیدا ہوئی، اس کے متعلق اس وقت کا مقصد اور اس کی سعی و کوشش سے پیدا ہے۔ لے تیار ہو چوہ ٹیپوں کو کہہ کہ آپ دل کی سرگرمی سے ٹیپ ہوا دل کی کھینچنے اور لڑنا سے۔ یہ کھینچنے پھینچنے سے متعلق ہے کہ کھینچنے اور کھانچا جاتی ہے۔

لیکن اگر یہ ایک کی سرزمین ہے تو کون سے لوگوں نے اندر کا توحید اور تسکین میں چوس
 دیا انہیں ہو سکتے ہیں۔ اس نے اندر توحید میں نراں ملتی ہیں لیکن انہیں دے دے دل چھٹاؤں تک پیدا
 ہو گئی۔ دروہدا اور ملتا ہے لیکن ترقی یافتہ قومیں ہر ملک جہاں یہ ہو سکتی ہیں۔ یہاں انہیں
 ہو سکتے بغیر توحید اور کئی ہے بہت ہے انہیں ہو سکتی۔ اپنے بچوں و پاسے سے کے میلوں کا
 ہیٹ بھاڑے کا جذبہ ہو سکتا ہے لیکن کسی کے کسی حکوم اور فیصلہ میں نہ کی سادہ
 دروہیم کے سر پر حقیقت کا نام نہ رکھنے کا حق ہو سکتا ہے پیدا ہو سکتا

اگر اس کی عظمت ہی کچھ ایسی ہو تو ہے کہ اس کی پیادہ - یہ ہیں بھٹی، دھوڑ
جس بھٹی جس کو وہ نے "باحلہ اسلافہ المسلمین" یا اس کی جیس
منہ بٹھ پانے بھٹی جس بقرون صا، افرقا - کہا ہے "ریکی یاں، مل

انسان خود غشی ہے اور یہاں سے خلق میں گمانے پائے ہیں اور اسے ایچہ غشی اور سہ سانی
 یا اس بھلائے سے لگے بنیادیں پیش کر سکتا ہے۔ یہ ایک عقیدہ اس کا ہے۔ اس سے بھی یاد ہے
 یہ سب کو شہرہ صاف و خیر کی محنتوں کا ماحول نے لے لیا تھی چنگی لہجے سے محنت کی اور
 اس سے بعد اللہ سے مدد کے لئے کئی کئی لوگوں کو راہوں کو نکالا۔ خاصہ یہ کہ اس سے یہاں
 ملے نہ ہو۔

خدا کے پیغمبروں نے اس میں کوئی چیز اور بے زاری اور کوئی چیز اور بے مستحق اور غشی
 دیکھ کر ان کو دکھائیں کہ وہ اس کی کاہنوں کی ہمارے ہاں سے صاف ہر ایک انتم اعظم بلور
 دیکھا کہ صنعت کے صنعت کے میدان میں ترقی کر رہی ہو۔ اس سے راحت کے
 میدان میں اور علم والے علم کے میدان میں۔ اللہ نے ہم کو یہاں میدان میں دیا ہے اور اس سے
 کا میدان ہے میدان سے اس میدان میں محنت صرف کی تو یہاں کا نقشہ یا اسے کیا جو اس میں
 ایک ہر وہی نام نہ نہ چھوڑے گا۔ ہم سے اس کی جب حضور علیہ السلام سے یہ موقع ہوا کہ وہ اس کی
 سونے میں سمجھتی کر یہ تو آپ کیلئے رہا۔ یہاں کسی پہلہ آئی۔

اس وقت میں اس شکایت تھیں۔ خود آپ بالکل اتنی دور میں تھیں۔ اس بات نے
 بہت سے میدانوں کا انکشاف ہی نہیں کیا تھا۔ اس سے گواہی اس میں شروع ہوئی یا اس کا نام
 تو وہ کوئی تھی۔ اس کی نشان دہیاں تھیں۔ ایک جگہ سے وہ رہا۔ اس کے چھوٹے سے لئے محنت
 شکایت اور پیش تھیں۔ اس جگہ سے وہ رہا۔ اس کے لئے خدا کا خدا کی کام
 بنچانے کا تاوان اور یہی ہے کہ اسے کاہنہ۔ ہم کا کچھ نہ تھا۔ اس کا انسان جو اس کی اس
 طرف خاک میں مارا ہوا ہے۔ اس کو اپنی قوموں سے اس کی فکر۔ اس کے لئے اس کے لئے
 ہیں۔ اور اس میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اور اس کی اس کی ہے کہ جیسے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

یہ تھا کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

آپ کی خدمت پر کسی کی عداوت ہوئے تو اس کے قصوں کا یہ ہوگا اس سے مدد ملتے۔ آمد ہوگی
اس سے انصاف نہ آئے ہوگا، اس سے اس کا یہت میں غلامی کی طلب بہت ہوگی اور پھر وہ یا اس پر
آئے کی اور یہاں اس کا یہت بہت ہو جائے گی۔

وعلیہ السلام فیہ السلام

صور زندگی

الحمد لله وكفى وسلا على علاءه من اصطفتى له بعد قد عود

منه من قسطنطين الرجبى ٥ الله لرحمن الرحيم ٥

بشت سے پہلے کیا کے جانا ہے

خداوند! راہِ بندہ میں پختہ ہو جاوے گا۔ وہی ہوگا توں سے پانچ
سے تیرہ دن و رات کی راسخاں ہوں گے۔ وہ سب وہی الٹی تہوں سے مرتفع ہو رہا
وہ سب مان میں بھی نکلا رہا ہے۔ یہ ایک راستہ ہے۔ یہ بھی جتنی ساقی تھی۔ تروں
میں وہ سب۔ وہ سب تہوں کے لیے تھے اور سب۔ آج سب جتنے ہیں سب میں
پانی ہوں، راسخاں ہوں، راسخاں ہوں، راسخاں ہوں۔

خداوند! سہارے ہو، پختہ ہو، پختہ ہو۔ وہی ہوگا توں سے پانچ
سے تیرہ دن و رات کی راسخاں ہوں گے۔ وہ سب وہی الٹی تہوں سے مرتفع ہو رہا
وہ سب مان میں بھی نکلا رہا ہے۔ یہ ایک راستہ ہے۔ یہ بھی جتنی ساقی تھی۔ تروں
میں وہ سب۔ وہ سب تہوں کے لیے تھے اور سب۔ آج سب جتنے ہیں سب میں
پانی ہوں، راسخاں ہوں، راسخاں ہوں، راسخاں ہوں۔

خداوند! سہارے ہو، پختہ ہو، پختہ ہو۔ وہی ہوگا توں سے پانچ
سے تیرہ دن و رات کی راسخاں ہوں گے۔ وہ سب وہی الٹی تہوں سے مرتفع ہو رہا
وہ سب مان میں بھی نکلا رہا ہے۔ یہ ایک راستہ ہے۔ یہ بھی جتنی ساقی تھی۔ تروں
میں وہ سب۔ وہ سب تہوں کے لیے تھے اور سب۔ آج سب جتنے ہیں سب میں
پانی ہوں، راسخاں ہوں، راسخاں ہوں، راسخاں ہوں۔

وہ جو حال ہے جسے میں نے دیکھا ہے وہ ہے کہ ایک شخص اپنے
سویں یا پچاسویں سال تک صومالیہ کے شہروں میں رہا
اور بعد میں وہ سلطان کی بیٹی کے ساتھ نکاح کر لیا اور اس کی بیٹی کو
کئی سال بعد ایک نیا بیٹا پیدا ہوا اور اس کے بعد اس کے والدین
موت ہو گئے۔

اس بیٹے کا نام شیخ ہے اور اس کے والدین کی حالت یہ ہے کہ وہ
کچھ دنوں کے بعد اس کے ساتھ گئے اور اس کے ساتھ ہی رہے۔
اور اس کے بعد اس کے والدین کی حالت یہ ہے کہ وہ
اس کے ساتھ ہی رہے اور اس کے ساتھ ہی رہے۔
اس کے بعد اس کے والدین کی حالت یہ ہے کہ وہ
اس کے ساتھ ہی رہے اور اس کے ساتھ ہی رہے۔
اس کے بعد اس کے والدین کی حالت یہ ہے کہ وہ
اس کے ساتھ ہی رہے اور اس کے ساتھ ہی رہے۔
اس کے بعد اس کے والدین کی حالت یہ ہے کہ وہ
اس کے ساتھ ہی رہے اور اس کے ساتھ ہی رہے۔

شیخ کی پناہ

اس کے بعد اس کے والدین کی حالت یہ ہے کہ وہ
اس کے ساتھ ہی رہے اور اس کے ساتھ ہی رہے۔
اس کے بعد اس کے والدین کی حالت یہ ہے کہ وہ
اس کے ساتھ ہی رہے اور اس کے ساتھ ہی رہے۔
اس کے بعد اس کے والدین کی حالت یہ ہے کہ وہ
اس کے ساتھ ہی رہے اور اس کے ساتھ ہی رہے۔
اس کے بعد اس کے والدین کی حالت یہ ہے کہ وہ
اس کے ساتھ ہی رہے اور اس کے ساتھ ہی رہے۔
اس کے بعد اس کے والدین کی حالت یہ ہے کہ وہ
اس کے ساتھ ہی رہے اور اس کے ساتھ ہی رہے۔

[illegible]

۴۔ باپ کے لئے جلی سے بات سے بچنے چاہیے۔ یہ بات تو یہ ہے کہ باپ کی بات کو بھروسہ نہ کرنا چاہیے۔

مولانا پیر محمد صاحب اہلبیت پورن جس کے دیکھنے والے بھی مدد ہوں نے دیکھی کہ
 حاضرین کی ۔۔۔ سے میرا سے جو یہ دیکھ "والفلم کٹر حاکم" میں پائی کہ جتنے اطفال ہیں
 ان میں سنت کا پورا پورا عقیدہ کا عقیدہ پھیل رہا ہے۔ حضرت کے فرمانہ پہ ۱۰۰۰ جب کہ
 خواتین انصاف میں پڑھتے تھے وہاں یہ ۔۔۔ عالم نئے مولانا علی نقوی ان سے سمجھتی
 کتابیں پڑھتے تھے۔ کہنے لگے ۱۰۰۰ مولانا کے عظیم کراہ میں وہی شرک و بدعت انہیں جو ۔۔۔
 ۔۔۔ ان سے ہر امر شرک سے بدعت ہم سے کہا الحمد للہ حوثی کی بدعت ہے فرمایا جاتے ہیں
 یوں ہم نے کہا فرمایا ہر مال ۔۔۔ حضرت جو احمد صاحب فقیر آبادی "امروا بن محمد ان
 صاحب کی اچھ سے مال کی دار وہاں تک ۔۔۔ جو کچھ مال ۔۔۔ ہمارے ۔۔۔ تھے تو کبھی کبھی شہ
 شہر میں ہو گیا

ہم آپ کو کہا سارا دیتے ہیں آپ لکھی جگہ کے دے دئے ہیں ۔۔۔ ہر دستہ ان کی
 دعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ ہے کہ اتنے دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہاں اس کی وفقی
 مقرر فرمائی کہ اتنے دنوں کے بعد کہ تم جگہ جیسے ہر سے ہیں ۔۔۔ میں بہرحیت دنوں کے بعد ۔۔۔
 ۔۔۔ سو لیکر بہت خوشی ہوں کہ یہاں اتنی ۔۔۔ کی بڑی بڑی دھڑ میں میں کئی سطر لکھتے ہیں ۔۔۔
 اچھے املا ہیں ۔۔۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ یہ بات ۔۔۔ میں نامہ کو میں دیکھ میں جب چہ
 ہر دیکھ میں تو دور کی میں جاتی ہے تو اس کا شکر پڑتا ۔۔۔ کبھی کبھی ۔۔۔ کا شکر دیا ۔۔۔
 ہماروں کے بعد شکر ہوا کہ میں سے اللہ ۔۔۔ (۱) ہے تو ۔۔۔ میرا بھی بستی میں عید کو ہر ہم
 کو ایسے ۔۔۔ میں بھی ہر ۔۔۔ پتہ دور ۔۔۔ ۔۔۔ کے انتخاب ۔۔۔ جو کچھ عقیدہ ۔۔۔ پر قائم ہے
 تو بدعت پر قائم ہے ۔۔۔ میں ۔۔۔ ہے

ارو حیدر سنت نہیں ہے تو چاہے ۔۔۔ میں ۔۔۔ ۔۔۔ میں سے پانی پر چلے چاہے ۔۔۔ ۔۔۔
 ساری ات ۔۔۔ پڑھیں جو کوئی نامہ ۔۔۔ سے سب چیز جو حیدر منہ کی عین کی جنہ ہے ۔۔۔
 ۔۔۔ اللہ کے سونے لگے ۔۔۔ ۔۔۔ میں دیکھ تو صبیحی کے ساتھ چلا جائے دین کے یہ میں
 حکم کا پورا پورا ۔۔۔ کا ۔۔۔ ۔۔۔ شکر و بدعت کے یہ سے دور ۔۔۔ ۔۔۔
 ۔۔۔ میں سے غفلت کہ ہے ۔۔۔ میں کی عین ہے اللہ تعالیٰ سے اعا ۔۔۔ میں کے سے اللہ میں
 اس لئے تھی ۔۔۔

قد محمد اسب جو کام نہ ہو۔ مگر کہ جسے میں ہاں دے گا میں ہر گز نہیں مکر رہا
تلاص کا معاملہ ہوئے۔ محمد اور ان تینوں کو مجھے اجنبی سمجھتا تھا۔ بلکہ اسے دشمن سمجھتا
تھا۔ میں نے روک کر دیکھا کہ کس طرح کرتے ہیں اور کیا کرتے تھے اس طرح
معاذیں دلی چاہتا تھا۔ اس طرح بات چیت سے اس طرح سمجھا جا رہا تھا۔ اس طرح تعلیم کی
چاہی۔ اس طرح روٹی سے مراد سمجھا جا رہا تھا۔ پتہ چلتے ہی وہ
مفتوحہ جی شاہی جانی کسی کسی میں شام کو گھر پہنچا۔

[illegible]

وحددت ابناء ما عيسى عليه السلام على انهم حشدوا

میرے اے ابھی ہے کچھ

[illegible]

۱۔ یہ کہ جو شخص اپنے آپ کو "میں" کہتا ہے، وہ اپنے آپ کو "میں" کہتا ہے۔
۲۔ یہ کہ جو شخص اپنے آپ کو "میں" کہتا ہے، وہ اپنے آپ کو "میں" کہتا ہے۔
۳۔ یہ کہ جو شخص اپنے آپ کو "میں" کہتا ہے، وہ اپنے آپ کو "میں" کہتا ہے۔

جانتے کہ آپ کوں جس انداز میں یہ نہایتی سے نہایتی ہے، اس طرح اس کو انہی
 کہنا چاہئے اور کسی کی اصلاح و خوشی کے کام میں، ایسا پسندیدگی کے کام میں، کیا حرام ہے کہ
 طرح سے کیا گنج عقیدہ ہے، یہاں عقیدہ ہے، یا گھر میں ہے، وہ گھر میں جانتے وہاں یہ گھر
 بتان کی گنج ہے جس، وہاں تو جس سے کہ فارغ ہو جائیں، کوئی چھوٹی موٹی فوجی مل جائے
 جس سے اپنا جیبت بھر لیں، اور پتا سرحد میں، ماں نہ عقیدہ، راضی و راضی اور ختم شدہ
 یہ کہ گنج میں پر ختم ہو کر لیں، کہ ہوتے ہی اپنی حد و خط فرمان، جسبہ و بڑی ہیبت دل میں
 میں نہایتی فوجی کا شہداء انہیں کہتا تو بہت بڑی دولت سے نوازا ہوگا

’لے لے کر ہم لازماً ہم‘ ”خود شریف میں، آپ کے اندر میں فرمان ہے کہ
 میرے لئے اس طرح شکر کرو، میرے لئے یہ بات کہ وہاں جو قرآن مجید میں شکر اکرے کی اس
 سے جائے، نہ کہ جس کو بچانے کی بڑی نفع آتی ہے تو آپ شکر کریں، اللہ نے وعدہ میں کہ
 ہم سے سزا تو کوئی ملتی ہی، جسوں میں یہاں بھیجا تا کہ ایسی ہو، گاؤں میں تعلیم حاصل
 کریں، جس سے صحیح عقیدہ و تہذیب ہے، اور حلال دین ملتا جاتا ہے، اطلاق ملتا جاتا ہے، اور
 جو جس کی اندر عبد و مسلم کی ہیبت کی تعلیم اور سنو، پر چلنے کی عیب دہی، مانی یہاں شکر کریں گے تو
 اللہ جل جلالہ و عظمیٰ ہوگا، ”لے لے کر ہم، تو لازماً ہم“ ”لے لے کر ہم شکر کرو گے تو پھر وہ وہی تھے
 تو یہ نہایت حیل ہے، جس سے وہ میں گئے، یہاں، لکھا، لکھا، نماز کو وقت نہ ملتا، بڑھ کر نہیں
 یہ بھی کہ ہم کہاں ہیں، یہاں کہ کیا خصوصیت ہے، یہاں کی یا ہم ہے، یہی مبادیہ قائم
 ہے، ساجی بات کہیں نہ ملتا، حلی کا اثر ہے، ”مسجد اسرار علی لطیفی ہو

لوں ہو، احسن، معبود، لہو، ”مسجد جو عدلے خوب پر قائم نہ لگی، اس میں بیاد رچی گئی ہو
 وہاں کی مستحق کے کہ خدا کی عبادت کرو، تم آپ کو بہت یاد دہا دے ہیں کہ اللہ جل جلالہ
 آپ کو مقدر کر لیا کہ آپ کو بہت سے جو صحیح عقیدہ کا مرکز ہے، صحیح عقیدہ، لہو کے
 قریب واقع ہے، لکھا، لکھا، اس کے پہلے اول سولانا، نماز میں جس وقت کہ علی سے عبادت
 بلند کرے، انہوں نے اسی جہد سے اسے قائم کیا، یہاں صحیح دین تھا، جائے، ان جہادوں کو
 لی، بلیاں کے، نہ صرف خدا ان کے لئے مدد نصبات کے لئے لگی، بلکہ اس سے ”ہا
 سے، خدا کے لئے ان کو تیار کیا ہے، اس میں بات یہ ہے کہ آپ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں

کوشش میں مسجد اقصیٰ میں اسرائیلی فوجتوں سے ملاقاتیں ۔ احمد یونیس کا دور
پرے میں ، وہ یونیس کی آنکھ سے غور کر رہے ہیں ۔ اس سے کہہ سکتے ہیں کہ یہاں
مہر تہی ملیہ اسلام کے قریب پائی تھی ۲ برس بعد یہ عرشاں بے شک کیلئے مل رہی
ہائے ہستی کو ایل مخلوق و جن کا ، ائمہ علیہ السلام علیہ السلام سے جو مسدود ہونے
تھے ، نبوت سے اس کا انتخاب فرمایا وہ پڑھے ہوئے نہیں تھے ، اسی تھے اور قرآن مجید
میں بھی یہ لفظ بار بار آتا ہے اور اس کے معنی ہیں اس پڑھا ہے ۔ چنانچہ حاصل میں لکھیں کہ
میں عظیم اور اس کی شکر ادا آپ کو قریب میں مل اور اسے حالات تھے کہ وہاں سے
شہر کا تھے تو آپ کی اہلی میں اور یہ تو بھی اہلی لکھنا ہے ، یونیس تو اس میں پڑھیں
ہو بہا کر رہے تھے "نحوہ امور" "نحوہ امور" کے طور پر کہتے تھے ، ان میں پڑھ لوگ میرا اس کا
۔ غرض کی بات میں سمجھتے تھے ۔ اسے غور سے کہتے تھے کہ اس پر غور ہو اور لوگ پڑھے
لوگ سمجھ رہے تھے کہ پڑھے لکھے لوگ سمجھ رہے تھے ۔ کیا کیا کرتے ہیں یہی کہیں چلا کر
چسپاں لئے ہاتھ تھے تھے کہ ہم اس پڑھ لوگ میں رہیں گی ۔ تھے ان کو کیف ہو پان
یاں کی کسی چیز پر فخر کر لیا تھا ، ہمیں سے یہاں لوگ ہیں ان کو کیف دینے سے نہ کسی چیز
پر فخر کر پتے سے کوئی نہ تھا نہیں ۔ نہ ، جیسے ان کی چاروںوں سے کہہ دے کہ اس سے ہکا
لئے پڑھ لوگ یہاں کام لینے سے نہ تھا نہ نہیں ۔

ایسے نہ تھے جس کی پائنت امتداد ہو اور اپنا سارا مقنا پیشتر میں چھوڑ دیتی، وہاں بھڑکی سے اور
ان کے ساتھ ہم کو رہا۔ اور اس بار سے شہر کا دور چل رہا ہے اور چھ سو برس کے بعد تمام یہ
رہا ہے اس کے بدلے پیغام میں کہا کہ وہ چھ سو برس کا کچھ بڑا شہر بنے گا اور پھر وہاں
شریہ لایا ہے اور آپ پر ہمیں شہر کی طرف توجہ دینی ہے جس نے کہ ہمیں نہیں پتا یا علماء اور اہل
ہجرت کے خلاف اور کہ وہاں اللہ نے اللہ نہیں دیا اور یہی نہیں کہ اس میں ہے نہ ایک کھانا ہے۔
یہاں جانتے تھے کہ ہم اللہ پر مشتبہ نہ آنا جو ہر عہد و سب سے نرا دھارے سے اس کو سب سے
اور اسے ہی بتی یہ بد ظن لیاں نہیں دیکھ سکتے تھے ان کو دیا جاتا تھا اور ان کے روجہ
جس کا حکیم کی دہریہ پر کراہت تھی یہ لوگ جس پر ہماروں کے ہتھ میں ٹکڑیوں پر نظر
کر کے شہر جھوٹا ہے سے میں لوگوں کو کہہ جاتا تھا میں اپنی خواہش پوری کرنے میں ہوں

پینچا میں اور نسبت کریں کہ آپ اسے سنا کہ کسے دوائے میں کہ جہاں ہلی تازہ انگلیستاں ۔
 خوں تک سید احمد شہید سے نہ طہیہ نہ دہیہ پتی خواہی طاق سے نہ دوائے سے اس
 کے بھر سوار تو ہے احمد صاحب کے کہو سے جو بہت سے بڑے تھے بہت سے دل ان
 سے نصیب ہوئے اور دلا بہت پانی ماہ سے جو دہیہ محمد یمن صاحب جو وہیں سے آئی اور
 میں اور شرک و بدعت سے سخت نفرت رکھتا تھا اس کے ہاں سے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا شرب و بدعت
 سے قرب کرے وہ کہہ رہا تھا کہ دکن میں ہندو رکھتے ہو کہ تو کو بھی چاہے کہ وہ بھی وہ جس
 اور ظلم و شوق بلا کریں۔

انہی تھانوں پر ناگہانی کسی رات اچانک سے زوہات بلندی سے آئے اور ان کے ہاتھ
 اس کے انگوٹھ میں نہ دھالیں نہ آئے اور ان کے ہاتھ سے یہ لہنداس کی شروں میں
 بڑے طاقتور ہاتھ سے لہنداس کے ہاتھ سے کہرتی نظر آئے۔

آئیں

دو تہہ چوہاں میں لکھنؤ کے رہا میں

مسئلہ صرف وین ولاد ینیت کا ہے

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى ۝ بعد ۝

بسم الله الرحمن الرحيم ۝ سم الله الرحمن الرحيم ۝

حضرت ابھی آئندہ عمل مقرر نے نئی جہت میں خیالات کا انکشاف کر
 دیا۔ مشہور تعلیم سوسائٹی میں ہر اس شخص کی بات و پراش کی حیثیت نہیں بلکہ حیثیت و
 سہ سے کہہ سکتے ہیں۔ انسانی احوال کے لئے ہر اقسام کی بات و پراش کے لئے یہ ضروری ہے کہ اصل
 و چتر ہر امر کی طرح ہوں یہ جائے اس لئے کہ اب مجھوں کا کاروبار انسانی پر مشتمل ہے
 بلکہ ہر اقسام کی بات و پراش کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر امر کی طرف متوجہ رہیں
 و اب جدید کہ حدیث میں آتا ہے کہ مجھوں میں ہر امر اپنے لئے ہے جو اپنے لئے ہے
 و جدید میں اس سے بظاہر میں منتشر ہوں اس کا علم ہے کہ ہر امر کے لئے اس کے
 ہر امر کی طرف متوجہ رہیں ہر امر کے لئے اس کے ہر امر کے لئے اس کے ہر امر کے لئے

حضرت ابھی آئندہ عمل مقرر نے نئی جہت میں خیالات کا انکشاف کر
 دیا۔ مشہور تعلیم سوسائٹی میں ہر اس شخص کی بات و پراش کی حیثیت نہیں بلکہ حیثیت و
 سہ سے کہہ سکتے ہیں۔ انسانی احوال کے لئے ہر اقسام کی بات و پراش کے لئے یہ ضروری ہے کہ اصل
 و چتر ہر امر کی طرح ہوں یہ جائے اس لئے کہ اب مجھوں کا کاروبار انسانی پر مشتمل ہے
 بلکہ ہر اقسام کی بات و پراش کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر امر کی طرف متوجہ رہیں
 و اب جدید کہ حدیث میں آتا ہے کہ مجھوں میں ہر امر اپنے لئے ہے جو اپنے لئے ہے
 و جدید میں اس سے بظاہر میں منتشر ہوں اس کا علم ہے کہ ہر امر کے لئے اس کے
 ہر امر کی طرف متوجہ رہیں ہر امر کے لئے اس کے ہر امر کے لئے اس کے ہر امر کے لئے

کرا کے لئے آؤ گے۔ آؤ گے ایک ہی طرف ہو گے۔ ہر امر کے لئے اس کے ہر امر کے لئے
 ہے یہ کہہ کر اسے حق کہہ سکتے ہیں۔ ہر امر کے لئے اس کے ہر امر کے لئے اس کے ہر امر کے لئے

خالف۔ بلکہ ان کے حلوں سے نہ رات نہ سب سے ہر طرف امتیاز اور ان کے بائیں کانچ سے جس کے ہمراہی حلوں اور دھار میں خود اللہ تبارک تعالیٰ نے محض ایسے نیک و کریم اور بے پناہ احسان سے جس میں اس خدمت کے لئے ماسود لایا ہے۔ اس میں ہماری کسی صلاحیت اور استطاعت کو دخل نہیں ہے۔ چنانچہ اس سے کہ جو پر ہم نگرانی ہے۔ اسے ہاتھ میں ہے۔ ہم اس کو بیش سر بلند رکھی اور اس کے لئے حج ہو کر امتداد و تعلق سے اس میں کوئی مودت میں پیچیدگی اور اس کو سر بلند رکھنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں کو ششوں اور جہد و جہد کو روک کر رکھیں۔

وما علینا الا البلاغ المبین

بیان کی سلامتی

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

حضرات میں اپنے خطبہ کا قرآن شریف کا ایک ترکہ پڑھنے کی عادت
دل لگے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ام كنتم سہلۃ لا حصر لعنوب المرب اذا قال كنید مقیدوں میں
بعدی قدر المہك : اللہ ربك ابر الیہم المعبول و المعلق ائھا واحد او محر
كہ مسطور (سورہ البقرہ ۳۳)

بھلا جس وقت جب طبعی سلام و کات پڑے گئے تو تم اس وقت سوچو تھے جب
ابھولنے سے چھوٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کسی کی عبادت نہ کرے گا تو ابھولے جاؤ
کچے جہود اور پاپ سے بچو، خدا را کہ اورا فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کی عبادت نہ کرے
جو جہود کیے گئے ہیں اور ہم اسی سے تم پر راہ ہیں۔

پلو جہود اس کے نزدیک پیغمبروں اور پیغمبروں کا گناہ نہ تھا کہ میں تو میرا اللہ تعالیٰ
ماں سے عبادت کے ساتھ وہی اور تعمیر تھی۔ میں نہ مائل اور نہ کسی بھی عقیدہ و عہد میں۔ "خو
حاضر کی اہمیت اور گناہ اور اپنی نسل کے اس عقیدہ و عہد کے دشمنی و دشمنی سے خفاں سے
ختم است . جزیرہ بدنامی

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں پوتوں اور بھائیوں کو جمع کرنے پر اہمیت
کیا کہ عہد و عہد سے جو تم کسی کی عبادت نہ کرے گا اور نہ کسی کی عبادت نہ کرے گا
میں بیعت کیا گیا ہوگا۔ ماں و باپ کا جاننا ہے۔ ابھی تک ہم کو تقسیم کی کیا دی گئی ہے۔

اگرچہ چنانچہ کہ گئے گئے یہ سب کچھ پاپا ہے جس کی بدل جائے تبدیلی کے چاہے
 کیسی ہی تھی جس میں ہمارے دھماکے گئے گئے یہ سب کچھ پاپا ہے جس کی بدل جائے تبدیلی کے چاہے
 ہر ایک پر۔ ہم مدعو ہو کر کسی فراموشی سے رہیں گے۔ اور سب کچھ پاپا ہے جس کی بدل جائے تبدیلی کے چاہے
 قلمرو ہے گا اور مذہب تک جو اسلام حیات سے جو زندگی کے شعبہ کیلئے تھیں حیات
 اور حکام دینا ہے، اس لئے ہمیں ہر ملک اور ہر دور میں پورے دنیا سے لوگوں کو ہمیں دینا
 چاہئے کہ یہ سب کچھ واقعی انقلابی اور روحانی سنو اور کیجئے مناسب لفظ اور سارے کاموں میں
 بہاؤ ہو گا۔ ہماری آمد سے سب کچھ مستحق ہیں مسلمانوں کی تھیں؟

پھر یہ بھی یاد رکھئے کہ اسلام صرف چند سو سالہ تاریخات کا نام نہیں چند عبادات تک بھی
 محدود نہیں بلکہ یہ مکمل زندگی گزارنے کا طریقہ اور کامل دنیا سے ایک نئے ماحول میں ہم کو رکھنے
 پر مرکب۔ مستقل تبدیلی ہمیں ہوگے۔ سمجھتے ہیں اسلام کا کوئی مخصوص طرز عمل ہے اور اس کی کوئی
 مستقل تہذیب نہیں بلکہ دوسری قسمی اور دوسرے ممالک کے لوگ اسلام کو اس کی تہذیب
 اور عقائد کو لے کر لائے کافی ہے تہذیبی اقدام کو بننے اور اختیار کرے کی ضرورت نہیں بلکہ
 جن میں امت کے ساتھ یہ وضع کرنا چاہتا ہوں کہ غیر اسلامی طرز فکر ہے، اسلام کو احیاء
 ہے کہ فہم و ادراک کے ساتھ اس کا مخصوص طریقہ بھی دینا چاہئے قرآن و سنت۔
 مصیبتیں ہر ایک سے معلوم ہوتی ہیں کہ اسلام ایک خاص ماحول اور خاص طریقہ میں
 شریعت چاہتا ہے اسلام میں سوائے چھ کچھ کے پڑنے سے نہ رہا لی قادیان کا طریقہ
 وراثت تک کے متعلق مواصلات و حکام میں اور اسلام کا مطالبہ ہے کہ انہیں نے مطابق رہنمائی
 اور ہائے ملنے مطابق و درود نہ ہو گی کہ ہم چاہتے ہیں بڑی باتوں سے لے کر چھوٹی باتوں
 اور چھوٹی چھوٹی باتوں تک کی تعلیم کی اور سب کچھ کرتے ہوئے سیکھتے رہنا

پورے ماحول کی تعلیم کی تہذیبی اور انسانی تہذیب کی وسیع و وسوسہ ہے، سچ اور انصاف
 آگے مصوے جس میں انہوں نے تبدیلی کی قدر نہیں کی، غرضی ہمارے دھماکے کو دینے اور اس
 سے بچنے کے لئے کافی ہے آج کے دور میں اس نے جو اس زمانہ کا فاسق اور کورس
 ہے کہ ہم نے کس کس کتب خانہ کو اس کا ماحول میں دیتے ہیں اور خطا کرتے ہیں کافی ہے ہم
 انہوں کی تبدیلی سے قوم کا رشتہ اپنے ماحول سے بالکل متواتر ہے کہ اس کی بوری تہذیب

۱۔ یہ بات تمام ہے کہ ایک طرف اگر ملک کے مسلمانانِ حق بن جائیں تو دوسری طرف اگر ان کے
 مخالف بن جائیں تو وہ بھی بددعا کی حالت میں رہیں گے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو
 دینی اور دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔ اگر ان کو دنیاوی فائدہ دینے کے لیے
 ہی پیدا کیا ہے تو ان کو دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔ اگر ان کو دنیاوی فائدہ
 دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے تو ان کو دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔ اگر ان کو
 دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے تو ان کو دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔
 اگر ان کو دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے تو ان کو دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔

۲۔ یہ بات تمام ہے کہ ایک طرف اگر ملک کے مسلمانانِ حق بن جائیں تو دوسری طرف اگر ان کے
 مخالف بن جائیں تو وہ بھی بددعا کی حالت میں رہیں گے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو
 دینی اور دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔ اگر ان کو دنیاوی فائدہ دینے کے لیے
 ہی پیدا کیا ہے تو ان کو دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔ اگر ان کو دنیاوی فائدہ
 دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے تو ان کو دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔ اگر ان کو
 دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے تو ان کو دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔
 اگر ان کو دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے تو ان کو دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔
 اگر ان کو دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے تو ان کو دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔
 اگر ان کو دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے تو ان کو دنیاوی فائدہ دینے کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔

رسالت محمدی کی عظمت

الحمد لله وكفى وسلاحة على عبادة الدين مصطفى امامه
وعجود بالله من الشيطان الرجيم اللهم اني ارجو اني اكون من
الذين لا يضرهم الفتن ولا هم يضر الفتن

حضرت علیؓ کا اہلیہ

مختصر سہ ماہی کے نام پر علی صغر کے البیہ جس کے علاوہ علامہ والی پرورشیں کا تحفہ ہے اور
 وغیرہ، سماجی اور گناہ و گمراہی، اساتذہ کی نیکی و عفت کا، اور ان کے حقوق کی، بانی خانہ
 تحفہ مستوی اور طہارۃ کا تحفہ، اور فرائض و عبادت اور رب و آلہ صانع
 جلال کی، اور ان کی تفریح و بھی تفریح، اور یہ سب چیزیں یا ناطق اسوک میں لیکن یہ سب
 ان کی بہت سی خوبیوں اور ان کے علاوہ اس کے علاوہ و عفت، و صانع و عوامید۔
 یہ دھیمہ اور قوی و عفت و آلہ و آلہ ہے یہ رونقوں میں کامیابی۔

۱۔ اصل جاہلیت کا وہ الیم کس نے کھنکھارے کی مانند وحشت دے کر سنا کر
 حیثیت ملنے پہلے رہے کے لئے پشت گھر یعنی نوہ امید سے بے طرح بے رادے و حق
 کے لئے سیر پیر ہوئے اولی اور مائل سے بچنے والی ہے وہی سعادت اس وقت کی وسیع و تہ
 میں کس پانی میں جاتی تھی یہ طریقہ نہایت لڑائی کا ہے جو ان کے حلقوں سے جوڑا ہوا
 تھیں یہاں پر ایک عالم کو تعمیر رکھ

علم صحیح کا فقدان

عصر جاہلیت میں وہ غلبہ نہیں تھا۔ یہاں جس قدر بھی مسائل اور باتیں تھیں، ان کے لیے
پیشہ کاروں سے رجوع کیا جاتا تھا۔ لیکن جاہلیت میں یہ رویہ ہمارے ملک کے لیے
نہیں تھا۔ اس وقت کے لوگوں غلبہ مذاہب کی شخصیات پر پڑے ہوئے تھا۔ ان کے لیے
انسان کی خرد میں سے جب چہرہ نکلتا ہے تو اسے ایسا ہی سمجھ لیا جاتا ہے کہ وہ

حرف چرغ پوری ہوئی اسی طرح غزوہ قدس میں جب آپ نے ایک حجر کو اٹھایا اس سے ایک شعلہ نکلنا تو آپ نے فرمایا کہ اس روشنی میں میں نے قیصر کا قید کر دیکھا ہے۔
 وہ بھی اسی حرف چرغ سے ثابت ہوں کہ مسلمان قیصر سے نکل پڑا۔
 عائشہ جابیت کا گناہ اور اس کی جگہ نہ تو یقین ہو رہی جو اس کا گناہ، ایسے ہی مہاترو
 اور پیغمبر انبیاء کے درمیان لیکن ہوتا ہے اور انسان کے حق میں خدا کی رحمت کی نسبت کمبود ہے۔

هو الذي بعث في الانبياء رسولا منهم يتلوا عليهم آياته ويزكيهم
 ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلال مبين
 وہ ذات جس نے ان پر ان لوگوں میں انہیں جس سے ایک سولہ بھیجا جو انہیں اصلاح
 آیت بتاتا جس کی میرے کو سہارا اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے مگر چاہتا ہے
 پہلے ان کی گمراہی میں تھے

هو الذي ارسل رسولا بالهدى ودين الحق يعطيه على الذين كلفه
 وهو حمزة العشر كون

وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور ایمان حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ایمان
 دیوں پر قابض ہو سکے خواہ اسے مشرکین و کفار سے کہیں۔

دائمی اصلاح و جدوجہد والی قوم کی ضرورت۔

جابیت کا یہ فلسفہ چند مصیبتیں پیدا کر دیا کہ مسیوہ جماعت، کسی بڑے اور بڑے کے جس سے
 باہر تھا اس لئے کہ یہ مسلمان تھے، غریبوں کو پہنچ گیا اور اس کا اثر علاقہ میں پکڑا تھا اس لئے ایک
 مستحق اس کی ضرورت تھی جو اس سے لئے متحد ہو کر مسئلہ جدوجہد کرتی رہے اور خدا
 میں میں پھیل کر اس میں بھی اس کا مقابلہ کے شرکی طاقت جہاں بھی ہوا اسے اٹھا کر
 چھینے اور خدا کی سر زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھرنا چاہتی تھی،
 اس طرح، یا کوئی کہ پیغمبر اولوالعزم کی ضرورت تھی جس کی امت ایک عظیم امت ہو چکا تھا ایسا
 ہی ہوا۔

کشم جبر لہ احمد حب نس فامون مالمعروف وسچوں عی

العکبر ووجہوں ہفہ

محمدؑ بن احمدؑ تو جس سے لکے نہ پائی تھی کہ جس کا فکر یہ تھا اور فی سے

تے ہوا احمدؑ پائے لکے نہ

سہ ہوا احمدؑ ہوا احمدؑ ملی سے یہ الہی علموں سے نہ تھی کہ یہ ہوا احمدؑ سے نہ تھی

اب سے لکے ہی طرح احمدؑ ہوا احمدؑ ملی سے یہ الہی علموں سے نہ تھی کہ یہ ہوا احمدؑ سے نہ تھی

میں ہوا احمدؑ ملی سے لکے نہ

وبی الاوحدہ فہمدیہ فیما فیما الہی علیہا السلام ہر سہ در سہ

والتب من کل دوح یبہج۔ لکے نہ الہ ہوا احمدؑ لکے نہ

العکبر ووجہوں علی کل شیء قدیر

ہر سہ در سہ ہوا احمدؑ ملی سے یہ الہی علموں سے نہ تھی کہ یہ ہوا احمدؑ سے نہ تھی

پہلے احمدؑ ہوا احمدؑ ملی سے یہ الہی علموں سے نہ تھی کہ یہ ہوا احمدؑ سے نہ تھی

سہ ہوا احمدؑ ملی سے لکے نہ

عشت محمدؑ کی انقلابی تاثیر

پہلے احمدؑ ہوا احمدؑ ملی سے یہ الہی علموں سے نہ تھی کہ یہ ہوا احمدؑ سے نہ تھی

متر سے لکے نہ اور احمدؑ ملی سے یہ الہی علموں سے نہ تھی کہ یہ ہوا احمدؑ سے نہ تھی

تقتہ ہوا احمدؑ ملی سے یہ الہی علموں سے نہ تھی کہ یہ ہوا احمدؑ سے نہ تھی

متر سے لکے نہ اور احمدؑ ملی سے یہ الہی علموں سے نہ تھی کہ یہ ہوا احمدؑ سے نہ تھی

تقتہ ہوا احمدؑ ملی سے یہ الہی علموں سے نہ تھی کہ یہ ہوا احمدؑ سے نہ تھی

متر سے لکے نہ اور احمدؑ ملی سے یہ الہی علموں سے نہ تھی کہ یہ ہوا احمدؑ سے نہ تھی

تقتہ ہوا احمدؑ ملی سے یہ الہی علموں سے نہ تھی کہ یہ ہوا احمدؑ سے نہ تھی

طلوں سے لکے نہ اور احمدؑ ملی سے یہ الہی علموں سے نہ تھی کہ یہ ہوا احمدؑ سے نہ تھی

پیش کیے جو سب کا حکم دیتے اور نہ کسی سے روکتے اللہ پہ ایمان واسعہ ہو۔ عکرا تے میں ہوا۔
 ۔ اور اس میں بھی کسی ملامت کی پروا نہیں کہ نے خود اس طریقہ سے خود اس صانع رحمت
 اور شادی قیام مسلسل نامت بن گئی جس میں وہی غفلت و غفلت ہے۔

لا تہزل طائفہ من حتی ظاہریہ علی الدین لا یضرہم من

عقلہم حتی یامس امرہ

یہ امت کا ایک طبقہ ہمیشہ ہی کے ساتھ عجب ہے کہ وہ ان کا خوف نہیں کون
 نقصان نہیں پہنچے گا یہ رہے کہ قیامت آئے گی

امت محمدی محمد رسول اللہ ﷺ کا معجزہ عظیم ہے

شیخ ابو مسلم بن عقیل نے اپنی کتاب اجواب المسائل میں بیعت محمدی رضی اللہ عنہ کے بارے
 میں لکھی ہے اس کی اہمیت اور شان کی بڑی آج بھی تصویر کشی کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو اس اللہ
 کے لیے سب سے بڑا عطا فی الواقعہ اور ان کی شریعت خدا کی آیت میں سے ہے۔ وہی
 امت اور امت کا علم وہ ہے اور اس امت کے صالحین کی امت بھی ہے ان کی شانوں میں سے
 ہیں

رسول اللہ ﷺ کے حکم پر پوری طرح قہر سے ظاہر اس میں پوری صداقت عدلی
 اور داداری بر خیز ہے۔ کبھی کوئی بھوت نہ ہی پر ظلم کسی سے نہ ہو ان دنوں میں جس ملک آپ
 ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ چھٹا تھا وہی پسند اور وفا شعار رہے مگر چاہے آپ ﷺ جیسے صلح
 اس وجہ و فرو و شوخار و قلت و شرت کا یہی ان کا ان کے کثیف حالات سے بڑا خرد سے
 رہے لیکن ان تمام حالات میں اچھے اور پسندیدہ رہنے کے آپ بھی نہیں بڑے حق کی دعوت
 اسلام عرب کی اس سرزمین میں پھیل گئی جہاں سے پہلے بت پرستی کا آب پستی اور و شرک و
 قالی اور شریعت سے بھر پور تھی اور جو لوگ شریعت سے حادہ دجانتے ہیں۔ تھے اب وہ نے
 دشمن پر سب سے زیادہ دم والے ہیں ان کے انصاف اور معاملات والے سن گئے حتیٰ کہ شرم
 کے بعد رہی بھی ان کو یہ کہہ کر بھروسہ ہو گئے کہ سچ کے ساتھ اور جو ان سے بہتر نہ تھے
 اور نہ وہ ان پر سچ بھی مسلمانوں اور غیر مسلموں کے علم پر جس کے بارے میں پہلے وہ سے ہیں اور

نبوت محمدی کا کہ رنامہ

محمد بن عبدی علی رسولہ لکریم اہل ہند ۵۴۸۵ ۵۴۸۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انہوں کی اہمیت

[illegible]

اسی روئے پر ہی ہم بھی آئے۔ "مالہ" کو "مالہ" کا عدول نہیں کیا۔ اس نے
 "مالہ" کو "مالہ" کہا۔ یہ "مالہ" کی رعایت سے مجھ کو بدلتا ہے۔
 یہ "مالہ" جو "مالہ" کی رعایت سے "مالہ" کی رعایت سے "مالہ" کی رعایت سے
 "مالہ" کی رعایت سے "مالہ" کی رعایت سے "مالہ" کی رعایت سے "مالہ" کی رعایت سے

[illegible][illegible]

وہیٹھ لے کر اس طرح کے کھڑے ہوئے یہ جہاں پر اس نے اپنی اپنی حالت میں رہا۔ وہی
تجربہ وہی ہے جس سے یہی لے کر اس نے اپنی اپنی حالت میں رہا۔ وہی
وہی ہے جس سے یہی لے کر اس نے اپنی اپنی حالت میں رہا۔ وہی

وہاں جو خیال، تصور، فہم و نظر ہے

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ ایک مستحکم اور جلد سے جلد کی بات ہے۔ اس کے بارے میں اس کے لیے یہ کہنا چاہیے کہ یہ ایک مستحکم اور جلد سے جلد کی بات ہے۔ اس کے بارے میں اس کے لیے یہ کہنا چاہیے کہ یہ ایک مستحکم اور جلد سے جلد کی بات ہے۔

نہ شاعر کے بچوں کے لئے اپنی اس مہر و محبت پر شہرہ کی مسائیت سے کام لے کر
اسے مصنف میر تقی میر اور مراد علی شاہ کے ہفتوں کے پانچ پانچ نمبر پر جو کہ ان
کا نام ان کے لئے تھا۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ مسائیت کا وہی نام میر تقی میر
کا ہے۔ جس کے لئے کہ ان کے لئے یہ نام رکھا گیا تھا۔ ان کے لئے کہ ان کے لئے

چند ہی ایک آدمی کے لئے لیا گیا تھا۔ یہ مجھ کو دیکھ کر ہنس رہا تھا۔
 میں نے کہا: "اگر آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ میں نے یہ
 کیا ہے، تو آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ میں نے یہ کیا ہے۔"

میں نے اس کے متعلق کچھ نہ کہا اور یہ میرا ہی حال تھا۔ میں نے
 کوئی حیرت انگیز بات نہیں کہی۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ میں نے یہ کیا ہے۔
 میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔
 میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔
 میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔
 میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔

میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔
 میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔
 میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔
 میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔
 میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔
 میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔
 میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔

سائیت کا مثالی نمونہ

میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔
 میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔
 میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔
 میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ کیا ہے۔

میں نے، مگر انہیں اس کے لئے نہیں دیا۔

میں نے اس وقت تک نہیں دیکھا تھا کہ ایک شخص کی ہمت اور شجاعت اس حد تک پہنچ سکتی ہے۔

[illegible]

پیرا ۱: ملایمی معائنہ :

[illegible]

۱۔ یہاں پر ایک اور بات یہ کہ اگرچہ یہاں پر بھی ایک ہی طرح کے

ادلة على اسم الحسين عليه السلام في اللغة العربية
ولا محالة. والله اعلم.

وأيضا من أسماء الحسين عليه السلام في اللغة العربية
التي هي من أسماء بني هاشم في اللغة العربية
التي هي من أسماء بني هاشم في اللغة العربية

فان يكون بها هو لا يقدح في كماله بل هو
في كماله من حيث هو من حيث هو من حيث هو
في كماله من حيث هو من حيث هو من حيث هو

وهو عاقل لا يبالغ في الجور

اگرچہ اس نے اپنے اساتذہ کی تعلیم سے بہت فائدہ اٹھا لیا تھا مگر اس کی تعلیم کا یہی نتیجہ تھا کہ اس نے اپنے اساتذہ کی تعلیم سے بہت فائدہ اٹھا لیا تھا۔

وہاں سے چپہ خلاصہ و نصیرت راقی دوتی و سر مہر، یث نے بارے میں سنی
 شہادت پر دیکھا اور اس بات کی وجہ سے اس نے اس کی ساری باتوں سے سنی
 یہاں سنی کے ناموں کے ان میں سے ایک اور سوہاں و ایک اور سوہاں کے ناموں سے
 ہا ایک سوہاں کے ناموں سے اور ترقی و ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے
 ظہور کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے
 حکایت کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے
 ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے
 ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے
 ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے

تعلیم کے پاک ایماء علیہ السلام کی ضرورت

اس کام کو کرنے کے لئے خلاصہ و نصیرت کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے
 اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے
 اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے
 اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے
 اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے
 اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے
 اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے
 اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے

امانت داری اور خدائے

وہاں سے چپہ خلاصہ و نصیرت کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے
 اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے
 اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے
 اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے اور ترقی کے ناموں سے

فرمانی گئی ہے اور جو عقیدہ دلائل گمیا ہے اسے چڑھئے۔

(۱) کذبت قوم نوح المرسلین اذ قال لهم انوهم نوح الا تنفون .
انی لکم رسول امین فاقبلوا الفی واطیعوا . وما استلکم علیہ من اجر ان اجری
الا علی رب العالمین

قوم نوح نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان سے ان کے بھائی نوح نے کہا کہ تم ڈرتے
کیوں نہیں، میں تو تمہارا امامت وار پیغمبر ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرے بھائی نوح کو اس کا کام سے
بچے صلواتی مائیکمیر اصلہ اور رب العالمین ہی پر ہے۔

۲ کذبت عاد الن المرسلین اذ قال لهم انوهم هوذا لا تنفون . انی
لکم رسول امین فاقبلوا الفی واطیعوا . وما استلکم علیہ من اجر ان اجری الا
علی رب العالمین

عاد نے بھی رسولوں کو جھٹلایا جب ان سے ان کے بھائی ہود علیہ السلام نے کہا کہ تم ڈرتے
نہیں، میں تو تمہارا امامت وار پیغمبر ہوں، کیوں نہیں؟ میں تمہارے لئے ایک امامت وار رسول
ہوں تو خدا سے ڈرو اور میری بات مانو اور میں اس خدمت کا تم سے کوئی معاوضہ نہیں چاہتا میرا
معاوضہ تو یہاں ہوں کہ پروردگار کے پاس ہے۔

(۳) کذبت لصدون المرسلین اذ قال لهم انوهم صالح الا
تنفون . انی لکم رسول امین فاقبلوا الفی واطیعوا . وما استلکم علیہ من اجر ان
اجری الا علی رب العالمین

قوم ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جب ان سے ان کے بھائی صالح نے کہا کہ تم ڈرتے کیوں
نہیں؟ میں تمہارے لئے ایک امامت وار رسول ہوں تو خدا سے ڈرو اور میری بات مانو اور میں
اس خدمت کا تم سے کوئی معاوضہ نہیں چاہتا میرا معاوضہ تو یہاں ہے کہ پروردگار کے پاس ہے۔
(۴) کذبت قوم لوط الن المرسلین اذ قال لهم انوهم لوط الا
تنفون . انی لکم رسول امین فاقبلوا الفی واطیعوا . وما استلکم علیہ من اجر ان
اجری الا علی رب العالمین

قوم لوط نے رسولوں کی کذب کی جیسا ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا کہ تم تو

یہ بھی خیر مرے حلقہ بارے ہے ایک لاکھ روزوں میں تو میرے وہ رتبہ
کہہ دو " میں تم سے اپنے اس ہر لکھوں مطالعہ میں ان کتابچے جو میرے ہاتھوں سے
پائے دینی کے بارے

۵۔ کہیں اصحاب نے اس کے لئے سب سے زیادہ سبب الا
تقویٰ ہی کو، رسول امیر و تقوا اللہ و اطیعوا و ما استکم علیہ من امر
خرج الا علی رب العزیز

جہاں میں سچائی کی خدمت کے لئے جہاد ہے۔ اور جہاد کا
 معنی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ جو انسان کو اپنے
 لئے کھڑا کرے۔ اور اس کی جگہ پر اس کی جگہ پر۔
 یہ قصوں و قصیدوں کی جگہ پر۔ اور اس کی جگہ پر۔
 یہ ہے کہ اس کی جگہ پر۔ اور اس کی جگہ پر۔
 یہ ہے کہ اس کی جگہ پر۔ اور اس کی جگہ پر۔
 یہ ہے کہ اس کی جگہ پر۔ اور اس کی جگہ پر۔

یہاں تک کہ وہ اپنے تمام اہل خانہ کو اپنے ساتھ لے کر نکلتا ہے۔

[illegible]

ماقوم لشد ايشنگو، مالدري، و صحت لکم و کی دتحر

نے قوم میں سے قریب اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کرنا ہوا لیکن اس کا پیغام کہ تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔
وہاں فرستادہ نے کہا کہ شکر کے کورے سے آنا تھا۔

بحمدہم جمعہ العزیز میں نبیوں میں لا یشککم احرا و ہم مہتظون
اسے جو ہر رسولوں کی اتباع کرالیں ان کا صلہ کر دے جو تم سے پہلے مٹا دے گا جس کا چاہے اور وہ
ہم سے بات کریں

کی معنی وہ حدت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اس کے ساتھی تھے
وہاں ہم سے یہ فرعون ہی رسولوں میں وہ العزیز حقیقی علی بن ابی
طالب علیہ السلام لا یعق وہ حاکم میں سے ویکم فزول معنی نبی اسرائیل
موسیٰ علیہ السلام نے فرعون میں اب اسلمین کا رسول علی (اس لئے ہے) نے ہے
میں سے کہ میں خدا کے پاس سے بھیجی گئی ہوں میں تمہارے پاس نہیں آؤں کی طرف
ہے بھی نہیں ہے کہ اس میں ہے کہ ہم سے نہیں آؤں کی طرف

موت کے لئے تحفظ اور عنایت

ہماری مصمت و انت ہے سے وہی الہ کی امت ہے کہ وہ ہم وحقا کی حفاظت
ان کی صفات جو میری میں کی ہوں آؤں کے متعلق یہ ایک ہے کہ وہ
میں نے اب وہاں میں ملتا ہے اور میرا کہہ دے میں اور اس کے ساتھ ہے
میں نے اب وہاں میں ملتا ہے

عصمت انبیاء کی حقیقت

خیر! امام حضرت شادانی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ سب صفات الہیہ
ہیں۔ یہ طریقہ دہائیہ مصمت و انت ہے کہ وہاں میں ملتا ہے اور اس کے ساتھ ہے
میں نے اب وہاں میں ملتا ہے

”پھر اس میں تاثیر کی کے لئے میری ہے کہ وہ ہر عرصہ میں رہے اور ہر عرصہ میں

ہوئے کا بھی شائبہ نہیں مگر اب اس میں وہاں کی مقبولیت سے جو مبالغہ ہے یہ اس لئے
ہوتا ہے تاکہ اس میں کوئی عظم و عظمت کی عظمت کا جس میں جو پاک اور وہ یہ جہاں میں کہ وہ ملاحظہ
سے رابطہ رکھے۔ اسے انھوں نے یہ میں سے ہے، اور یہ کہ اس جیسا شخص اللہ کے
میں جو کہ جس میں کہ مکتا اور مکتوں میں کہ کر سکتے ہیں اس کے بعد کہہ پا تو اسے طور اعتماد پیدا
ہوتا ہے اور وہ انھیں اور فریب سے آتی ہیں اور انہی کو قوس کے مائل کا وہ دھیر باد سے نئے سے چلی
سے۔ اور یہ ظاہر ہے۔

اور یہ سب باتیں وہ ہیں جن کے بغیر کوئی امت کسی نئی کے مخصوص رنگ میں نہیں رہ سکتی
یعنی کسی سے اس بھی عبارتوں میں مشغول اشخاص جیسے تھیں بہت کم گئے ہیں میں میں۔

انبیاء اطاعت کے حقدار ہوتے ہیں۔

اور سب جماعت میں نہ جنت اور جنت علم کی یہ مثالیں اس میں ہوتی ہیں۔ انھیں اور
یہ غمی کا یہ مقام ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے اس میں اسکا تہذیب کے جیسے قالب میں
ڈالا۔ اور اس کی تعلیم و تربیت کا بہترین انتظام کیا ہو۔ اور اس میں اس کا کہ میرے سامنے تیار
ایمان کے (انما احصاہم بخلصہ ذکرہ الذی و فہم علیہم من المصلحین لا
حیل (انہیں ہم نے، آپ کو کہہ کر کہ انہیں قصور کر دیا اور وہ ہر ایک کے لئے یہ اور
یہ یہ دونوں میں تھے) جس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ انھیں زوق و شوق مرگ کا ہے
و جنت و جنت اور جنت کی مسکنی ہے۔ ان کے اللہ تعالیٰ سے امتیاز اور اس میں حد حسیب
و ہم سے اور انہیں ان کے لئے جنت پر نصیبت تاکہ اسے عظمت اور جنت سے جنت سے دوسرے
کے بعد بنا

اولئک اللہ یدی اللہ فیہم وہ ائمہ

یعنی وہ ہیں جن میں اللہ ہے۔ ان کے لئے جنت ہے۔ ان کی ہر بات کی اپنا ہے۔

وہ ہمیں نہیں جسے چاہیے۔ مصالحت کی حکومت وہی ملے جو معاملہ جملہ بدی نے
لئے لڑا، جو علمی ذمہ داری کے پیچھے

اور ان کے جہاز میں کی جاتی ہے اور اس کے ساتھ فراموش

دعویٰ کا تھا اسے

اس مصیبت کو ترک کر دینے کی طرف اشارہ

یہ چند بے خبری کا شعور اور شعور سے قضا و حقاہ ہے اور اس وقت یہ صورت
کے یہاں جس میں اس وقت اس کی اور ہر امر اس وقت ماحول کے دیکھنے سے قحوظ
ہے یہ اور قاضی و دیکھ رہے ہیں ان میں آ کر اس کی جدوجہد اور اللہ کے ہاتھ میں جہاد

میں رہے۔ یہ کہہ کر خدا اور وہ ہیں پھر ان کی خدمت ہے

رہنمائی کے طور پر حق اور حکم حق میں ملنا۔ دینی مفاد کو نصیب ہوا اور صرف
آمدنی پر مبنی نہ تھی ان کے لئے یہ بلکہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ وہ خدمت کرنے سے
اصول کو چھوڑ دیتی ہے یہ کہہ دیتے ہیں کہ ان میں اپنی نظم و انضام کی خدمت اور فرائض و عبادت
کے چنگل اور سرگرمی و سرگرمیوں سے چاہ دے اور صحت عامہ پر اپنی خدمت اور فرائض
پیدا کی جاتی ہے۔ یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ وہ وہاں ہے

یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ وہاں ہے اور ان کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ وہاں ہے
میں ہیں اور میں کی نیتوں پر تعمیر ہوتی ہے اور ان کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ وہاں ہے
نہیں بلکہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ وہاں ہے اور ان کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ وہاں ہے

انبیاء علیہ السلام و تعالٰیہ پر قرآن کا دور

قرآن مجید جگر کے انبیاء علیہ السلام کی نیتوں پر قرآن کا دور
قرآن نے اور ان کی نیتوں کی نیتوں پر قرآن کا دور

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنة یحییٰ کل من ھو

الاخیر و ذکر اللہ کثیر

یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ وہاں ہے اور ان کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ وہاں ہے

لی شان گفتگو اور اس پر عمل کرنا۔

یاد رہے کہ اگر کسی نے وضو کر کے نماز پڑھی اور اس کے بعد کسی نے اس کے پاس سے گزر کر اس کے وضو کو دیکھا تو اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔
 کچھ بعض کے بعض اس کو بظاہر سمجھ کر اس کے وضو کو باطل قرار دیتے ہیں۔
 صوابیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کسی نے وضو کر کے نماز پڑھی اور اس کے بعد کسی نے اس کے وضو کو دیکھا تو اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔

یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔
 یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔
 یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔
 یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔

یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔
 یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔
 یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔
 یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔

یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔
 یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔
 یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔
 یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔

یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔
 یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔
 یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔
 یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔

یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔
 یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔
 یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔
 یہاں والا اپنے آؤ پر بھیجنا کہ اس کے وضو کو باطل قرار دینا جائے گا۔

سیرتِ حبیبؐ کے علم کے پہلو ہے۔ یہ کہہ کر آپؐ ایک لمحہ ان تک چلے گئے تو ہم نے آپؐ کے ساتھ چلے گئے اور یہ کہہ کر آپؐ فرما دیے کہ تو ہم اس مسند میں آپؐ کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔

عام اسلامی میں محبت کے فقہان کا نتیجہ اور زندگی پر اس کا اثر۔
آج عالم اسلامی میں شریعت پر عمل کو ملنے والی طاعات سے غفلت اور نفس پر ہونے والی چیز سے محبت ہونی چاہیے کی سنتوں کے معاملے میں نے تعلیم یافتہ طبقہ کی غفلت سب ہی علمتہ رسولؐ کا احساس ہے۔ سونے کا قیو ہے جس پر قرآن پڑھنا ہے، اس کے ساتھ ہی رسولؐ سے محبت کی کمی کو بھی اس میں بہت غفلت سے یہ بھی جذبہ ہے جو پہلے اور اب بھی حیرت انگیز قوت نامہ چشمہ اور تاروں میں غلامیات و معجزات کے لئے مشہور رہا ہے اور اس چیز پر ہی کئی سنگ، حرام، نظام کی جڑ سے جڑی معدوم سے بھی پھرتی تھیں، ہو سکتی اور یہ ایسا نقصان ہے جس کی تلافی کسی طرح ممکن نہیں۔

نبیؐ کی طاعت و محبت ہی میں قوم کی قیادت ہے۔

ہاتوں ساتھ بریں مل میں بھیجے گئے رہنوں کی اتباع و اختیاروں کے بعد سے نئے مع ہوئے اس کی سیرت کو پنا ہے اور عزت و ولایت ہر حالت میں اس کی رکاب سے دولت و سہنے سے متعلق ہوتی ہیں چنانچہ کون امت تمام طاقتوں عقل و وسائل کے ساتھ رہا ہے، قہر و عہد، ظلموں اور حالات و حوادث کے تمام تر قیوں کے باوجود کسب و کسب ہو سکتی، جب تک کہ وہ یہ بھیجے کہ اتباع اس سے محبت ہو، اس کی ولایت کے سے ہر حال میں حدود و جہت نہ کرے گا۔ جو امت بھی اس طریقے سے بہت کر عزت، سیادت، اور قوت و ولایت کے حصول کے لئے اپنی استعداد و یا ست یا کمی بڑی طاقت کی پشت پناہ پر بھروسہ کرتی ہے تو اس کا انجام ولایت و عاقبتی و فلاحی و فلاحی اور بر جویر و جلال کے ساتھ کچھ نہیں۔

عبدالغفور صاحب خان صاحب

الحكماء والخمسة

[illegible]

For any $\epsilon > 0$, there exists $\delta > 0$ such that if $\|x - x^*\| < \delta$, then $\|x - x^*\| < \epsilon$.

١٠٠٠

اِنَّكَ لَکَ جَعَدْتُکُمْ مِنْ دُفْعَانِکُمْ اَسْهَدُ ، عَلٰی النَّبِیِّ وَرَجُلٍ
 اَلَمْ یَسِّرْ عَلَیْکُمْ الشَّیْءَ

وہاں مرحوم نے بھی ایسی امتیازی سزا دینے سے پہلو ہٹا کر کہا:

454

حضرت ابی بکرؓ میں بھی ان طرز کے عقائد و رسوم و رواج

[illegible]

انما بعثه ميسرًا ولهم بعداؤه من انفسهم معاذي

[illegible]

1. U.S. Environmental Protection Agency

مجلس شورای اسلامی - تهران - ۱۳۵۷

المعنى: لا يجوز أن يكون المصنف في نفسه من جنس المصنفين

$$v^{\alpha} v^{\beta} \partial_{\alpha} \partial_{\beta} u = -v^{\alpha} \partial_{\alpha} u + \frac{1}{2} \partial_{\alpha} v^{\alpha} u.$$

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على من لا نبي بعده

صیدِ اُحیاءِ معقولات و غیره: ۵۰۰ لکھ علی ۳۷۰

(1981, 1982, 1983)

الہدائی کے معنی اس سے بھی بڑے کہ ہم جس کو چاہے ہدائی ہدائی سے نکال کر ایک خدا کی بنی پر قائم کریں اور یا کسی شے سے اس کی اہمیت کی طرف اور مابہ کے فکر سے پیرو اسلام کے ساتھ عدلی شریعتیں۔

تبدول و معاشرہ کی سطح پر اصلاح انقلاب کی ضرورت!

ہی نظم و نظم کے اس بیٹ کے مستقل کو محدود کیا اور یہ لوگوں کے لئے واجب و غیر واجب اور حقائق کی سطح میں ایک نے تجربے کی حیثیت رکھتا تھا جس سے تاریخ میں ایک انقلاب برپا ہوا۔ یہاں سے کہ بعض صدی تک کی عادی صورت بدل آج کے زمانہ میں۔ (۱) کی سطح کی اس پر چند اصلاحات ضروری ہوتے ہیں۔ چنانچہ قلم مجید عدلی منصب کا کار۔ اس کے بعد میان ہی کے اصلاحات اور ہدائی کی کوئی جگہ ہے

لیسوا سو آء من اهل الكتاب مئة الف مئة الفون بیت اللہ اناء الیل وہو
بجہون۔ یومنون باللہ والیوم الآخر ویاعرفون بالمعروف ویجہون عن المنکر
ویراعون فی الطحیر وذلک من اللہ لخصی قال عمر بن الخطاب (۱۳۴)
سب (الکتاب) یہاں بھی (ع) اہل کتاب میں ایک جماعت کا ذکر ہے یہ
نہ ان کی آجوں کو اوقات شب میں پڑھتے ہیں اور بعد از قیام یہ شہادت قیامت کے دن
پہنچتے دیکھتے ہیں، اور بھائی کا حکم دیتے ہیں اور جہی سے روکتے ہیں۔ اور ان کی باتوں کی
طرف دور تے ہیں۔ کی لوگ نیکو کاروں میں سے ہیں۔

مگر اس صانعِ افر کا اسانی معاشرہ انسانی عمل پر کوئی اثر نہ تھا کیونکہ وہ صرف چند
قرآن تھے، اور جو بھی ان کو خاطر میں نہیں لیتے، چنانچہ ہر دور میں ایسے ہی افراد رہے
ہیں، اور جب بھی چس، جو اپنے کچھ احوال، احوال اور عبادات میں دوسرے لوگوں سے ممتاز
ہونے میں لیکن جو علماء اور مسکینوں اور غلوں، تمدن و معاشرہ کی سطح پر عوامانہ وقت تک پر
نہیں ہوتا، سب تک کہ یہ حیرت انگیز، اس سے اور بھی اہمیت اور اسانی، معاشرہ کی
سطح کا جو ماحول بنی نوعی تقدیرات پر مبنی اسلوب و خلق اور مثالی فکر، ای، جنکائی علم کی
مانندگی حکومت دیا سب، تجارت و معاملات، فکر کی انتہائی بڑھ گئی، افر اور ہدائی کے

میں ایک قوموں اور ممالکوں کے ساتھ مطابقت رکھنا ضروری ہے۔ تعلیمی سطح کے اعتبار سے
 طالب علم کی ضرورت ہے۔ زبان اور اس کی تعلیم کی خاطر اس کی تعلیم کے لیے
 چاہئے کہ اس کی تعلیم اور تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے
 اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے

یہ صرف چند ہیں۔ اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے
 اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے
 اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے
 اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے

یہ صرف چند ہیں۔ اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے
 اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے
 اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے
 اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے

یہ صرف چند ہیں۔ اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے
 اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے
 اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے
 اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے

یہ صرف چند ہیں۔ اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے
 اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے
 اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے
 اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے

اختیار کا سہارا

اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے
 اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے
 اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے
 اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے اس کی تعلیم کے لیے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰

امرتسار مسلسل ذمہ داری ونگرانی

۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰

ایک بامقصد اجتماع

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد

فاعد الله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

حضرات! یہ ایک بامقصد اور عالم سلامت کے لئے بین الاقوامی حیثیت کا اجتماع بہت مناسب جگہ پر اور ایسے وقت میں ہو رہا ہے جس میں اس کی اشد ضرورت تھی جہاں تک مناسب جگہ کا تعلق ہے تو اس سے زیادہ مناسب کوہری جگہ نہیں ہو سکتی تاکہ عزم و مقصد اور زمین ہے جہاں سے انسانیت کا میر تاج طلوع و طلوع و شریعت کو کج مادیات سے سبھائی ہوئی جس کے غلطوں کے پرے چاک کئے اور انسانیت کو کائنات کے مہیب غار میں گرنے سے بچا لیا اور ماضی و حق پر یاد ہے کہ وہ کائنات کے غار میں گرنے کے لئے بالکل کنارے تک پہنچ چکی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(کنتم علی شفا حفرة من نزل فنفقتم منها آل عمران ۴۰)

اور تم لوگ دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے سو اس سے اللہ تعالیٰ نے تمہاری جان

بچائی۔

اور ہلاکت کے اس گڑھے تک پہنچانے والی جاہلیت ہر طرف اپنے ہال بھیل بھکی تھی اور عام بشریت کے مولد و مخرج کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی سیرت کاروں نے لفظ جاہلیت کو مصر ف عربوں کے ساتھ محدود کر دیا ہے جو زمانہ سائنس سے پہلے گزرے تھے لیکن حقیقت میں وہ جاہلیت صرف عربوں کے لئے مخصوص نہ تھی وہ ایک عمومی جاہلیت تھی ہر طرف اور ہر سو چھانا ہوئی جاہلیت تھی وہ جاہلیت وحشیہ پر طاری تھی، مگر دنیا میں ہر انسان تھی عقیدہ و عمل پر مبنی تھی اس کی اثرات گہرے اور اس کی جڑیں مضبوط تھیں۔

یہ وقت میں اسلام کی روشنی کو سامنے رکھ کر جو عالم بشریت کے لئے صحیح مادی تھی جس

۱۔ یہ مسئلہ کا محض ایک یا دو حصے کا تقاضہ ہے۔ جس میں پاس کیا گیا ہو اور اس میں
 جو کہ اس کی حالت میں ہے۔ اس میں سے کسی ایک کے لئے کوئی بھی نہیں ہے۔ اس میں
 جو کہ اس میں ہے۔ اس میں سے کسی ایک کے لئے کوئی بھی نہیں ہے۔ اس میں

۱۹۶۶ء میں شہریت کے تحت پاکستان کی پانچویں بار میں سے ایک بار
۱۹۷۱ء میں پاکستان کی شہریت کے تحت پاکستان کی پانچویں بار میں سے ایک بار
۱۹۷۱ء میں پاکستان کی شہریت کے تحت پاکستان کی پانچویں بار میں سے ایک بار

ہم نے یہاں سے نام نہاد خواتین اور مردوں کے ساتھ کئی بار گفتگو کی ہے۔ ان کے فطری طور پر ان کے لیے یہ فیصلہ دینا کہ ان کے لیے کیا ہے۔ ان کے لیے یہ فیصلہ دینا کہ ان کے لیے کیا ہے۔ ان کے لیے یہ فیصلہ دینا کہ ان کے لیے کیا ہے۔

میں نے اس کے ساتھ فریاد بھی کیا کہ یہ تیار سے سچا ہے۔ وہی۔ کھڑے۔
 لیکن ہم سے منہ سے "سور" آیا۔ ابھی اس عمل کا وقت تھا۔ وہی۔ وہی۔
 "میں نے بھی اس کی"۔ "میں نے بھی اس کی"۔ "میں نے بھی اس کی"۔

[illegible]

۱۔ میرا خیال ہے کہ یہاں تو میری شہریت کا نام ہے۔ میری شہریت نہیں ہے۔
 میں پاکستان میں ہوں۔ کیوں کہ میری تمام حالتیں پاکستان کے ہیں۔
 ۲۔ جی ہاں۔ پاکستان کے باشندے ہیں۔ پاکستان کے باشندے ہیں۔

[illegible][illegible]

مسبہ کی یہ روایتیں غرض سے یہ کہیں کہ یہ آپ دفتر کے ان آدمیوں کا بیان ہے کہ وہ یہاں یہاں
تعمداتی طریق پر ان کے یلغار کا سامنا کر رہے ہیں۔ مگر یہ وہاں نہیں ہیں کہ وہ پاس دست
کے سامنے نہ آتے ہیں وہ ان کے سامنے آتے ہیں۔ مگر وہ تو ہیں۔ مگر وہ تو ہیں۔
ظاہر ہے کہ یہی لپیٹا ہوا ہے۔ مگر یہ وہاں نہیں ہیں۔ مگر وہ تو ہیں۔
مگر وہ تو ہیں۔ مگر وہ تو ہیں۔

۱۔ میں نے اس ملک اور اس ملک کی حکومت جو شریعت اسلام کا پاس دیکھا ہے۔
شریعت کے ہر طبقہ میں کادری اور حسب المصلحت کے کادری کی عظمت سے ذرا شہرہ سے
نہیں۔ وہ وہ مقام دیکھ کر کہ وہ ان کے پاس کی طرف سے اس ملک کے سامنے ہیں۔
نہیں۔ میں یہاں۔ مگر وہ تو ہیں۔ مگر وہ تو ہیں۔
تو ان کے سامنے ہیں۔ مگر وہ تو ہیں۔

وہاں تک کہ علی بن ابی طالب

تاریخ

سمر زمیں ہند کے دو عظیم کردار

۳۔ یوں ۱۹۹۷ء کو ایسا قانون برآمد ہوا جس کے تحت اگر کسی شخص نے کسی

سید محمد تقی

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين
وآلته الطيبين الطاهرين وصحبه الكرام ومن تبعهم بحسن
وإحسان إلى يوم الدين

دور العلوم کی بنیاد اور اس کی علمی و فکری ترقی کا معیار کیا ہے

حریر و اونگ بات آپ کو یہ معلوم ہوتی چاہئے کہ آپ کی "مس" ماحول میں پڑھ رہی ہے۔
اللہ تعالیٰ سے "مس" ہمیں آپ کو پڑھنے کا حق دے۔ اور شرف بخشا ہے اس کی جیلہ میاں سے
نہایت علمی و فکری رہتی ہے۔ اعلیٰ ہے۔

تاریخ کے قریب مستحق اور دارالعلوم ہندوۃ العالمیہ سے تعلیمی نگرانی میں ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی سیلاب پر لکھنا ہوا اور اس سیلاب پر لکھنا ہوا کہ عفوۃ العہد کے مابین کے حالات سے ایک ایک وقت ہوا یہ ایک ایک کے مصنف ایک ایک کے مفسر اور ایک ایک کی تحریر سے ایک ایک کو معلوم ہونا چاہئے کہ دارالعلوم ہندوۃ العالمیہ اور دوسرے مابین کے اختلافات اور اس کے بعد وارانسی کی موجودہ سائنس و تحقیق کے دور پر لکھنا ہوا ہے ایک محترم و مجدد و عالم اعلیٰ شیخ احمد سرہندی (م ۱۳۴۳ھ) دوسرے محترم شاہ ولی اللہ دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ ام ۱۳۶۵ھ) یہ دونوں کے اصل بانی اس سے دور و اس سے اس کے بعد ہر دور میں ہیں اس کی شکی کوئی کامی نہیں اور اس کے فکری ارتقا کا بھی معیار میں اور اس فکری اشاعت اور جدوجہد کا بھی معیار ہے۔

میں بارگاہِ اہلِ حق کی خدمت میں ہیں۔ ایک مجددِ عالمِ عالمی اور حضرت شاہ ولی اللہ علیہ السلام کی

مجھے دوسرا سجدہ پڑا اور اس کے رہبر جو معیار میں اس کی عظمت اور فکری اور عقائد کا معیار دیکھ کر حیرت میں مبتلا ہو گئے۔

۱۹۷۱ء میں سرکاری ملت کا انعقاد

[illegible]

یہ امر ان دو کتابوں میں قیامت خیز ہے کہ میں سولہ سے زائد ایسے بولنے والے مفسرین
میں سے ہوں جن کی رائے اور اس میں بڑی حد تک متفق ہے۔

تھوڑا سا حیرت کی بات یہ ہے کہ میں نے خود "عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی
دلالت کی ہے جس میں بارہ مرتبہ "عبد" کے معنی میں آتی ہیں۔ لیکن میں نے کہا کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ

یہ سب مجدد صاحبِ باغِ بدایہ ہے

میں نے اس کتاب میں ۱۲۳۳ھ میں طبع شدہ ایک کتاب کے بارے میں لکھا ہے۔ اس کتاب میں
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ

اس کتاب میں "عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ

اس کتاب میں "عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ

اس کتاب میں "عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ
"عبد" کے معنی میں آپ علیہ السلام کی تفسیر میں خود محمدؐ کے معنی میں آتی ہیں۔ اس لیے کہ

(۱) عقیدہ اسلام

سب سے پہلے اس اصولی عقیدہ کو چرے طور پر قبول کر لینا جو مسیحا پر ایمان کا عقیدہ ہے، جو
تاہیں جھانکنا اور اس عقیدہ میں مصدقین کا عقیدہ تھا۔

(۲) اور یہی بات ہے شاعت میں بھی دینی کی اشاعت پہنچ کر چاہئے

(۳) اور یہی بات ہے انہوں نے حضرت کا خاصہ وہ حدیث میں لکھ لیا ہے

یہ ہے بہت سے ایسے حضرات میں بھی کی گئی تھی، جس میں ہر قسم سے سائنس کا نام
پہلے میں نہ لے یہاں شاعت دین کا حقدہ تھا، جس کو چرے میں کوئی غور نہ تھا، جس
میں وہاں کے یہاں یا کم از کم اس کے حالات میں دیا دیا تھا، جس میں معلوم ہوئی تھی
حضرت اس خصوص میں ہے کہ شاعت دین کے ساتھ بہت سی تھی، یہ بہت ہی چیز ہے کہ
دین خالق اور اس نے مقرر کی چیز یا شاعت نہ ہو، جس کی حقدہ حال ہے، جس میں ہر قسم
و اس کو ایک بحث کہ اب اور شدہ اور واقع ہو جائے، یہ بات ہر حضرت میں لکھی ہوئی ہے
ہر شے سب سے پہلے ہی تھی۔

شاہ ولی اللہ کی خصوصیات اور ان کے کارنامے

حضرت شاہ صاحب نے ہماری معلومات کے مطابق سب سے پہلے ہندوستان میں
حدیث شریف کی تدوین کا سلسلہ شروع کیا، وہ جو رچنے لکھنے والے عربی اساتذہ تھے انہوں
حضرت پر بھی اور ان کی تدوین کی، پھر یہاں آکر یہاں سے حدیث کا لکھنا شروع کیا،
ہماری محدث معلومات کی حد تک صحاح ستہ کی تدوین کا شروع اس سے پہلے ہندوستان میں نہیں
تھا، یہ کام حضرت شاہ صاحب نے شروع کیا، آپ کی حالت سے حدیث پڑھنے اور سند نیچے تو
یہ سلسلہ ہندی ملک پہنچا ہے، پھر اور کئی چار کی سلسلہ ہے، ماسی طور سے صحیحین کا درس
پھر ان کی شرح و تفسیر کا کام ہندوستان میں ہو رہا ہے۔

اس کا دوسرا کام یہ ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کے اجماع کا سلسلہ شروع کیا یہ
بات شاید بہت سے لوگوں کے لئے کشمکش ہوگی کہ یہاں کے بہت سے علماء قرآن مجید کا
دوسرے زبانوں میں اس کے کوئی ترجمہ نہیں ہے، یہ تھی، ایک تو یہ کہ وہ انہوں نے

ہوئے۔ پھر دیکھتے تھے کہ اس سے ہمارے فرماں رسانی کی جگہ کی، اور ہمارے
مطابق ہونے کی حیثیت ہے۔ اور ہماری بات کو اندر دوسروں نے اپنی طرف سے دیکھ کر
ہمارے حیثیت تم ہو جائے گی۔ ہمارے فرماں میں ہے کہ قرآن مجید اور ہماری بات کی
رواں میں نہ ہو۔ اس پرست خدا کو قرآن مجید سے ترس کر کہ دعوت دینا ہے۔ ہمارے
بھی یہ ہے۔

شاہ صاحب نے اپنی طرف سے قید کی۔ نہ تو وہ جہانوں کے اور میں ترسے گئے۔
یہ شاہ و روح اللہ ہی کا ترجمہ جو بھی ہے، اور ایک شاہ عبدالقادر صاحب کا ترجمہ جو بھی ہے۔
اس میں خاص اندھا دیکھ کر وہ علوم ہیں۔ اور اس میں وہاں سے آپ کو شکست
کے بتاتے۔

یہاں سے وہ ہیں۔ ہوس قرآن مجید میں سے الفاظ جہانوں میں لکھیں
الظہور "ختمی جیسے لایب معمر کہ بھی" اور "کا معبود" اور "میں شاہان پیش آتی ہے۔
عام طور پر اس کا ترجمہ "قرآن کی رحمت" "قرآن کا علیہ" کے الفاظ لکھا جاتا ہے۔ شاہ صاحب
جو سب سے پہلے دیکھے والے پھر وہی ہیں۔ ان سے اس وقت تھے اور وہاں کو بھی جانتے تھے وہ
جہانوں سے تھے۔ جب کسی آیت کا ترجمہ لکھیں تو اسے "قرآن" اور "پیدا ہوا تھا" اور "میں کی باتیں
نہایت سے طرح میں معلوم کرنا کرتے ہیں۔ شاہ صاحب نے قرآن کی رحمت کے ترجمہ میں طرح
یہ ہے۔ قرآن کے اقبال کے معنی شاہ صاحب وہ ہیں۔ وہاں وہ "شاہ" ہیں۔ ان کی جگہ
دیکھتے ہیں۔

شاہ صاحب نے یہ ہے ترجمہ میں صوفی آجنگ کا بھی پہلی کہ ہے مقصد رہا
معبر (۱) اور (۲) اور (۳) کا ترجمہ ہے، جب لکھا کہ راہ اللہ کو نکال کر

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب کا ترجمہ راہ اللہ یہ ہے کہ اس میں ہے "تہذیب ختمی ہے۔
بہت زیادہ دور، یہ ان کے پوتے حضرت شاہ محمد انصاری شہید نے کتاب "قرآن" میں
نکھی میں ہے۔ راہ و صاحب، شیخ اور طاہر کتاب توحید کے موضوع پر لکھا ہے۔ میں میں نہیں
اس باب کے بارے میں بحث ہو، تاہم اگرچہ کنگوی قرآن تھے کہ میں سے بہت دور نہیں
ان کو ان کی کہ دعوت میں ہے، حضرت شاہ صاحب نے جو وہ صاحب علوم اور علمائے دہلی سب اس سے

بچے سلطان شہید کا بھی روحانی تعلق حضرت سید احمد شہید اور ان کے حوالہ سے تھا۔ انگریزوں کے حقیقی خطرہ کا ادراک سلطان بچے نے کیا اس کے خاندان کا تعلق روحانی حضرت سید احمد شہید کے شاگرد سید عتیق چاچا سید محمدان صاحب طور سے شاہ ولی اللہ سے تھا۔ سید صاحب نے حقیقی ماحول تھے۔

عزیز و فاک: سہلی نسب نامہ ہوتا ہے دایک علی وہ بی نسب نامہ ہوتا ہے اور ایک افتخاری نسب نامہ ہوتا ہے۔ آپ اس سہلی دگری نسب نامہ کو بیٹا یاد رکھئے جس نسب نامہ آپ پر بیان ہوا ہے اور بچے کو جاکر بھوئے کہ ہم سب حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ اولیٰ اور ان کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے بیت یافتہ ہیں۔

نئے دور کے فتنوں کے مقابلہ میں توحید العلماء کا کارنامہ۔

مذہب توحید العلماء نے بچے قیام کے بعد سے وقت کے فتنوں کو۔ صرف پہچان لیا تھا۔ اس فتنوں میں قادیانیت اور میرا یہ کے فتنے تھے جس کا تعلق توحید کے صدر سید محمد علی مومنین نے کیا۔ ہم نے خود یہ توحید مومنین میں مناسب قادیانیوں کا پیادہ میں خطرہ محسوس ہوا اور سرورائے یوم محمد علی مومنین نے مولانا محمد تقی حسن چاند پوری کو انہوں سے مناظرہ کرنے کو کہلا کر بلایا۔ مولانا محمد تقی حسن چاند پوری قادیانیوں سے مناظرہ کر رہے تھے بلکہ مولانا سید محمد علی مومنین کی توحید میں دعوت دینا دینی میں مصروف تھے۔ وہاں تک کہ کسی نے نہ کر سکا کہ انہوں کو تھمت ہوئی اور وہ جوئے چھوڑ پھوڑ کر بھاگے۔ بچے قیام جب چاروں توحید محمد علی مومنین سے جبکہ سے سراغ لیا۔

دوسرے فتنے: دین خیالوں کا تھا جنہوں سے فیک بڑا اور وہ قائم یا اس کی ناعت کے لئے والوں نے دین کے خلاف دوسرے کرپشن کیا اس کی وجہ سے اسلامی عقیدہ میں ایک زلزلہ اور خطرہ پیدا ہوا۔ ان روشنیوں کا سب سے بڑا مسئلہ بھی حکام اور عجزات تھے وہ عجزات کی انکی تامل کرتے کہ وہ عجزات علی معلوم ہوتا اپنی تفسیروں میں انہوں سے خاص طور پر کسی پر رد کیا

توحید العلماء نے اس طبقہ کو دارالاست پڑھانے کے لئے اپنے صاحب میں تحریری کا اضافہ کیا اس کے ساتھ اس سے بات پر بھی رد دیا کہ اسے اس لیے بیٹا اور بچے طرز فکر سے

سید کے مردانہ باوق

[illegible]

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد
الانبياء محمد وآله وصحبه أجمعين من المؤمنين رجال
صدقوا وعملوا الله على قلوبهم ما يشاء ويظلم
منهم من الظالمين

[illegible]

برصغیر کے ہر مسلمان کا قیام یہ ہے کہ وہ ہر مسلمان کا اپنے لیے عہد میں یا نہ

[illegible]

یہودیات ہے جو مسلمانوں کو بھیجی جاتی ہے خاص طور پر اس خطہ اور آرمینش کے دور میں
 سمجھتا چاہے، اور خصوصاً اس قافلہ کی مسجد میں یہ بات بھیجی جاتی ہے جو حضرات یہاں جمع ہوئے
 ہیں اور اللہ تعالیٰ جن کو توفیق دے گا ان کو سمجھتا چاہے، کہ ان کے سامنے ایک مثال اللہ کے ان
 بندوں کی ہے، جو بلا موت کی شہادت لگا کر یہاں بلائے گئے، انھوں نے یہاں مقصد بھی تھا اور
 سبب بھی پیدا ہوئے کہ وہ اب دوسرے مہم (اللہ ان کی قربت کو بھڑکار کے لیر اللہ اپنی
 نعمتوں پر فخر فرمائیں) سے باہر نکلے، انھوں نے یہاں سے نکلتے ہوئے کہیں یہاں کیا جاتا ہے اور
 کہتے، (اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ جو اللہ کو یاد کرے اس کو اللہ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ نے یہاں

[illegible]

کے راجہ کی طرف سے حکم دیا جائے گا۔ سبیل اس کی توقع کرنا نہیں گئے، مگر وہ حکم ہو گا اور جو
 دوسوں کی شہرح ہوگی یا جو اس وقت سبیل ہو گا، جو سبیل کا نمونہ ہو گا، ہم اس پر عمل کریں گے۔
 ہمیں اپنی جائیدادوں پر اپنی مالی صنعت اور تمام سمجھوتوں سے بہت زیادہ بڑا ہدف سے مدد ملتا
 پڑے گا۔ اس لئے رکنانہ گندہ اور اس وقت ہو جائے گا، پھر اس طرح کی چیز یہ ہے کہ ہم نے ملک
 میں (جہاں حالات مختلف ہوں گے) جتنے ہیں انہیں ہم نے لکھ کر چھپا کر رکھا ہے، بلکہ لکھا ہے کہ ہم
 ہم چھپائی کے تحت پرچہ صادر ہے، ہمارے ساتھ بالکل ایک مختلف قومی مسائل ہیں وہاں اور
 ایک قدر ارقوم کا حاصل ہونے لگا ہے، اس لئے ہم انہوں کے مسائل سے نمٹ رہے ہیں
 مسئلہ ہے ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیے کہ ہماری معاشی و سماجی کا حصہ حاصل کرنا بھی مشکل ہو گا ہے، لیکن
 بھی ہم یہی کریں گے جو افکار اور اس کے مددگار کا حکم ہے۔

”فہرست نامہ“ میں انہوں نے رمانی ”انٹرایکشن“ میں دو شہر مرد و عورت ہیں اور یہ دونوں
 ہیں، مگر ”فہرست نامہ“ میں ”فہرست نامہ“ کے سچے سچے ناموں کے ناموں پر ان ”فہرست نامہ“ کے ناموں پر
 تو اس کی نوعیت اس کا معنی اور اس کی طاقت کا کوئی شائبہ نہیں، اور اپنے کا کوئی شائبہ نہیں ہے
 اور جب ”فہرست نامہ“ کا لفظ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس فہرست میں ذکر کیا گیا ہے اور اس میں مدد
 تھی کہ طاقت اور طاقت حاصل کرنا بھی تھا، چھپائی نہیں ہے، یہ ہے کہ ”فہرست نامہ“
 کی طرف سے عزت کی جو سب سے بڑی مدد ہے اس کی سب سے بڑی مدد ہے اور اس کی سب سے بڑی مدد
 انہوں میں موجود ہے، اس میں انہوں پر یہ ”فہرست نامہ“ ہونی چاہیے اور اس پر اس کی مدد ہے۔
 جاتی تو کوئی تب کی بات نہیں تھی، مگر یہاں پر انہوں نے اس کا نام لیا ہے، اور انہوں نے اس کی مدد
 بتاتے ”فہرست نامہ“ اور ”فہرست نامہ“ کے ناموں سے، لیکن انہوں نے اس کی مدد ہے۔
 کیا تھا اور اس کی مدد ہے، لیکن انہوں نے اس کی مدد ہے۔

”فہرست نامہ“ کی حالت ہے، ہم مسلمان سمجھتے ہیں کہ اس کی سب سے بڑی مدد ہے
 اس میں ”فہرست نامہ“ کا یہ نوازش ہے، لیکن اس کا نام ہے، لیکن اس کا نام ہے۔
 سب سے بڑی مدد ہے اور اس کا نام ہے، لیکن اس کا نام ہے، لیکن اس کا نام ہے۔
 کا مستقبل کو ہمیں مشکوک ہے، لیکن اس کا نام ہے، لیکن اس کا نام ہے۔
 یہ ہے کہ ہم انہیں جیت نہیں دیتے، لیکن اس کا نام ہے، لیکن اس کا نام ہے۔

Authors:

عورت اقباس کے کلام میں

[illegible]

اقبال موزوں ہے۔۔۔ چنانچہ اس کتاب کے لئے "مصدقہ" نامی ایک چھپو ہو گا۔
 اس میں خود تیس سو چھ سو چھ ہجرتوں کے "حق" اور "باطل" کی ایک دستاویز ہے۔
 یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ تمام مسلمانوں کو اس کتاب کے بارے میں
 خبر ہو سکے۔

۱۹۱۴ء میں طرہ کسب کی۔ پھر سب سے پہلے مدرسہ اسلامیہ میں ملا جلی تھے۔

[illegible]

یہ سب کچھ دیکھ کر مجھے ہنس ہنس
 آئے۔ میں نے کہا کہ یہ سب کچھ
 مجھے ہی نہیں دیکھنا پڑا ہے
 یہ سب کچھ دیکھ کر مجھے ہنس
 آئے۔ میں نے کہا کہ یہ سب کچھ
 مجھے ہی نہیں دیکھنا پڑا ہے

میں نے کہا کہ یہ سب کچھ
 مجھے ہی نہیں دیکھنا پڑا ہے
 یہ سب کچھ دیکھ کر مجھے ہنس
 آئے۔ میں نے کہا کہ یہ سب کچھ
 مجھے ہی نہیں دیکھنا پڑا ہے

میں نے کہا کہ یہ سب کچھ
 مجھے ہی نہیں دیکھنا پڑا ہے

میں نے کہا کہ یہ سب کچھ
 مجھے ہی نہیں دیکھنا پڑا ہے
 یہ سب کچھ دیکھ کر مجھے ہنس
 آئے۔ میں نے کہا کہ یہ سب کچھ
 مجھے ہی نہیں دیکھنا پڑا ہے

میں نے کہا کہ یہ سب کچھ
 مجھے ہی نہیں دیکھنا پڑا ہے

میں نے کہا کہ یہ سب کچھ
 مجھے ہی نہیں دیکھنا پڑا ہے
 یہ سب کچھ دیکھ کر مجھے ہنس
 آئے۔ میں نے کہا کہ یہ سب کچھ
 مجھے ہی نہیں دیکھنا پڑا ہے

میں نے کہا کہ یہ سب کچھ
 مجھے ہی نہیں دیکھنا پڑا ہے

میں نے کہا کہ یہ سب کچھ
 مجھے ہی نہیں دیکھنا پڑا ہے
 یہ سب کچھ دیکھ کر مجھے ہنس
 آئے۔ میں نے کہا کہ یہ سب کچھ
 مجھے ہی نہیں دیکھنا پڑا ہے

۱۔ یہ سب باتیں عام ہیں اور ان کو سمجھنے والوں کی اس بات پر حیرت نہیں
 ۲۔ ان کی اس بات پر حیرت نہیں ہے کہ ان کے پاس سے ان کی باتیں
 ۳۔ ان کی اس بات پر حیرت نہیں ہے کہ ان کے پاس سے ان کی باتیں

۱۔ یہ سب باتیں عام ہیں اور ان کو سمجھنے والوں کی اس بات پر حیرت نہیں

۲۔ ان کی اس بات پر حیرت نہیں ہے کہ ان کے پاس سے ان کی باتیں
 ۳۔ ان کی اس بات پر حیرت نہیں ہے کہ ان کے پاس سے ان کی باتیں

۱۔ یہ سب باتیں عام ہیں اور ان کو سمجھنے والوں کی اس بات پر حیرت نہیں

۱۔ یہ سب باتیں عام ہیں اور ان کو سمجھنے والوں کی اس بات پر حیرت نہیں
 ۲۔ ان کی اس بات پر حیرت نہیں ہے کہ ان کے پاس سے ان کی باتیں
 ۳۔ ان کی اس بات پر حیرت نہیں ہے کہ ان کے پاس سے ان کی باتیں

۱۔ یہ سب باتیں عام ہیں اور ان کو سمجھنے والوں کی اس بات پر حیرت نہیں

۲۔ ان کی اس بات پر حیرت نہیں ہے کہ ان کے پاس سے ان کی باتیں

۳۔ ان کی اس بات پر حیرت نہیں ہے کہ ان کے پاس سے ان کی باتیں

۱۔ یہ سب باتیں عام ہیں اور ان کو سمجھنے والوں کی اس بات پر حیرت نہیں

۲۔ ان کی اس بات پر حیرت نہیں ہے کہ ان کے پاس سے ان کی باتیں

۳۔ ان کی اس بات پر حیرت نہیں ہے کہ ان کے پاس سے ان کی باتیں

۱۔ یہ سب باتیں عام ہیں اور ان کو سمجھنے والوں کی اس بات پر حیرت نہیں
 ۲۔ ان کی اس بات پر حیرت نہیں ہے کہ ان کے پاس سے ان کی باتیں
 ۳۔ ان کی اس بات پر حیرت نہیں ہے کہ ان کے پاس سے ان کی باتیں

۱۰۔ پانی سر، جلوت کی باتیں ہے
 ۱۱۔ کدو، قلم، لکھنا، لکھنا
 ۱۲۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۳۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۴۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۵۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۶۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۷۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۸۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۹۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۲۰۔ کدو، کدو، کدو، کدو

۱۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۲۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۳۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۴۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۵۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۶۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۷۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۸۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۹۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۰۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۱۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۲۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۳۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۴۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۵۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۶۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۷۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۸۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۹۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۲۰۔ کدو، کدو، کدو، کدو

۱۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۲۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۳۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۴۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۵۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۶۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۷۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۸۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۹۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۰۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۱۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۲۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۳۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۴۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۵۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۶۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۷۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۸۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۱۹۔ کدو، کدو، کدو، کدو
 ۲۰۔ کدو، کدو، کدو، کدو

صورت و جدہ یا باد بلند
چشم بزمی اور سحر رہبر بلند
۲۔ سینے شاخ تو باد آورد
سوم چشمی ۔ مگر باد آورد
دو مسلمان قانونِ کدھست کرتے ہیں کہ

اگر بندہ ز دردیئے پوہی
بزار امت بجز تو نہ میری
تزلزلہ ہاش و چشک شو ادبی عصر
کہ در آغوش شہرے چھری

ایک مثال شخصیت شیخ حسن ابنہء شہید

بسم الله الرحمن الرحيم

السيوطي المرحوم رحمه الله تعالى

[illegible]

اور میں لگا دیا پانی دھو کر اس کی روح و حیات کی حفاظت کا سہا ہونے کی مصلحت میں ضرور رہے ہوں۔
جائے رہنے اور اعمال کے لئے شکر کا کچھ حصہ دے۔

مگر بلند ترین اور نواز میں پہنچے

اسی سے رشتہ ختم میرے گروں کے لئے

وہ خوش چاہی بہت محبوب اور راجہ کے لئے بہت سے لوگوں نے یہ بے پروائی کی۔
میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔
میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔
میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔
میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔
میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔
میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔
میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔

ایسی حالت تھی کہ میرے پاس سے میرے دوستوں اور اس پر کالی نہیں آتے اور ان کے ساتھ اس
میں بہت سے لوگوں ہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ میں نے اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔
میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔

میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔
میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔
میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔
میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔
میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔
میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔
میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔
میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔

میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔
میں نے اسے پہنچا کر اس کے لئے کچھ دیا اور اس نے یہ بے پروائی کی۔

دورِ جہانِ مہر _____ ۲۰۲ _____ دیشہ ص ۱۰۰ ، ج ۱ : ۱۰۲

کے ساتھ ایک اٹھارہ سالہ لڑکی اور دو بیویاں نظر آئیں ، ان میں سے ایک لڑکی نے
 راتوں سے رات کچھ پانی جمع کر کے کھیں ۔ یہاں پر رات کو کھانا نہ ملے
 گا ۔ یہ لوگ کھانا نہ کھا کر سو رہے تھے اور یہ سب بالکل خالی دیکھ کر ہرگز
 حیران نہ تھے

وہ علیہ السلام علیہ السلام

وقت کی سب سے نایاب جنس مردان کا راور تخلص کا معین

صحت اور بقاء کی سب سے نایاب جنس وقت کی سب سے نایاب جنس ہے۔
اور مردان کا راور تخلص کا معین ہے۔
مردان کا راور تخلص کا معین ہے۔
مردان کا راور تخلص کا معین ہے۔

الحمد لله وحده وصلى الله على محمد وآله
وعون بالله من الشيطان الرجيم

مردان کا راور تخلص کا معین

یہ کہ ہم نے اس قصیدہ کے نام سے "مردان کا راور تخلص کا معین" کے نام سے
مردان کا راور تخلص کا معین ہے۔
مردان کا راور تخلص کا معین ہے۔
مردان کا راور تخلص کا معین ہے۔
مردان کا راور تخلص کا معین ہے۔
مردان کا راور تخلص کا معین ہے۔
مردان کا راور تخلص کا معین ہے۔
مردان کا راور تخلص کا معین ہے۔
مردان کا راور تخلص کا معین ہے۔
مردان کا راور تخلص کا معین ہے۔
مردان کا راور تخلص کا معین ہے۔

مردان کا راور تخلص کا معین ہے۔

